

# خدا



URDU Novelians

رہنما کنول

## ضد

## رمشا کنول

یہ ایک بڑے سے کمرے کا منظر ہے جہاں نیم اندھیرا ہو رہا تھا۔ پورے کمرے میں اے سی کی ٹھنڈک پھیلی ہوئی تھی۔ ہر طرف چیزیں بکھری ہوئی تھیں۔ اور وہ دنیا جہاں سے بے خبر کمرے کے وسط میں موجود اپنے جہازی سائز بیڈ پر اوندھے منہ لیٹا ہوا بے خبر سو رہا تھا۔ مسلسل بجتے فون کی آواز سے اس کی آنکھ بمشکل ہی کھل سکی۔ اس کی ایک آنکھ بند تھی جب کہ دوسری آنکھ کو بمشکل تھوڑا سا کھول کر اس نے موبائل پر فون کرنے والے شخص کا نام دیکھ کر موبائل واپس رکھ دیا اور سونے لگا۔ ابھی اس کو موبائل رکھے ہوئے ایک منٹ بھی نہیں گزرا ہو گا کہ ایک بار پھر اس کا موبائل بجنا شروع ہو گیا۔ اس نے زچ ہو کر فون اٹھایا اور مقابل شخص پر برسنا شروع کر دیا۔ "کیا مسئلہ ہے تجھے کیوں صبح فون کر کے دماغ خراب کر رہا ہے۔"

مقابل شخص نے اس کے غصے تاثر لیے بغیر کہنا شروع کر دیا "دیکھ بھائی پہلی بات تو یہ ہے کہ جس کو آپ صبح صبح کہہ رہے ہیں اب وہ صبح صبح نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جناب آپ بھول رہے ہیں کہ

آج ہمارا کتنا امپورٹنٹ لیکچر ہے۔ اور جناب آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ 9 بج چکے ہیں 10 بجے ہماری کلاس شروع ہو جائے گی۔ اور ویسے بھی آج ہمارے جو نیوزز نے آنا ہے تو ہمیں ان کا ویکلم بھی کرنا ہے اور ساتھ ساتھ ان کی ریٹنگ بھی کرنی ہے۔ اس لئے آپ سے گزارش ہے کہ اپنی جان سے عزیز نیند کو فی الحال خدا حافظ بول دیں اور جلدی سے یونی جانے کی تیاری شروع کر دیں۔ میں اگلے دس منٹ میں آپ کے پاس ہو گا" یہ کہتے ہی مقابل شخص نے کھٹاک سے فون بند کر دیا۔

اسنے فون بند ہونے کے بعد جیسے ہی گھڑی پر نظر ڈالی تو وہ واقعی میں ہی 9 بج رہی تھی۔ وہ بجلی کی تیزی سے اٹھا اور فریش ہونے چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ فریش ہو کر آگیا اور یونی جانے کے لئے تیار ہونے لگا۔ اس نے بلیو جینز کے ساتھ وائٹ رنگ کی شرٹ اور وائٹ ہی جو گرز پہنے ہوئے تھے۔ سلکی براؤن بال ہمیشہ کی طرح ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔ ڈارک براؤن آنکھیں، سرخ و سفید رنگ، کھڑی ناک، گلابی ہونٹ اور چہرے پر ہلکی داڑھی تھی جسکو خوبصورتی سے سیٹ کیا ہوا تھا۔ بلاشبہ وہ بے حد خوبصورت نوجوان تھا اور یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ وہ کسی بھی لڑکی کا آئیڈیل بن سکتا ہے۔ کندھوں پر بیگ لٹکائے وہ اپنے کمرے سے جانے کے لیے نکل گیا۔ نیچے آکر اسنے اپنی ماں کو آواز لگائی "موم آپ کہاں ہیں میں یونی جا رہا ہوں اور واپس لیٹ آؤں گا" اسکی ماں نے اسکو جاتا دیکھا تو کچن سے نکل کر کہنے لگی "بیٹا ناشتہ تو کرتے جاؤ میں نے تمہارے لئے ناشتہ بنا دیا ہے۔" ماں کی بات سن کر اسنے کہا "موم میرا بالکل دل نہیں ہے میں یونی جا کر کھالونگا آپ پریشان نہ ہو" یہ کہہ کر اس نے اپنی ہیوی بایک کی چابی اٹھائی جانے کے لیے باہر نکل گیا۔ باہر نکلتے ہی سامنے اس کو اپنا دوست پلس بھائی نظر آگیا۔ جو کہ اس ہی کا انتظار کر رہا تھا۔ اسکے دوست نے اس کو دیکھتے ہی کہا "یار زوہان میں کافی دیر سے تیرا انتظار کر رہا ہوں



اور تواب آرہا ہے حد ہے۔ جلدی کر کہیں ہم لیٹ نہ ہو جائیں اور سر ہمیں کلاس سے ہیں ناکال  
"دیں۔"

اپنے دوست کی بات سن کر زوہان ہنستے ہوئے کہنے لگا "ہاہاہاہا۔۔۔۔۔ یار تو کتنا ڈرتا ہے۔ میں زوہان ملک  
ہوں کسی کے باپ میں بھی ہمت نہیں ہے کہ کوئی مجھے کلاس سے نکال دے۔" یہ کہتے ہی اس نے اپنی  
ہیوی باینک سٹارٹ کی اور اپنے دوست کو پیچھے بٹھا کر یونی کی جانب چل دیا۔

وہ صبح جلدی اٹھی اسنے نماز ادا کی، قرآن پاک کی تلاوت کی اور یونی جانے کے لئے تیار ہونے لگی۔ اس  
نے سلیقے سے حجاب باندھا جو کہ اس کے پر نور چہرے پر بہت اچھا لگتا تھا۔ جھیل سی گہری آنکھیں جن کا  
رنگ ہیزل گرین تھا، لمبی گہری پلکیں، دودھ جیسا سفید رنگ، گلاب کی پنکھڑی سے ہونٹ اور ہونٹوں  
کے قریب موجود کالا تل اس کے حسن میں مزید اضافہ کر رہا تھا۔ اس کا چہرہ میک اپ سے بالکل پاک  
تھا۔ بلاشبہ وہ بہت خوبصورت لڑکی تھی۔ اس نے اپنی تمام کتابیں بیگ میں ڈالیں ایک دفع پھر حجاب کو  
سیٹ کیا اور اپنے کمرے سے باہر نکل آئی۔ اسکو باہر آتا دیکھ اس کی امی نے کہا "پری ہان بیٹا جلدی سے آ  
جاؤ تمہارا ناشتہ ٹھنڈا ہو رہا ہے۔" اسنے اپنا بیگ کو کندھے پر ڈالا اور ماں کے پاس کچن میں پہنچ گئی۔  
"لیجئے امی میں آگئی۔" اس کی امی نے اس کو ناشتہ دیا اور وہ جلدی جلدی ناشتہ کرنے لگی۔ اس کو جلدی  
جلدی کھاتا دیکھ اسکی امی نے اسکو ٹوکا "پری بیٹا آرام سے کھاؤ تمہارے پیچھے کوئی پولیس لگی ہوئی ہے  
کیا؟" ماں کی بات سن کر اسنے کہا "ہاہاہاہا۔۔۔۔۔ ارے میری پیاری امی جان میرے پیچھے بھلا پولیس  
کیوں لگے گی۔ آپ تو جانتی ہیں آج میرا یونی میں پہلا دن ہے اور میں لیٹ نہیں ہونا چاہتی بس اس لیے  
"جلدی جلدی کھا رہی ہو۔"

ٹھیک ہے بیٹا میں جانتی ہوں آج آپ کا یونی میں پہلا دن ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ "جلدی جلدی کھانے لگ جاؤ۔ آپ اچھے سے جانتی ہو جلدی جلدی کھانے سے بعض دفع کھانا سانس کی نالی میں چلا جاتا ہے جس سے سانس بند ہو جاتا ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی فرمایا ہے کہ کھانے کو آرام سے اور چبا چبا کر کھانا چاہیے۔

جی امی میں آپ کی بات سمجھ گئی۔" اسنے اپنی امی سے کہا اور ماں کی ہدایت کے مطابق آرام سے "کھانے لگی۔ ناشتہ ختم ہونے کے بعد وہ جانے کے لیے کھڑی ہو گئی اور ماں سے کہنے لگی "امی میرے لیے دعا کیجئے گا۔ آج یونی میں میرا پہلا دن ہے اور مجھے گھبراہٹ بھی ہو رہی ہے۔ اوپر سے یہ ثناء کی بچی بھی آج نہیں جا رہی۔ رات کو کال کر کے کہہ رہی تھی کہ کل میں یونی نہیں جاسکتی نانا کے گھر آئی ہوئی ہو پر سو انشاء اللہ ساتھ چلو گی۔" پری ہان کی بات سن کر اسکی امی نے کہا "پری بیٹا پریشان نہ ہوں۔ گھبراؤ نہیں آپ کی امی کی دعائیں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ خیریت سے جاؤ اللہ آپ کو کامیاب کرے آمین۔" اس کی امی نے اس کے ماتھے پر پیار سے بوسہ دیا آیت الکرسی پڑھ کر اس پر پھونکی اور ڈھیر ساری دعاؤں کے ساتھ اس کو بھیجا۔۔۔

شاہد ملک اور صائمہ بیگم کو اللہ تعالیٰ نے دو بچوں سے نوازا تھا۔ ایک بڑا بیٹا جس کا نام زوہان ملک تھا اور ایک بیٹی جس کا نام سارہ ملک تھا۔ شاہد ملک کا شمار بڑے بزنس مین میں ہوتا تھا۔ صائمہ بیگم سے انہوں نے پسند کی شادی کی تھی۔ ان کا بیٹا یونیورسٹی میں پڑھتا تھا جب کہ ان کی بیٹی کالج میں سیکنڈ ایئر کی اسٹوڈنٹ تھی۔ زوہان ملک خود سر، ضدی اور اپنی کرنے والا لڑکا تھا۔ اور اپنی ماں کا بے حد لاڈلا تھا جب کہ ان کی بیٹی سارہ ملک بے حد نرم مزاج تھی اور اپنے بھائی ماں باپ کی بے حد لاڈلی تھی۔ اس کی ہر خواہش پوری کرنا وہ لوگ اپنا فرض سمجھتے تھے۔ زوہان ملک چاہے کتنا ہی ضدی کیوں نہ ہو لیکن اپنی بہن

سے بہت پیار کرتا تھا۔ اس کی والدہ نے ان دونوں بہن بھائیوں کی تربیت بہت اچھی کی تھی بس زوہان میں ضد بہت زیادہ تھی۔ ایک دفعہ اگر وہ کسی چیز کی ضد کر لیتا تو اس کو لازمی حاصل کرتا تھا۔ بچپن میں بھی ایسا ہی ہوا تھا جب اس کی خالہ اپنے بیٹے اور بیٹی کے ساتھ ان کے گھر رہنے آئی تھی ان کے بیٹے کے پاس ایک ریموٹ کنٹرول کار تھی۔ جو زوہان کو پسند آگئی تھی اور وہ یہ کار اپنے کزن سے ہر صورت لینا چاہتا تھا۔ ایسا نہیں تھا کہ اس کے پاس کھلونوں کی کمی ہو بلکہ اس کے پاس تو ہر قسم کا کھلونا موجود تھا اسے کسی چیز کی بھی کمی نہیں تھی۔ لیکن اپنی ضدی طبیعت کی وجہ سے وہ ہر اس چیز کو اپنے پاس رکھنا چاہتا تھا جو اس کو پہلی نظر میں ہی اچھی لگ جائے اور اپنے کزن کی ریموٹ کنٹرول کار اس کو پہلی نظر میں ہی پسند آگئی تھی۔ اس لئے وہ اپنے کزن سے وہ کار لینا چاہتا تھا۔ پہلے تو اس نے اپنے کزن سے پیار سے وہ کار مانگی لیکن جب اس کے کزن نے دینے سے انکار کر دیا تو اس نے وہ کار اپنے کزن سے زبردستی چھین لی۔ ریموٹ کنٹرول کار چھیننے کے بعد جب اس کے کزن نے رونا شروع کیا تو اس نے اپنے کزن کو تھپڑ لگایا اور کہنے لگا "جو چیز بھی مجھے یعنی زوہان ملک کو پسند آجائے وہ ہر صورت کو اس کو حاصل کر لیتا ہے۔" اس کا کزن روتا ہوا اپنی ماں کے پاس گیا اور ان کو زوہان کی اس حرکت کا بتایا۔ اسکی ماں زوہان کی ماں کے پاس آئی اور انہیں زوہان کی اس حرکت کے بارے میں بتایا۔ زوہان کی ماما نے پوری بات سننے کے بعد اس کو بلایا اور اس سے پوچھنے لگی "کیا تمہاری خالہ جو کہہ رہی ہے وہ ٹھیک ہے؟" اپنے کزن کو روتے ہوئے دیکھ کر اس کو ساری بات سمجھ آگئی اور بغیر کسی ڈر اور خوف کے سر اثبات میں ہلادیا۔ اسکی ماما نے اس سے کہا "بیٹا یہ بہت بری بات ہے۔ اگر آپ کو ریموٹ کنٹرول کار چاہیے تھی تو آپ مجھے یا اپنے بابا کو بتاتے۔ ہم آپ کو نئی ریموٹ کنٹرول کار خرید کر دیتے اس طرح کسی کی چیز کو چھین کر اپنے پاس نہیں رکھتے چلو شائباش بھائی کی کار اس کو واپس کرو اور سوری

کرو۔" ماں کی بات سن کر زوہان اپنے کمرے سے وہ کار لے کر آیا اور سب کے سامنے زمین پر زور سے پھینک دی جس سے وہ ٹوٹ گئی اور پھر کہنے لگا "جب میں اس سے نہیں کھیل سکتا تو میں کسی اور کو بھی اس سے کھیلنے نہیں دوں گا۔" یہ کہتے ہی وہ وہاں سے چلا گیا جب کہ اسکی ماما اس کو جاتا دیکھتی رہی انکے آواز دینے کے باوجود بھی وہ نہ روکا۔ اس کے جانے کے بعد انہوں نے اپنی بہن سے معافی مانگی اور اپنے بھانجے کو نئی کار دلوانے کا وعدہ بھی کیا۔ زوہان ہر لحاظ سے اچھا تھا لیکن اس کی ضدی طبیعت کی وجہ سے اس کے والدین ہمیشہ پریشان رہتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے عبد اللہ صاحب اور ساجدہ بیگم کو ایک بیٹی سے نوازا تھا جس کا نام پری ہان تھا۔ وہ اپنے والدین کی اکلوتی اولاد ہونے کی وجہ سے ان دونوں کی بے حد لاڈلی تھی۔ اس کے والد کا اپنا چھوٹا سا کاروبار تھا جس کے سلسلے میں وہ اکثر شہر سے باہر رہتے تھے۔ اس کے والدین نے ہمیشہ اس کی تمام تر خواہشات کو پورا کیا تھا لیکن اس سب کے باوجود وہ کبھی خود سر نہیں بنی۔ اس نے اپنے والدین کے لاڈ پیار کا کبھی ناجائز فائدہ نہیں اٹھایا۔ اس کی امی نے اس کی تربیت بہت اچھی کی تھی۔ بے حد لاڈ پیار کے باوجود اس نے کبھی کسی سے بد تمیزی سے بات نہیں کی تھی۔ وہ اپنے والدین اور اپنے سے بڑے ہر انسان کی بہت عزت کرتی تھی۔ کبھی کسی کو دکھ میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔ اس کے والدین نے اپنی استطاعت کے مطابق اس کو ہر آسائش دی تھی۔ اس کی زبان پر ہر وقت اپنے رب کا شکر رہتا تھا۔ وہ بہت زیادہ امیر خاندان سے تعلق تو نہیں رکھتی تھی اس کے باوجود وہ غریبوں کی مدد اپنی استطاعت سے زیادہ کرتی تھی۔ اس کے والدین نے اس پر کبھی بھی کسی بھی قسم کی روک ٹوک نہیں کی تھی اس کو ہر قسم کی آزادی دی ہوئی تھی لیکن اس نے اس چیز کا کبھی بھی غلط فائدہ نہیں اٹھایا۔ وہ پانچ وقت کی نمازی



تہجد گزار تھی۔ اور باقاعدگی سے قرآن پاک کی تلاوت کرتی تھی۔ گھر سے باہر نکلنے سے پہلے وہ ہمیشہ حجاب کرتی تھی۔

یونی پہنچ کر اس نے اپنی ہیوی بانیک سٹینڈ پر کھڑی کی اور اپنے دوست زین کے ساتھ اپنی کلاس کی جانب چل دیا۔ لیکچر شروع ہونے سے دو منٹ پہلے ہی وہ دونوں اپنی کلاس میں پہنچ گئے۔ اس نے اپنا بیگ اپنی جگہ پر رکھا آنکھوں پہ موجود گلاسز اتار کر بیگ میں رکھے اور موبائل نکال کر اس میں مصروف ہو گیا۔ اس کی کلاس کی بہت خوبصورت اور ماڈرن لڑکی جس کا نام مایا تھا اس کے پاس آئی اور کہنے لگی "ہیلو زوہان کیسے ہو۔ کیا آج میں تمہارے ساتھ آئیہاں بیٹھ سکتی ہو؟" زوہان نے موبائل سے نظر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا جس نے سیلیولس شرٹ کے ساتھ چست جینز پہنی ہوئی تھی۔ بال شوڈر کٹ تھے اور چہرے پر بے تحاشا میک اپ کیا ہوا تھا۔ "نہیں مایا تم یہاں نہیں بیٹھ سکتی تم جانتی تو ہو یہ جگہ زین کی ہے اور اس کی جگہ میں کسی اور کو نہیں دے سکتا۔ تم پلیز کہیں اور جا کر بیٹھ جاؤ۔" زوہان نے مایا سے کہا اور ایک بار پھر اپنے موبائل کی طرف متوجہ ہو گیا۔ زوہان کی طرف سے دیے جانے والے جواب نے مایا کو اچھا خاصا تپا دیا تھا۔ وہ اپنی بے عزتی پر پیرٹھ کر وہاں سے چلی گئی۔ مایا کو غصے سے جاتا دیکھ زین کی ہنسی چھوٹ گئی۔ مایا نے ایک کھراؤد نگاہ زین پر ڈالی اور وہاں سے چلی گئی۔ زوہان کا بچپن سے ہی ایک ہی دوست تھا جس کا نام زین علی تھا۔ زین کا تعلق ایک عام گھرانے سے تھا۔ مالی حالات اچھے نہ ہونے کی وجہ سے زین سکالرشپ لے کر پڑھ رہا تھا۔ زوہان سے اس کا بھائیوں جیسا تعلق تھا اور وہ زوہان کی ضدی طبیعت سے اچھی طرح واقف تھا۔ زوہان کی اس ہی عادت کی وجہ سے زین کے علاوہ کبھی کوئی اور اس کا دوست نہ بن سکا۔ زوہان کا تعلق ایک بہت امیر گھرانے سے تھا اس



کے باوجود کبھی بھی ان دونوں کی دوستی میں کوئی فرق نہیں آیا۔ زوہان کو اپنے اس دوست سے بے پناہ محبت تھی۔

"مایا کو غصے سے آتا دیکھ اس کی دوست نے کہا" ارے مایا کیا ہوا تم اتنے غصے میں کیوں ہو؟

مایا نے غصے میں جواب دیا "یہ زوہان ملک خود کو سمجھتا کیا ہے۔ اس نے آج میرے ساتھ اچھا نہیں کیا۔ اپنی بے عزتی کا بدلہ تو میں اس سے لے کر ہی رہوں گی۔" اس سے پہلے مایا مزید کچھ کہتی کہ ان کے سر کلاس میں آگئے اور لیکچر سٹارٹ کر دیا۔ مایا نے جلدی سے خود کو کمپوز کیا اور لیکچر کی طرف متوجہ ہو گئی۔

مایا کا تعلق ایک ہائی کلاس فیملی سے تھا۔ وہ انتہائی بگڑی ہوئی اور ضدی لڑکی تھی۔ ہر کسی کو جواب دینا اپنا فرض سمجھتی تھی۔ دوسروں کو خود سے کمتر سمجھنا اس کی عادت تھی۔

وہ وقت پر یونی پہنچ گئی تھی۔ اس کو اپنی کلاس ڈھونڈنے میں زیادہ مسئلہ نہیں ہوا تھا کیونکہ ایڈمیشن کے دوران وہ دو سے تین مرتبہ اپنے ڈیپارٹمنٹ آئی تھی۔ وہ بہت زور اور گھبرائی ہوئی تھی۔ ایک تو یونی کا پہلا دن اور ثناء بھی نہیں آئی تھی جس کی وجہ سے وہ اکیلی تھی۔ نہ کسی کو جانتی تھی نہ پہچانتی تھی۔ لیکن پھر بھی اس نے خود کو کافی حد تک سنبھال لیا تھا اور اپنی کلاس میں جا کر بیٹھ گئی تھی۔ آج اس کی کلاس کا پہلا دن تھا اس لیے زیادہ پڑھائی نہیں ہوئی تھی۔ بس ہر لیکچر میں سٹوڈنٹس اور ٹیچرز کا انٹرویو ہوا تھا اور سبجیکٹ سے ریلیٹڈ باتیں ہوئی تھیں۔ انٹرویو کے بعد ان کو بتایا گیا کہ ان کے سینئر اپنے جو نیوز یعنی انکی کلاس کی ریٹنگ کرنے آرہے ہیں۔ یہ سن کر پہلے تو وہ گھبرا گئی لیکن پھر یہ سوچ کر خود

کو سنبھال لیا کہ ایسا تو ہوتا ہی ہے جب بھی کہیں بھی نئی کلاس شروع ہوتی ہیں تو انکے سینئرز اپنے جو نیئرز کی ریٹنگ کرنے آتے ہیں۔ کچھ ہی دیر میں اس کے سینئرز کلاس میں آگئے اور ریٹنگ کرنا شروع کر دی۔ انہوں نے اس کی کلاس کے کچھ سٹوڈنٹس سے ایکٹنگ کروائی، کسی سے گانا سنا، کسی سے ڈانس کروایا اور کسی سے کیٹ واک کروائی۔ پری ہان کلاس کے ایک کونے میں چپ چاپ بیٹھی یہ سب دیکھ رہی تھی۔ اسے اس سب میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ وہ تو بس جلد سے جلد یہاں سے جانا چاہتی تھی۔ زوہان کی نظر جیسے ہی اس پر پڑی تو وہ اس کو دیکھتا ہی رہ گیا۔ حجاب میں اس کا پر نور چہرہ زوہان کو بہت اچھا لگا۔ اسنے اپنی ایک فی میل فیلو سے کہا "یہ جو لڑکی کونے میں بیٹھی ہے اس کو یہاں بلاؤں۔" زوہان کی اپنی کلاس میں بہت چلتی تھی۔ ایک تو وہ امیر بہت تھا اور پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو حسن بھی بہت دیا تھا۔ نہ صرف اس کی کلاس کی لڑکیاں بلکہ پوری یونی کی لڑکیاں اس پر مرتی تھی۔ لیکن وہ لڑکیوں کے زیادہ قریب نہیں جاتا تھا۔ چند ایک لڑکیاں ہی اس کی دوست بن سکی تھیں۔ زوہان کی فیلو نے پری ہان کو آواز دی "او ہیلو ادھر آؤ۔" پری ہان نے جب اس کو اپنی طرف متوجہ پایا تو کہنے لگی "کون میں آؤ؟" جی جی محترمہ آپ کو ہی بلایا ہے۔ پری ہان چپ کر کے اس کے پاس چلی گئی اور کہنے لگی "جی بولیں کیا کام ہے آپ کو مجھ سے؟" اسکی سینئر لڑکی نے کہا "مجھے بھلا تم سے کیا کام ہو سکتا ہے۔ ہاں البتہ تمہیں یہاں ریٹنگ کے لیے بلایا گیا ہے۔ چلو اب مختلف شکلیں بنانا کر اپنا انٹرویو پوری کلاس کو دو۔" پری ہان اسکی بات سن کر ایک دم گھبرا گئی اور کہنے لگی "پلیز مجھے جانے دیں مجھ سے یہ سب نہیں ہوتا۔" ایسا نہیں تھا کہ وہ ڈرتی تھی لیکن اس طرح مختلف شکلیں بنا کر سب کے سامنے انٹرویو دینا اس کو اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ زوہان جو اس کو منتیں کرتا ہوا دیکھ رہا تھا اچانک اس کے پاس آیا اور اپنی ایک آئی برو اٹھا کر کہنے لگا "میڈم دیکھنے میں تو آپ کافی سمجھدار لگتی ہیں لیکن آپ کی حرکتوں سے ایسا

نہیں لگتا۔ اپنے سینئرز کو انکار کرنے کا مطلب آپ سمجھتی ہی ہوگی یا پھر میں آپ کو سمجھاؤ۔ اس موقع پر تمام جو نیئرز کو اپنے سینئرز کی بات ماننا پڑتی ہے اور نامانے کی صورت میں کیا ہوتا ہے اتنا تو آپ جانتی ہی ہوگی۔ "پری ہان اسکی بات سن کر مزید ڈر گئی اور رونا شروع کر دیا۔ اس کو روتا دیکھ زوہان اور اسکے کلاس فیلوز نے اسکا کافی مزاق بنایا اور ہنسنا شروع کر دیا۔ پری ہان کو جب اپنی بے عزتی محسوس ہوئی تو وہ اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔ پہلے تو زوہان کو اس کی حالت دیکھ کر بہت ہنسی آئی تھی لیکن پھر اس کو اس طرح سے روتے ہوئے جاتا دیکھ اس کو کچھ عجیب لگا۔ اور اس نے اپنے فیلوز سے کہا "او کے گائز اب چلتے ہیں آج کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔"

وہ روتی ہوئی گرلز کے کامن روم میں آئی اور پانی پینے لگی۔ اس وقت وہاں زیادہ لڑکیاں نہیں تھیں اس نے اچھے سے اپنا منہ دھویا، اپنی سوچی ہوئی آنکھوں میں تین سے چار بار پانی ڈالا اور اپنے حجاب کو ٹھیک سے دوبارہ باندھا۔ کچھ دیر کے بعد جب اس کی حالت تھوڑی بہتر ہوئی تو وہ اٹھی اور اپنے گھر کی جانب چل دی۔ وہ اپنے ڈیپارٹمنٹ سے باہر نکل رہی تھی کہ اس کی نظر باہر کھڑے زوہان پر پڑی جو ہنس ہنس کے اپنے دوستوں سے باتیں کر رہا تھا۔ پری ہان نے غصے سے اس کی جانب دیکھا اور اپنے گھر کی طرف چل دی۔ زوہان نے بھی اس کو دیکھ لیا تھا۔ زوہان کی نظر سیدھا اس کی سو جھی ہوئی ہیزل گرین آنکھوں پر پڑی اور یہی وہ لمحہ تھا جب زوہان ملک کے دل پر ان سو جھی ہوئی ہیزل گرین آنکھوں نے قبضہ کر لیا تھا۔

کون ہے؟ "دروازے پر مسلسل ہونے والی دستک سن کر ساجدہ بیگم نے کچن سے ہی آواز لگائی۔ اس "وقت کون آسکتا ہے۔ پری ہان یونی گئی ہوئی ہے اور اس کے بابا شہر سے باہر گئے ہوئے ہیں ساجدہ بیگم یہ سوچتے ہوئے دروازہ کھولنے چلی گئی۔

پری ہان کا گھر نہ تو زیادہ بڑا تھا اور نہ ہی زیادہ چھوٹا تھا۔ تین کمرے ایک ٹی وی لانچ اور ٹی وی لاؤنج کے بائیں جانب کچن تھا۔ ٹی وی لاؤنج سے باہر ایک برآمدہ اور اس کے آگے خوبصورت مگر چھوٹا سا صحن تھا۔ جس کے دائیں جانب مختلف اقسام کے پودے لگے ہوئے تھے۔ پری ہان کو باغبانی کا بہت شوق تھا۔ اسنے اپنے اس چھوٹے مگر پیارے سے صحن میں ہر اقسام کے پودے اگائے ہوئے تھے۔

ساجدہ بیگم نے دروازہ کھولا تو پری ہان کو کھڑا پایا۔ اور اسکو دیکھ کر کہنے لگی "بیٹا آپ اتنی جلدی آ گئی؟" ماں کی بات سن کر اس نے کہا "جی امی آج پہلا دن تھا اس لیے زیادہ پڑھائی نہیں ہوئی۔" ثناء بھی آج نہیں گئی تھی میں وہاں اکیلی تھی۔ بس اس لیے جلدی گھر آ گئی۔" بیٹی کی بات سن کر ساجدہ بیگم نے کہا "ہممم بیٹا تم نے ٹھیک کیا گھر آ گئی۔ چلو شاباش فریش ہو جاؤ میں کھانا لگاتی ہوں۔" "جی ٹھیک ہے امی" میں ابھی فریش ہو کر آئی۔

پری ہان نے اپنی امی سے کہا اور اپنے کمرے کی جانب چل دی۔ کمرے میں پہنچ کر اس نے اپنا بیگ رکھا، حجاب اتارا اور فریش ہونے کے لیے واش روم چلی گئی۔ فریش ہو کر وہ باہر آئی اور اپنی امی کے پاس کچن میں چلی گئی جو کہ دوپہر کے لیے کھانا بنا رہی تھی۔ اس کی امی نے اس کی آنکھیں دیکھ کر کہا "پری ہان بیٹا آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟ آپ کی آنکھیں بہت سوجی ہوئی لگ رہی ہیں۔" ماں کی بات سن کر اس نے کہا "جی امی میری طبیعت بالکل ٹھیک ہے۔ بس یونی جانے کی وجہ سے پوری رات ٹھیک سے نیند نہیں آئی۔ پھر صبح نماز کے لیے جلدی اٹھ گئی اور دوبارہ سو نہیں سکی۔ بس اس لئے آنکھیں سوجی ہوئی لگ رہی ہیں۔" یہ کہہ کر وہ ماں کے ساتھ کھانا بنانے لگی۔ اسکی امی نے کہا "ٹھیک ہے بیٹا کھانا کھانے کے بعد آپ آرام کر لینا۔ آج آپ کا پہلا دن تھا اس لیے آپ تھکی ہوئی ہو۔ آپ باہر جا کر بیٹھو۔ سالن بن چکا ہے۔ میں ابھی روٹیاں بنا کر لاتی ہوں۔" ماں کی بات سن کر اسنے



کہا "ہاہاہاہاہا۔۔۔ امی میں بالکل بھی تھکی ہوئی نہیں ہوں۔ آپ باہر جا کر بیٹھیں میں روٹی پکا کر لاتی ہوں۔" یہ کہہ کر اس نے اپنی ماں کو کندھوں سے پکڑ کر کچن سے باہر بھیج دیا اور خود روٹیاں پکانے لگی۔ کچھ ہی دیر میں وہ کھانا لے کر باہر اپنی امی کے پاس آئی اور دونوں ماں بیٹی نے مل کر کھانا کھایا۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد اس نے برتن اٹھائے اور کچن میں آگئی۔ کچن میں آکر اس نے برتن دھوئے اور برتن دھونے کے بعد اپنے کمرے میں چلی گئی۔ کمرے میں آکر اس نے وضو کیا اور ظہر کی نماز ادا کرنے لگی۔

زوہان جب سے گھر آیا تھا۔ بار بار اس کی نظروں کے سامنے سوچی ہوئی ہیزل گرین آنکھیں آرہی تھی۔ وہ اپنے بیڈ پر لیٹا ہوا اس کے بارے میں سوچے جارہا تھا۔ یہ مجھے کیا ہو رہا ہے کیوں میں بار بار اس لڑکی کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔ کافی دیر خود سے جنگ کرنے کے بعد وہ اٹھا اور فریش ہونے کے لیے واش روم چلا گیا۔ کچھ دیر کے بعد وہ فریش ہو کر باہر نکلا اور اپنے کمرے میں موجود بالکنی میں آگیا۔ بالکنی میں موجود ریئلنگ پر وہ اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر ایک بار پھر ان ہیزل گرین آنکھوں کے بارے میں سوچنے لگ گیا۔ اس کی سوچوں کا تسلسل سارہ کی آواز نے توڑا جو کب سے اس کو آوازیں دے رہی تھی۔ آوازیں دیتے دیتے وہ اس کے کمرے میں آگئی اور جب اس کو بالکنی میں کھڑے ہوئے دیکھا تو وہی آگئی اور کہنے لگی "بھائی آپ یہاں ہوں اور میں پورے گھر میں آپ کو ڈھونڈ رہی ہوں۔" بہن کی بات سن کر زوہان نے پیار سے اس کی ناک دبا کر کہا "خیر تو ہے جو تم مجھے اس طرح ڈھونڈ رہی ہو۔"

"ہاہاہاہا۔۔۔ جی بھائی سب خیر ہے۔ وہ کیا ہے نہ کہ آج موسم بہت اچھا ہے۔ اور میں آج اپنے بھائی کا

خرچہ کرانا چاہتی ہوں۔ "سارہ نے ہنستے ہوئے زوہان سے کہا۔ "اچھا تو کیسے خرچا کرواؤ گی تم میرا؟" زوہان نے ایک آنکھ اٹھا کر کہا۔

وہ بھائی میرا آنسکریم کھانے کا بہت دل کر رہا ہے۔ آپ مجھے لے جائیں نا پلینز پلینز انکار نہیں کیجئے " گا۔ "سارہ نے اتنی معصومیت سے فرمائش کی کہ زوہان انکار ہی نہیں کر سکا اور کہنے لگا "اچھا ٹھیک ہے۔ لے جاتا ہوں تمہیں۔ تم بھی کیا یاد کرو گی کہ کس سخی بندے سے پالا پڑا تھا۔" زوہان کے منہ سے جانے کا سن کر وہ بہت خوش ہوئی اور کہنے لگی "تھینک یو سوچ بھائی۔۔۔۔۔ آپ بہت اچھے ہیں۔ آئی لو یو بھائی۔" "اچھا اب مکھن نہ لگاؤ جاؤ جا کر تیار ہو جاؤ۔ ایسا نہ ہو میرا موڈ بدل جائے" زوہان نے سنجیدہ ہونے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا۔

جی ٹھیک ہے بھائی۔ یہ کہہ کر وہ بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں تیار ہونے چلی گئی۔ زوہان ملک چاہے کتنا ہی ضدی اور خود سر کیوں نہ ہو لیکن اس کو اپنی بہن سے بہت محبت تھی۔ کچھ ہی دیر میں سارہ تیار ہو کر آگئی اور وہ دونوں بہن بھائی آئس کریم کھانے چلے گئے۔

اسلام علیکم! آنٹی کیسی ہیں آپ؟" ثناء نے پری ہان کی امی سے کہا آج وہ پری ہان کے گھر اس سے "ملنے آئی ہوئی تھی۔" وعلیکم اسلام بیٹا میں ٹھیک ہوں آپ بتاؤ کیسی ہو؟

اللہ کا شکر ہے آنٹی میں ٹھیک ہوں۔ آنٹی یہ پری ہان کہاں ہے؟ میں کب سے اسے کالز اور میسجز کر رہی ہوں لیکن وہ جواب ہی نہیں دے رہی۔" ثناء نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پری ہان کی امی سے کہا۔ بیٹا اس نے بھلا کہاں جانا ہے۔ یہی گھر پر ہی موجود ہے۔ اپنے کمرے میں ہو گی۔ آپ بیٹھو میں اس کو بلا کر لاتی ہوں۔" یہ کہہ کر پری ہان کی امی اس کو بلانے اس کے کمرے میں چلی گئی۔ پری ہان ثناء سے

ناراض تھی۔ نہ ہی اس کی کال اٹھا رہی تھی اور نہ ہی کسی میسج کا جواب دے رہی تھی۔ اس لیے ثناء بے چاری کو اس کے گھر آنا پڑا۔ وہ جانتی تھی پری جب بھی اس سے ناراض ہوتی ہے تو وہ اپنی ناراضگی کا اظہار اس طرح ہی کرتی ہے۔

پری ہان اپنے کپڑوں کی الماری سیٹ کر رہی تھی جب اس کی امی اس کے کمرے میں آئی اور کہنے لگی "بیٹا باہر ثناء آپ سے ملنے آئی ہوئی ہے۔ اور آپ اس کی کال اور میسج کا جواب کیوں نہیں دے رہی ہو؟" "امی میں نے اس سے کوئی بات نہیں کرنی آپ اس کو بولیں وہ چلی جائے۔" اس نے مصروف انداز میں اپنی ماں سے کہا اور تہہ شدہ کپڑے الماری میں رکھنے چلی گئی۔ اس سے پہلے وہ اور کچھ کہتی کہ ثناء اس کے کمرے میں آگئی اور کہنے لگی

"آئی آپ اس کو چھوڑیں یہ تو ہے ہی پاگل اور آپ پلیز مجھے اپنے پیارے ہاتھوں کا بنا ہوا اچھا سا کھانا کھلا دیں۔ مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے۔ اس بے مروت لڑکی سے تو کھانے کی امید رکھنا ہی بیکار ہے۔"

پری ہان نے اسکی بات سن کر غصے سے ایک نظر اس پر ڈالی اور ایک ایک لفظ چبا کر اپنی ماں سے کہنے لگی "امی کوئی ضرورت نہیں ہے آپ کو کسی بھی بھوکے انسان کو کھانا کھلانے کی اور جس کو بھوک لگ رہی ہے وہ باہر جا کر کچھ کھالے۔"

پری ہان کی بات سن کر ثناء نے مسکرا کر اس کی امی سے کہا

ارے آئی آپ اس کی باتوں پہ دھیان نہیں دیجئے گا۔ یہ تو ہے سدا کی کنجوس۔ آپ بس مجھے کھانا کھلائیں کیوں کہ اب تو میں کھانا کھائے بغیر یہاں سے نہیں جاؤں گی۔" امی آپ اس کو بولیں یہاں

[illegible]

ان دونوں کے اثبات میں سر ہلانے کے بعد ساجدہ بیگم مسکراتی ہوئیں باہر چلی گئی۔ کیوں کہ وہ جانتی تھی کہ یہ دونوں آپس میں جتنا مرضی چاہے لڑیں ایک دوسرے سے ناراض ہو جائیں لیکن دل سے ایک دوسرے سے محبت کرتی تھیں۔ اور ایک دوسرے کے بغیر ان کا گزارہ بھی نہیں تھا۔

ساجدہ بیگم کے جانے کے بعد ثناء پری ہان کے بیڈ پر اپنے دونوں پاؤں اوپر کر کے بیٹھ گئی اور کہنے لگی "محترمہ اب آپ بتانا پسند فرمائیں گی کہ کیوں ناراض ہیں آپ مجھ سے کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ؟ میں نے بھلا آپ کا کیا بگاڑ دیا جس کی وجہ سے آپ مجھ معصوم سے خفا ہو گئی۔"

اسنے غصے سے ثناء کی طرف دیکھا اور کہنے لگی "دیکھو ثناء ابھی میں تم سے بہت سخت ناراض ہو۔ اس لیے بہتر ہو گا کہ تم مجھ سے بات نہ کرو اور یہاں سے چلی جاؤ۔"



اسکی بات سن کر ثناء جھٹ سے اس کے بیڈ سے اتر کر اس کے قریب گئی اور اپنے دونوں ہاتھ پیار سے اس کے کندھے پر رکھ کر کہنے لگی "اللہ اللہ لڑکی اتنا غصہ بس کر دو اور اب انسان بن کر مجھے بتاؤ کہ تمہارے ساتھ اصل مسئلہ کیا ہے؟ اور تم نے یہ منہ کیوں بنایا ہوا ہے۔"

پری ہان نے غصے سے اپنی بھنوں کو سکیرتے ہوئے اس کی طرف دیکھا اور کہنے لگی "ایک تو تم یونی کے پہلے دن میرے ساتھ نہیں تھی۔ اور جب میں نے تمہیں کال کی تو تم نے اٹینڈ نہیں کی۔ اور اب مجھ سے پوچھ رہی ہوں کہ میں کیوں ناراض ہو۔" اسکی بات سن کر ثناء نے اسکو پیار سے گلے لگایا اور کہنے لگی "یار پری تمہیں بتایا تو تھا ہم نانا کے گھر گئے ہوئے تھے اور پھر رات وہی رکنار پڑ گیا تھا اس لئے میں نہیں آئی۔" پری ہان نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا اور اس سے الگ ہوتی ہوئی ایک بار پھر اپنی الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس کو جاتا دیکھ ثناء اس کی طرف لپکی اور اپنے کان پکڑ کر معصومیت سے کہنے لگی

سوری یار۔۔۔۔۔ آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔ اب معاف بھی کر دو۔" یہ کہہ کر وہ زور سے اس کے گلے " لگ گئی۔ پری ہان اس کے ایسا کرنے پر مسکرا دی۔ آخر کب تک اپنی جان سے عزیز دوست سے ناراض رہ سکتی تھی۔ ثناء اس سے الگ ہوئی اور کہنے لگی "تم مسکراتی ہوئی اچھی لگتی ہو۔ غصے میں یا ناراض ہو کر تم بالکل بندری لگتی ہو ہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔ چلو شاباش اب مجھے اصل وجہ بتاؤ۔" پری ہان نے اسکو ایک گھوری سے نوازہ اور اس کے پوچھنے پر کل یونی میں ہونے والے واقعے کے بارے میں سب بتا دیا۔

"اوہ۔۔۔۔۔ تو اصل میں یہ بات تھی۔ ارے پری تم فکر نہ کرو اب میں آگئی ہوں نا۔ تم پریشان نہ ہو۔ ہم دونوں مل کے دیکھ لیں گے سب کو۔ چلو اب باہر چلتے ہیں اس سے پہلے آنی آ جائیں اور ہم دونوں کو مار "پڑ جائے۔" اسکی بات سن کر پری ہان نے کہا "ویسے میں تم سے اب بھی ناراض ہو۔"

اچھا جی۔ اب بتاؤ تمہاری ناراضگی کیسے دور ہوگی۔" یہ کہہ کر ثناء اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر سوچنے لگی۔ یکدم اس کے دماغ میں خیال آیا اور وہ پر جوش انداز میں کہنے لگی

مجھے پتا ہے کہ تمہیں کیسے منانا ہے۔ چلو کھانے سے فارغ ہونے کے بعد میں تمہیں آئس کریم کھلانے لے چلو گی۔ اوکے؟" اسکی بات سن کر پری ہان خوش ہو گئی کیونکہ اسے آئس کریم بہت پسند تھی۔ اور ہنستے ہوئے کہنے لگی "ہا ہا ہا۔۔۔ یہ ہوئی نہ بات اب ٹھیک ہے۔ ویسے ثناء یار کتنا مزہ آئے گا تم جیسی کنجوس کے پیسوں سے آئس کریم کھانے کا الگ ہی مزہ ہے۔" اسکی بات سن کر ثناء نے غصے سے اس کو گھورا اور کہنے لگی "پری کی بچی میں تمہیں کنجوس لگتی ہوں اور اپنے بارے میں کیا خیال ہے۔" ہا ہا ہا۔۔۔ اپنے بارے میں بہت اچھا خیال ہے۔ پری ہان کی بات سن کر اس نے سائیڈ میں رکھا ہوا کیشن اٹھا کر زور سے اسکو مارا اور کہنے لگی "پری تم بہت بری ہو۔" "ہا ہا ہا۔۔۔ جیسی بھی ہوں تمہاری ہی دوست ہوں۔" یہ کہہ کر پری ہان نے دوسرا کیشن اٹھا کر اس کو مارا۔ اور اس طرح دونوں کے درمیان پلو فائٹنگ شروع ہو گئی۔ اتنے میں پری ہان کی امی کی آواز آئی کہ "اگر اگلے لمحے تم دونوں یہاں نہ آئیں تو میں اندر آ جاؤں گی اور پھر مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔" ساجدہ بیگم کی آواز سن کر وہ دونوں اس ہی وقت رک گئیں اور باہر کی جانب دوڑ لگا دی۔ کبھی ایسا نہ ہو وہ واقعی اندر آ جائیں۔ باہر آ کر دونوں نے ساتھ مل کر کھانا کھایا اور کھانے سے فارغ ہونے کے بعد آئس کریم کھانے چلیں گئی۔

سچ کہتے ہیں زندگی دوستوں میں نہیں بلکہ دوستوں سے ہوتی ہے۔ دوست سالن میں موجود اس نمک کی طرح ہوتا ہے جو بظاہر نظر تو نہیں آتا لیکن نہ ہونے کی صورت میں بہت محسوس ہوتا ہے۔ زندگی میں کچھ ہو یا نہ ہو بس ایک سچا دوست لازمی ہونا چاہیے۔ کیوں کہ انسان کی زندگی دوستوں کے بغیر ادھوری

اور بے مطلب سی لگتی ہے۔ کیوں کہ جو باتیں انسان اپنے والدین سے اور بہن بھائیوں سے نہیں کر پاتا وہ باتیں دوستوں سے آرام سے کر سکتا ہے۔

زوہان نے اپنی گاڑی آئس کریم پارلر کے باہر کھڑی کی اور وہ دونوں بہن بھائی آئس کریم پارلر کے اندر چلے گئے۔ وہ دونوں بہن بھائی وہاں موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ زوہان نے سارہ سے پوچھا "ہاں بھئی سارہ بتاؤ تم کون سا فلیور کھاؤ گی؟" سارہ نے مسکرا کر کہا "بھائی میں تو بلویری فلیور کھاؤ گی اور آپ اپنے لئے اپنی مرضی سے فلیور سلیکٹ کر لیں۔" سارہ سے اس کا پسندیدہ فلیور پوچھنے کے بعد زوہان نے ویٹر کو آواز دی اور ہاتھ کے اشارے سے اپنے پاس بلا کر کہنے لگا "ایکسیوزمی ادھر آئیں۔" ویٹر نے قریب آ کر اپنے دونوں ہاتھوں کو ادب سے باندھا اور کہنے لگا "جی سر! بتائیے آپ کو کون سا فلیور چاہیے؟" زوہان اس کے پوچھنے پر اپنا آڈر لکھوانے لگا "ہممم آپ ایک بلویری فلیور لے آئیں اور ایک قلفاء فلیور لے آئیں۔"

ویٹر نے اس کا آڈر لکھا اور جی اچھا سر کہتے ہوئے چلا گیا۔ ویٹر کے جانے کے بعد وہ دونوں بہن بھائی باتوں میں مصروف ہو گئے۔ زوہان ہنستے ہوئے اپنی بہن کی کسی بات کا جواب دے رہا تھا کہ اچانک اس کی نظر آئس کریم پارلر میں داخل ہوتی ہوئی لڑکی پر پڑی جو اپنی دوست کی کسی بات پر مسکرا رہی تھی۔ پہلے تو زوہان نے اس لڑکی کو نہیں پہچانا لیکن جیسے ہی نظر اس کی ہیزل گرین آنکھوں پر پڑی تو وہ بالکل ساکت ہو گیا اور گھور کر اس کو دیکھنے لگا۔ اور فوراً اس کو پہچان گیا۔ پری ہان جو ثناء سے ہنس ہنس کے باتیں کر رہی تھی اچانک اس کی نظر سامنے کسی لڑکی کے ساتھ بیٹھے ہوئے زوہان پر پڑی۔ زوہان کو دیکھتے ہی اس کو شدید غصہ آ گیا اور اس نے اپنا رخ دوسری طرف موڑ لیا۔ زوہان جو مسکرا کر اس کو دیکھ رہا تھا پری ہان کی اس حرکت پر حیران ہو گیا۔

چلو ثناء یہاں سے چلتے ہیں مجھے آئس کریم نہیں کھانی " ثناء اسکو اٹھتا دیکھ خود بھی اٹھ گئی اور پوچھنے " لگی " کیوں نہیں کھانی۔ تمہیں تو آئس کریم بہت پسند ہے نا تو پھر اب کیا مسئلہ ہے؟

اسکی بات سن کر پری ہان نے کہا " دیکھو ثناء ابھی یہاں سے چلو میں تمہیں بعد میں بتاؤں گی۔ " اچھا ٹھیک ہے چلو اب خوش۔ آخر کار ثناء کو اس کی بات ماننی پڑی اور وہ دونوں آئس کریم پارلر سے باہر آ گئیں۔ باہر آ کر پری ہان نے اس کو وجہ بتائی کے کیوں اس نے آئس کریم کھانے سے انکار کیا تھا۔ اسکی بات سن کر ثناء نے کہا

اللہ پری تم بھی حد کرتی ہو۔ مجھے اندر کیوں نہیں بتایا۔ آخر میں بھی تو اس انسان کو دیکھتی جس نے " میری دوست کو رلایا اور پریشان کیا۔ " بس مجھے وہاں بیٹھنا اچھا نہیں لگا۔ اس لیے میں وہاں سے آ گئی۔ ہمممم۔ ٹھیک ہے۔ چلو ہم گھر چلتے ہیں آئس کریم پھر کبھی کھالیں گے۔ " ثناء نے پری ہان سے کہا اور " وہ دونوں گھر کی جانب چل دیں۔

زوہان کو پری ہان کا اسطرح اٹھ کر چلے جانا برا لگا تھا۔ وہ اس سے بات کرنا چاہتا تھا۔ لیکن فی الحال سارہ کی وجہ سے چپ کر گیا۔ کچھ ہی دیر میں ان کی آئس کریم آ گئی۔ اس نے بے دلی سے آئس کریم کھائی اور جلد ہی گھر کی جانب چل دیا۔

زوہان گھر آ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔ کمرے میں اس نے اپنے جوتے اتارے اور فریش ہونے کے لیے واش روم چلا گیا۔ وہ فریش ہو کر باہر نکلا اور اپنے بیڈ پر لیٹ گیا۔ کمرے کی ساری لائٹس آف تھی اور بالکنی میں سے چاند کی ہلکی ہلکی روشنی اندر سے کمرے میں آرہی تھی۔ ایک بار پھر وہ ان ہیزل گرین



آنکھوں کے بارے میں سوچنے لگ گیا۔ آج اس کے سامنے سو جہی ہوئی ہیزل گرین آنکھیں نہیں آرہی تھیں بلکہ آج مسکراتی ہوئیں ہیزل گرین آنکھیں بار بار اس کے سامنے آرہی تھیں۔ وہ کروٹیں بدلتا سونے کی کوشش کرتا رہا لیکن نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ آخر کار جب کافی دیر تک اس کو نیند نہیں آئی تو وہ اٹھا اور اپنے کمرے میں موجود بالکنی میں آکر کھڑا ہو گیا۔ چاند مکمل آب و تاب سے چمک رہا تھا اور ہلکی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ چاند کی روشنی میں ٹھنڈی ہوا اس کو بہت اچھی لگ رہی تھی۔ اس نے اپنی آنکھیں بند کیں اور ایک لمبا گہرا سانس لے کر خارج کیا۔ ایک بار پھر وہ انہیں ہیزل گرین آنکھوں کے بارے میں سوچنے لگ گیا۔ اپنی سوچوں میں ہی وہ پری ہان سے مخاطب ہوا "مس بیوٹیفل! تمہاری ان خوبصورت ہیزل گرین آنکھوں نے زوہان ملک کو اپنا دیوانہ بنا دیا۔ اور اب زوہان ملک ان خوبصورت ہیزل گرین آنکھوں کو اپنا بنا کر چھوڑے گا۔" کافی دیر تک وہ ان ٹھنڈی ہواؤں سے لطف اندوز ہوتا رہا اور پھر کچھ دیر کے بعد اس کو نیند آنے لگی۔ وہ اندر آکر اپنے بیڈ پر لیٹ گیا اور کچھ لمحوں بعد ہی نیند کی وادیوں میں چلا گیا۔

آج صبح سے ہی موسم بہت اچھا تھا۔ میٹھی میٹھی سی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی اور دھوپ نہ ہونے کے برابر تھی۔ پری ہان اور ثناء لیکچر لے کر کلاس سے باہر نکل رہی تھیں کہ ٹھنڈی ہوا کے جھونکے نے ان دونوں کا استقبال کیا۔ اس ٹھنڈی ہوا کو محسوس کرتے ہوئے پری ہان نے اپنی آنکھیں بند کر کے ایک گہرا سانس کھینچا۔ "ہائے پری! آج موسم کتنا اچھا ہے نہ چلو کینیٹین چلتے ہیں اور مزے مزے کی چیزیں کھا کر خوب انجوائے کرتے ہیں۔" ثناء نے ٹھنڈی ہوا کو محسوس کرتے ہوئے چمک کر پری ہان سے کہا۔

پری ہان نے اسکی جانب مسکرا کر دیکھا اور وہ دونوں کینٹین کی جانب چل دیں۔ لیکن بد قسمتی سے وہاں بہت رش لگا ہوا تھا۔ موسم اچھا ہونے کی وجہ سے تقریباً آدھے سے زیادہ سٹوڈنٹس وہاں موجود تھے۔ وہاں پر انتشارش دیکھ کر دونوں کا منہ بن گیا۔ بہت مشکل سے انہوں نے اپنے لئے سمو سے، بریانی، کولڈ ڈرنکس لیں اور وہاں موجود گراؤنڈ میں آکر بیٹھ گئیں۔ ایک تو اتنا اچھا موسم اور پھر گراؤنڈ میں موجود سبز گھاس موسم کو مزید حسین بنا رہی تھی۔ ثناء نے سمو سے کو توڑ کر منہ میں ڈالا اور کہنے لگی ویسے یار پری اچھا ہی ہوا کہ ہمیں وہاں جگہ نہیں ملی۔ یہاں دیکھو کتنا مزہ آرہا ہے۔ کھلی فضا میں کھانے کا اپنا ہی الگ مزہ ہوتا ہے۔ "پری ہان نے بھی اس کی بات کی تائید کی اور کہنے لگی "ہاں یار تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ ہم یہاں بیٹھ کر اچھے سے موسم انجوائے کر رہے ہیں۔" ابھی وہ دونوں بیٹھیں ہوئی باتیں کر ہی رہی تھیں کہ زوہان اپنے کچھ کلاس فیلوز کے ساتھ وہاں آگیا۔ جن میں کچھ لڑکیاں بھی تھیں اور کہنے لگا "ارے واہ یہاں تو ہمارے جو نیرز موسم انجوائے کرنے کے ساتھ ساتھ پارٹی بھی کر رہے ہیں اور اپنے سینئرز سے پوچھ بھی نہیں رہے۔" یہ کہتے ساتھ ہی وہ ہنسنے لگ گیا۔ زوہان کو دیکھ کر پری ہان کے کچھ دیر پہلے والے خوشگوار تاثرات یکدم ناخوشگوار تاثرات میں بدل گئے۔ جسے باقی کسی اور نے نہیں لیکن زوہان نے محسوس کر لیا تھا۔ جبکہ ثناء کو ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوا تھا کہ زوہان ہی وہ لڑکا ہے جس نے پری کا پوری کلاس میں مذاق بنایا تھا اور اس دن آکس کریم پالر میں بھی یہی تھا۔ زوہان کی بات سن کر ثناء نے جلدی سے کہا "ارے نہیں نہیں ایسی بات نہیں ہے۔ آپ بھی آجائیں اور ہمیں جوائن کریں۔"

ثناء کی اس طرح آفر کرنے پر پری ہان کو مزید تپ چڑھ گی اور ایک دم غصے سے کہنے لگی "ثناء میں یہاں سے جا رہی ہوں جب تمہاری پارٹی ختم ہو جائے تو کلاس میں آ جانا۔" اگر ثناء کو معلوم ہوتا کہ زوہان ہی

وہی لڑکا ہے جس سے پری کو چڑ تھی تو وہ کبھی مذاق میں بھی اس کو یہ آفر نہ کرتی۔ پری ہان کو اٹھتا دیکھ وہ بھی جھٹ سے اٹھی اور کہنے لگی

یار تمہیں کیا ہوا اچانک کیوں اٹھ کر جا رہی ہو؟" اس سے پہلے وہ مزید کچھ کہتی زوہان درمیان میں "بول پڑا" لگتا ہے آپ کی دوست کو ہمارا یہاں آنا اچھا نہیں لگا۔" اور پری کو مخاطب کر کے کہنے لگا "کیوں مس بیوٹیفول! میں نے درست فرمایا ہے نہ؟" پری کچھ کہتی اس سے پہلے ہی اس کی گروپ کی ایک لڑکی نے کہا "اوہ زوہان چھوڑو اس کو تمہیں یاد نہیں کیسے رنگنگ والے دن یہ محترمہ موٹے موٹے آنسو بہا رہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی فیڈر پیتے بچے کو یونی بھیج دیا۔" اور یہ کہتے ہی وہاں موجود سب لوگ ہنسنے لگ گئے۔ پری ہان سے اپنی بے عزتی برداشت نہ ہوئی اور غصے سے کہنے لگی "دیکھیے آپ لوگ میرے سینئر ہیں میں اس لیے آپ لوگوں کا لحاظ کر رہی ہوں۔ آئندہ اگر آپ لوگوں نے ایسا کچھ کہا تو اچھا نہیں ہوگا۔" اسکی بات سن کر زوہان نے ایک نظر اس کو دیکھا جو اس وقت کالے رنگ کی فراک اور کالے رنگ کے سلیقے سے بندھے ہوئے حجاب میں موجود تھی اور ہیزل گرین آنکھیں غصے سے لال تھیں۔ زوہان ان آنکھوں میں کھوسا گیا تھا۔ زوہان نے جلدی سے خود کو سنبھالا اور کہنے لگا "اوہ تو محترمہ آپ کو بولنا بھی آتا ہے" ایک بار پھر سب ہنسنے لگ گئے۔ پری سے اب وہاں کھڑا ہونا برداشت نہیں ہو رہا تھا۔ اس نے جلدی سے اپنا بیگ اٹھایا اور ثناء کا ہاتھ پکڑ کے وہاں سے چلی گئی۔ اسکو جاتا دیکھ زوہان کے ایک فیلو نے کہا "اوہو دیکھو تو سہی بچی ڈر کے بھاگ گئی ہا ہا ہا ہا۔۔۔۔۔" کلاس میں آکر اس نے غصے سے ثناء کا ہاتھ چھوڑا اور کہنے لگی "کیا ضرورت تھی تمہیں ان کو آفر کرنے کی تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا تھا؟ یہ وہی لڑکا تھا جس کے بارے میں میں نے تمہیں بتایا تھا" اسکی بات سن کر ثناء نے کہا "سوری یار پری مجھے بالکل نہیں اندازہ تھا کہ یہ وہی لڑکا ہے۔ اگر مجھے پتا ہوتا تو

میں کبھی اس کو آفر نہ کرتی۔ اور پلیر خدا کے لئے اپنا غصہ کنٹرول کرو" غصے اور بے عزتی کی وجہ سے فری زور زور سے سانس لے رہی تھی۔ ثناء نے بہت مشکل سے اس کو نارمل کیا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی شدید غصے کی وجہ سے پری کا سانس پھول جاتا ہے۔ اور اسے سانس لینے میں تنگی ہوتی ہے۔

کچھ دن یوں ہی گزر گئے۔ زوہان اور پری ہان کا دوبارہ آنا سامنا نہیں ہوا تھا۔ پری ہان جہاں کہی بھی زوہان کو دیکھتی فوراً اپنا راستہ بدل لیتی تھی کیوں کہ اس کو اس شخص سے شدید چڑھ تھی۔ لیکن شاید وہ یہ بات بھول گئی تھی کہ انسان کو جس چیز سے زیادہ چڑھ ہوتی ہے وہی چیز بار بار کسی نہ کسی طریقے سے اس کے سامنے آ ہی جاتی ہے۔

آج ان کے ڈیپارٹمنٹ میں معمول سے زیادہ گہما گہمی تھی۔ ہر طرف سٹوڈنٹس ادھر ادھر پھر رہے تھے۔ کیوں کہ دو دن کے بعد ان کا اینول فنکشن تھا۔ اور پھر اس فنکشن کے بعد ان کے ایگزامز شروع ہونے تھے۔ اس لیے اسٹوڈنٹس کے مائنڈ کو فریش کرنے کے لیے یہ فنکشن رکھا گیا تھا۔ اور تمام سٹوڈنٹس فنکشن کی تیاریوں میں لگے ہوئے تھے۔

یار پری تم فنکشن پر کون سا ڈریس پہنوں گی؟" ثناء نے چپس کھاتے ہوئے پری ہان سے پوچھا۔ وہ " دونوں اس وقت اپنی کلاس میں بیٹھیں ہوں ایک دوسرے سے باتیں کر رہی تھی۔ آج ان کا کوئی بھی لیکچر نہیں تھا کیونکہ سب سٹوڈنٹس فنکشن کی تیاریوں میں لگے ہوئے تھے۔" یار میں نے کچھ خاص سوچا نہیں۔ کوئی بھی ڈریس پہن لوں گی۔" پری ہان نے مسکرا کر جواب دیا۔

اسکی بات سن کر ثناء نے کہا



توبہ ہے لڑکی تم کتنی بورنگ ہو۔ یہ کیا جواب ہوا بھلا کہ کچھ بھی پہن لوں گی۔ یار ہمارا فنکشن ہے اور " ہمیں پیار الگنا ہے۔ " اسکی بات سن کر پری ہان نے اسکے ہاتھ سے چپس کا پیکٹ لیا اور چپس کھاتے ہوئے کہنے لگی " دیکھو ثناء میری بات سنو ہم یہاں پڑھنے آتے ہیں اپنی نمائش کرنے نہیں۔ اور ویسے بھی وہ اور لڑکیاں ہوتی ہیں جن کو اپنی نمائش کرنا اور لڑکوں کو اپنی طرف متوجہ کرنا پسند ہے۔ " اسکو مزے سے چیسپس کھاتا دیکھ ثناء خفا ہوتے ہوئے کہنے لگی " تو میں نے کونسا کہا ہے کہ ہم نے اپنی نمائش کرنی ہے۔ بس ڈریس کا ہی تو پوچھا تھا اور تم نے لیکچر دینا شروع کر دیا۔ " اس کا پھولا ہوا چہرہ دیکھ کر پری ہان کو ہنسی آگئی اور کہنے لگی " اللہ معاف کرے میں نے کب لیکچر دے دیا۔ میں تو بس ایک جرنل بات کر رہی تھی اور تم خفا ہو گئی۔ اچھا بابا باب خفا تو نہ ہو " اور یہ کہتے ساتھ ہی پری ہان نے پیار سے اس کو گلے لگایا اور کہنے لگی تم بہت پاگل ہو۔ ثناء بھی کہاں چپ رہنے والی تھی فوراً ہی جواب دیا جیسی بھی ہوں تمہاری دوست ہوں اور تمہاری صحبت کا ہی اثر ہے ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ اور وہ دونوں پھر سے ہنسنے لگ گئی۔ زوہان کسی کام سے جا رہا تھا جب اس کا گزر ان کی کلاس کے باہر سے ہوا اور پری ہان کو ہنستا ہوا دیکھ وہی رک گیا۔ وہ اپنے دونوں ہاتھ باندھے ان کی کلاس کے دروازے پر کھڑے ہو کر پری ہان کو دیکھنے لگا۔ اس سے پہلے کہ وہ ان دونوں کے پاس جاتا زین نے اس کو آواز دی " زوہان یار تم اکیلے وہاں کھڑے ہو کر کیا کر رہے ہو جلدی آؤ ہمیں دیر ہو رہی ہے۔ " اور نہ چاہتے ہوئے بھی اس کو وہاں سے جانا پڑا۔

آج ان کا فنکشن تھا۔ ثناء صبح سے ہی پری ہان کے پاس اس کے گھر آئی ہوئی تھی اور فنکشن میں جانے کی تیاری کر رہی تھی۔ اس نے چوڑی دار پاجامے کے ساتھ گرین رنگ کا انگ رکھا سٹائل کا فراک پہنا ہوا

تھا۔ کانوں میں سلور کلر کے جھمکے پہنے ہوئے تھے اور لائٹ میک اپ کیا ہوا تھا۔ ایک ہاتھ میں گھڑی دوسرے ہاتھ میں چوڑیاں پہنے بالوں کا بیک کومب بنا کر کلپ سے بند ہوا تھا۔ اور سلیقے سے سر پر دوپٹہ سیٹ کیا ہوا تھا۔ وہ اس سادہ سے حلیہ میں بھی بہت پیاری لگ رہی تھی۔ جبکہ پری ہان نے سفید رنگ کی گھٹنوں تک آتی فراک جس کے دامن اور بازو پر ہلکا کام ہو رہا تھا اور ساتھ چوڑی دار پاجامہ پہنا ہوا تھا۔ ساتھ ہی اس نے سفید رنگ کے اسکاف کے ساتھ خوبصورتی اور سلیقے سے حجاب باندھا ہوا تھا۔ اور اپنے دوپٹے کو اچھی طرح اپنے ارد گرد پھیلا یا ہوا تھا۔ میک اپ کے نام پر اس نے ہونٹوں پر لائٹ پنک لپ اسٹک اور آنکھوں میں گہرا کاجل لگایا ہوا تھا۔ ایک ہاتھ میں گھڑی جب کہ دوسرے ہاتھ میں سفید رنگ کا نفیس سا بریلیٹ پہنا ہوا تھا۔ اس سادگی میں بھی اس کی شخصیت پر کشش لگ رہی تھی۔ جیسے ہی ثناء کی نظر اس پر پڑی بے ساختہ اس کے منہ سے "ماشاء اللہ" نکلا۔ ایک تو اس کی دودھ جیسی رنگت اور پھر نفاست سے کیے ہوئے سفید حجاب میں وہ بے حد حسین لگ رہی تھی۔ اس حلیے میں وہ آج واقعی ہی آسمان سے اتری ہوئی کوئی پری لگ رہی تھی۔ "یار پری! تم آج اصل پری لگ رہی ہو۔ ہاہاہاہاہا۔۔۔ ایسا نہ ہو کوئی جن بھوت یادو آج تم پر عاشق ہو جائے۔" کون جانتا تھا کہ ثناء کے منہ سے نکلے جانے والے یہ الفاظ بہت جلد سچ بن کر سامنے آنے والے تھے۔

انسان کو چاہیے کہ کچھ بھی بولنے سے اچھی طرح سوچ لے۔ کیوں کہ قبولیت کا وقت کونسا ہوتا ہے یہ ہم بھی نہیں جانتے۔ بعض اوقات مذاق میں کہی جانے والی بات جب سچ بن کر سامنے آتی ہے تو انسان سے برداشت کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لیے کہتے ہیں پہلے تولو پھر بولو۔ یعنی کچھ بھی کہنے سے پہلے اچھی طرح سوچ لینا چاہیے کہ ہمیں یہ بات کرنی چاہیے یا نہیں۔

اسکی بات سن کر پری ہان ہنستے ہوئے کہنے لگی "بس بھی کر دو تم جب بھی بولنا فضول ہی بولنا۔ مجال ہے جو کبھی اچھی بات منہ سے نکال لو۔ اب جلدی چلو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری ان باتوں کے چکر میں ہمارا آج کا فنکشن رہ جائے۔" اس کی بات سن کر ثناء ہنسنے لگی۔ پھر دونوں نے مل کر جلدی سے تیاری کے دوران پھیلی جانے والی چیزوں کو جگہ پر رکھا اپنے ہینڈ بیگز اٹھائے اور فنکشن کے لیے گئیں۔

واہ بھائی خیر تو ہے آج تو آپ بہت پیسہ لگ رہے ہیں۔ کہیں کسی کے ساتھ ڈیٹ پر تو نہیں جا رہے۔" سارہ نے زوہان کو فنکشن پر جانے کے لئے تیار ہوتے ہوئے دیکھا تو اس کو چھیڑتے ہوئے اپنی ایک آنکھ دباتے ہوئے کہا۔ بہن کی بات سن کر اس نے مسکراتے ہوئے کہا "نہیں یار تمہارے بھائی کو کوئی لڑکی پسند ہی نہیں آتی۔ لگتا ہے تمہارے بھائی کی پسند کی لڑکی شاید کہیں گم ہو گئی ہے جو کہ مل ہی نہیں رہی۔ جب ملے گی تو چھپ کر نہیں سامنے ڈیٹ پر جاؤں گا۔" سارہ مزے سے اس کے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے مشکوک نظروں سے اس کو دیکھتے ہوئے کہنے لگی "اچھا اگر ایسی بات ہے تو پھر آپ اتنا تیار ہو کر کہاں جا رہے ہیں؟"

زوہان نے خود پر پر فیوم چھڑکتے ہوئے کہا "یار وہ یونی میں آج ہمارا فنکشن ہے۔ بس وہی جانے کی تیاری کر رہا ہوں۔" سارہ نے ایک نظر اس کو دیکھا اور کہنے لگی

"ماشاء اللہ بھائی ویسے آج آپ بہت پیارے لگ رہے ہیں۔ اللہ آپ کو بری نظر سے بچائے آمین۔" زوہان واقعی بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔ اس نے بلورنگ کی جینز، سفید رنگ کی ٹی شرٹ اور ساتھ ہی سلیو لیس کالے رنگ کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ اور اس جیکٹ کی زب آگے سے کھلی ہوئی تھی۔ ساتھ

سفید رنگ کے ہی جو گرز پہنے ہوئے تھے۔ ایک ہاتھ میں گھڑی اور دوسرے ہاتھ میں کچھ بینڈز پہنے ہوئے تھے۔ سارہ کی بات سن کر اس نے مسکرا کر اسکی طرف دیکھا اور اپنے بال بنانے لگا۔ تیار ہونے کے بعد زوہان اپنا موبائل اٹھا کر کہنے لگا "پتا نہیں یہ زین کا بچہ کہاں رہ گیا۔ دس منٹ کا بولا تھا اور آدھا گھنٹہ گزر گیا ابھی تک نہیں آیا۔" اس سے پہلے وہ زین کو فون کرتا وہ زوہان کے کمرے میں آگیا اور کہنے لگا "استغفر اللہ زوہان تم ابھی تک تیار نہیں ہوئے۔ یار تم تو لڑکیوں سے بھی زیادہ ٹائم لیتے ہو تیار ہونے کے لیے۔" زوہان نے غصے سے اسکی طرف دیکھا اور کہنے لگا "لگتا ہے تمہاری آنکھیں خراب ہے۔" جو تمہیں تیار ہوا بندہ تیار نہیں لگ رہا۔ تم تو دس منٹ بعد آرہے تھے یا آدھا گھنٹہ کیوں لگا دیا۔ وہ یار سوری میری بایک خراب ہو گئی تھی اس لئے دیر ہو گئی۔" زین نے معصومیت سے کہا۔

اس سے پہلے زوہان کچھ کہتا سارہ درمیان میں بول پڑی

بھائی اگر آپ دونوں اس طرح بحث کرتے رہے تو آپ لوگوں کا فنکشن ختم ہو جائے گا۔ اب آپ لوگ جائیں۔ ایسا نہ ہو دیر سے جانے کی وجہ سے آپ دونوں کو فنکشن سے نکال دے۔" سارہ کی بات سن کر زوہان نے کہا "ہاں تم ٹھیک کہ رہی ہو۔ اب ہمیں نکلنا چاہیے۔ چلو زین چلتے ہیں۔" اسنے اپنی گاڑی کی چابی اٹھائی اور فنکشن پر جانے کے لیے نکل گئے۔

وہ دونوں اس وقت یونی کے ہال میں موجود تھیں جہاں آج کے فنکشن کا اہتمام کیا گیا تھا۔ ہر طرف سفید اور زرد روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ ہال کے اندر دونوں جانب کرسیاں اور میز لگی ہوئی تھیں جن کو سفید اور ہلکے جامنی رنگ کے کاہر مینیشن کے کپڑوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ وہاں ایک سے ایک ماڈرن لڑکیاں موجود تھیں۔ کچھ لڑکیوں نے تگ جینز کے ساتھ شارٹ شرٹس پہنی ہوئی تھیں جب کہ کچھ



لڑکیوں نے سیلو لیس شرٹس کے ساتھ ٹراؤزرز پہنے ہوئے تھے۔ تقریباً ہر لڑکی کے بال کھلے ہوئے تھے اور اچھا خاصا میک اپ کیا ہوا تھا۔ صرف پرری ہان اور ثناء ہی تھیں جنہوں نے خود کو چھپایا ہوا تھا اور میک اپ نہ ہونے کے برابر تھا۔

ثناء نے وہاں کے ماحول کو دیکھ کر پرری ہان کو دیکھتے ہوئے کہا "یار پرری ہم اس ماحول میں کتنے عجیب لگ رہے ہیں۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے میلاد پر آئے ہو۔" اسکی بات سن کر پرری ہان نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا اور پھر کہنے لگی "دیکھو ثناء ہمیں اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیے کہ ہم کیسے لگ رہے ہیں اور کیسے نہیں۔ بلکہ ہمیں تو خوش ہونا چاہیے کہ ہم نے باقی لڑکیوں کی طرح خود کی نمائش نہیں کی ہوئی۔ اور نہ ہی ہم نے ایسا لباس پہنا ہوا ہے جس سے لوگ ہماری طرف اڑکیٹ ہو۔ اور ہمارا دین بھی ہمیں یہی سکھاتا ہے کہ عورت کو خود کو چھپا کر رکھنا چاہیے۔ کیوں کہ عورت کا مطلب 'پردہ' ہے۔ کم از کم ہم خود کو کفر ٹیبل فیل تو کر رہے ہیں نہ۔"

ثناء نے اسکی بات پر غور کیا اور کہنے لگی "ہاں یار ویسے تم بات تو بالکل ٹھیک کہہ رہی ہو۔ چلو خیر اندر چل کر بیٹھتے ہیں۔"

یہاں میں ایک بات کہنا چاہوں گی کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اسلام میں بہت پابندیاں ہیں۔ ان لوگوں کو خود کی اصلاح کرنے کی ضرورت ہے۔ اسلام ہمیں تعلیم حاصل کرنے سے نہیں روکتا لیکن تعلیم کے نام پر کی جانے والی بے حیائی سے روکتا ہے۔ ہمارے دین میں تو یہاں تک کہا گیا ہے کہ اگر علم حاصل کرنے کے لئے چین بھی جانا پڑے تو جاؤ۔ لیکن اس کا مطلب ہر گز یہ نہیں ہوتا کہ علم کے نام پر برے کام شروع کر دیئے جائیں۔ اسلام ہر گز یہ نہیں کہتا کہ عورت تعلیم حاصل نہ کرے۔ عورت کی تعلیم پر کوئی پابندی نہیں ہے لیکن عورت کو چاہیے کہ جہاں تک ہو سکے خود کو ڈھانپ کر رکھے۔ تعلیم ہمیں

شعور سکھاتی ہے۔ لیکن ہمارے یہاں بعض لوگ ایسے بھی موجود ہیں جو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے باوجود بھی جہالت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ہمارے یہاں آج کل لڑکے لڑکیاں یورپ کا ماحول پسند کرتے ہیں۔ جہاں ہر قسم کی برائی عام ہے۔ لڑکیاں خود کو انگریزی لباس میں بہت خوبصورت سمجھتی ہیں۔ جب کہ وہ اپنی آخرت خراب کرنے کے علاوہ اور کچھ نہیں کر رہی ہوتی۔ مسلمان عورت کی اصل خوبصورتی اس کے اسلامی لباس میں ہوتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتی کہ لڑکیاں فیشن نہ کریں۔ لڑکیاں بالکل فیشن کریں لیکن اپنی ہی حیا میں رہ کر کریں۔ ایسا فیشن ہر گز نہ کریں جس سے ان کی آخرت کی زندگی اور دنیا کی زندگی دونوں خراب ہو جائیں۔ حضرت امام حسین رضی تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ "عورت کا پردہ کرنا شہید کے خون سے بھی زیادہ افضل ہوتا ہے۔"

بہت سی لڑکیاں یہ سمجھتی ہیں کہ پردہ کرنے سے ان کی آزادی ختم ہو جائے گی جبکہ ایسا ہر گز نہیں ہے۔ ہمیں چاہیے کہ خود کو یورپین ماحول میں ڈھال کر اپنی آخرت اور دنیا کی زندگی خراب کرنے کے بجائے جہاں تک ہو سکے اپنے دین اسلام کی پیروی کریں۔ دین اسلام ایک بہت خوبصورت مذہب ہے۔ جہاں تک ہو سکے اپنے دین کو پروموٹ کریں۔ اللہ پاک ہمیں ان برائیوں سے بچائے اور ہمارا خاتمہ ایمان پر کرے آمین۔

URDUNovelians

وہ دونوں باتیں کرتے ہوئے کونے میں موجود ایک میز کی طرف آگئی۔ انہوں نے اپنا بیگ میز کے اوپر رکھا اور کرسیوں پر بیٹھ کر ارد گرد کا جائزہ لینے لگیں۔

چلو پری ہم سیلفی لیتے ہیں۔ آخر ہم بھی یہاں انجوائے کرنے آئے ہیں۔ تو پھر کیوں نہ اپنے طریقے " سے انجوائے کریں۔ " ثناء نے آنکھ مارتے ہوئے پری سے کہا اور سیلفی لینے کے لیے اپنا موبائل نکالا۔ " ہاں یار تم ٹھیک کہہ رہی ہوں۔ تم کیمرہ آن کرو تب تک میں اپنا دوپٹہ سیٹ کر کے لیتی ہوں۔ " ثناء نے اپنے موبائل کا کیمرہ آن کیا اور اپنی اور پری ہان کی سیلفی لینے لگی۔ پہلے تو دونوں نے مسکرا کر سیلفی لی اور پھر ثناء کے کہنے پر عجیب عجیب پوز بنا کر تصویریں بنوانے لگ گئیں۔ جب وہ یہ تصویر بنوا رہی تھی اسی وقت زوہان اور زین ہال کے اندر داخل ہوئے۔ اندر داخل ہوتے ہی زوہان کی نظر کونے میں کھڑی پری ہان اور ثناء کی طرف گئی۔ بے اختیار اس کی نظر ہنستی ہوئی پری ہان کی طرف گئی جو کہ اس طرح کے فنی پوز بنانے پر ہنس رہی تھی۔ زوہان نے اسکو دیکھا اور دیکھتا ہی رہ گیا۔ وہ اس وقت بے حد حسین لگ رہی تھی۔ ہنسنے کی وجہ سے اسکا تل بھی واضح ہو رہا تھا۔ زوہان کا دل چاہا کہ وہ اسکے اس معصوم تل کو چھوئے۔ اس نے ایک سے ایک خوبصورت لڑکی دیکھی ہوئی تھی لیکن پری ہان میں اس کو الگ ہی کشش محسوس ہوتی تھی۔ زین نے اس کو سوچوں میں گم دیکھا تو اس کا کندھا ہلا کر کہنے لگا " ارے یار زوہان کہاں گم ہو گئے۔ سارا ٹائم یہی کھڑے ہونے کا ارادہ ہے کیا اندر نہیں جانا؟ " زین کے اس طرح " بلانے پر وہ ہوش کی دنیا میں واپس آیا اور گڑبڑا کر کہنے لگا " ہونہہ ہاں۔۔۔ کیا کہا تم نے؟ " جناب میں آپ سے یہ عرض کر رہا ہوں کہ اگر آپ خوابوں کی دنیا سے واپس آ گئے ہو تو کیا ہم اندر " تشریف لے کر جاسکتے ہیں یا نہیں " زین ایک ایک لفظ چبا کر کہا تھا۔ کیونکہ وہ کافی دیر سے زوہان سے بات کر رہا تھا لیکن وہ اس کی طرف متوجہ نہیں تھا۔ " ہاں ہاں کیوں نہیں چلو اندر چلتے ہیں میں نے کونسا تمہیں یہاں پکڑ کر رکھا ہوا ہے۔ " زوہان نے ایک نظر دوبارہ سے پری ہان کو دیکھا جو کہ ابھی بھی تصویریں بنوانے میں مصروف تھی۔ اور زین کے ساتھ اندر کی جانب بڑھ گیا۔

ہیلوز وہان کیسے ہو؟" مایا نے اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ زوہان نے بھی مسکراتے "ہوئے مایا سے کہا" میں ٹھیک ہوں تم بتاؤ تم کیسی ہو؟

میں ہمیشہ کی طرح خوبصورت اور پیاری ہوں" مایا نے ایک ادا سے اپنے بالوں کو جھٹکا دے کر اس سے کہا۔ مایا نے چست جینز کے ساتھ سیلیولیس لال رنگ کی شارٹ شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ ہونٹوں پر تیز لال رنگ کی لپ سٹک اور چہرے پر بے تحاشہ میک اپ کیا ہوا تھا۔ زین نے مایا کو زوہان کے ساتھ چپک کر کھڑا ہوا دیکھ کر اپنا منہ اس کے کان کے قریب لے جا کر ہنستے ہوئے کہا "بیٹا زوہان اب تو گیا۔ یہ مایا چڑیل تیرا پیچھا نہیں چھوڑے گی۔ پورے فنکشن میں تیرے ساتھ چپک کر رہے گی۔

تو شاید بھول رہا ہے میں زوہان ملک ہو۔ اور میرے لئے یہ سب ٹائم پاس کے علاوہ اور کچھ " نہیں۔" زوہان نے مسکرا کر آنکھ مار کر زین سے کہا اور مایا کے ساتھ چل دیا۔ پری ہان دور سے ہی یہ منظر بڑی ناگواری سے دیکھ رہی تھی۔ اس کو اس طرح لڑکے اور لڑکیوں کا بے تکلف ہونا بالکل بھی پسند نہ تھا۔ "یار مجھے سمجھ نہیں آتی کہ آج کل کی لڑکیوں کو کیا ہوتا جا رہا ہے۔ ایک تو اتنا بیہودہ لباس پہن کر لڑکوں کو خود کے قریب آنے کی دعوت دیتی ہیں۔ اور جب ان کے ساتھ کچھ غلط ہو جائے تو انہیں لڑکوں اور ان کی تربیت کو کو سننے لگ جاتی ہیں۔" پری ہان غصے سے کرسی پر بیٹھتے ہوئے ثناء سے کہنے لگی۔ "ہاں یار بالکل ٹھیک کہا ہے تم نے لیکن ہم کر بھی کیا سکتے ہیں اگر کسی کو سمجھاؤ تو آگے سے ہم پر ہی الٹا شروع ہو جاتی ہیں اور کہتی ہیں کہ یہ آپ کا مسئلہ نہیں ہے کہ ہم کیسے بھی کپڑے پہنیں۔ جب ہمارے گھر والے ہی کچھ نہیں کہتے تو آپ لوگوں کو کیا مسئلہ ہے۔" ثناء نے بھی پری ہان کی بات کی توسیع کی۔



پری ہان کو زوہان سے کوئی غرض نہیں تھی کہ وہ کیا کر رہا ہے اور کیا نہیں اس کو تو صرف مایا کو دیکھ کر غصہ آیا تھا۔ جس کو ایک لڑکی ہو کر اپنی عزت کا بالکل بھی خیال نہیں تھا۔ ابھی وہ دونوں یہ باتیں کر ہی رہی تھیں کہ اسٹیج پر ہونے والی اناؤنسمنٹ نے ان کی توجہ اپنی طرف کھینچ لی۔ جہاں ان کے پروفیسر صاحب تمام طالبات کیلئے تقریر کر رہے تھے۔ جس میں انہوں نے تمام طالبات کو اپنی پڑھائی پر توجہ دینے، اپنی زندگیوں کو اچھے مقصد کے لئے گزارنے اور زندگی کے دیگر دوسرے امور پر بہت سی نصیحتیں کیں۔ وہ دونوں بڑی توجہ سے اپنے پروفیسر صاحب کی تقریر سن رہی تھیں۔ اور ان کی طرف سے کی جانے والی تمام نصیحتوں کو اپنے ذہنوں میں نقش کر رہی تھیں۔ پروفیسر صاحب تقریر کرنے کے بعد اپنی نشست پر واپس جا کر بیٹھ گئے۔ ان کے جانے کے بعد کچھ سٹوڈنٹس نے مختلف پرفارمنس کر کے سب کو انجوائے کروایا۔ کچھ سرائیکی، پنجابی، بلوچی اور پختون طالب علموں نے اپنی اپنی ثقافت کے مطابق پرفارمنس پیش کی۔ جو کہ وہاں موجود تمام سٹوڈنٹس کو بہت اچھی لگی اور سب نے اپنی تالیوں کی گونج سے پرفارمنس کرنے والے اسٹوڈنٹس کو بھرپور داد دی۔

پاکستان خود جتنا پیارا ملک ہے اتنی ہی پیاری اسکی ثقافت ہے۔ اس میں موجود تمام زبانیں اور ان کی ثقافت اتنی پیاری ہوتی ہیں کہ دیکھنے والا داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہاں موجود تمام زبانوں کی ثقافت اپنی مثال آپ ہے۔ ہر صوبے میں رہنے والے لوگ، انکی زبانیں اور انکا کلچر اتنا پرکشش ہوتا ہے کہ نہ صرف پاکستان کے لوگوں کا دل اپنی طرف کھینچتے ہیں بلکہ غیر ملکی سیاحوں کے دلوں کو بھی اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ اور اگر ایک دفع کوئی بھی غیر ملکی سیاح پاکستان گھوم لے تو وہ یہاں موجود قدرتی خوبصورتی کا گرویدہ ہو جاتا ہے۔ اور پھر وہ بار بار پاکستان گھومنے کی خواہش کرتا ہے۔

زوہان جو کہ مایا کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی نظر مسلسل پری ہان پر تھی۔ پری ہان نے محسوس کیا جیسے کوئی اس کو مسلسل دیکھ رہا ہوں۔ اس نے ادھر ادھر دیکھنا شروع کیا تو سامنے ہی اسے زوہان اپنی طرف متوجہ پایا۔ پری ہان نے غصے سے اسکو گھورا اور اسٹیج پر ہونے والی پر فار منس کو دیکھنے لگی۔

ایکسیوزمی! میں ابھی آیا "زوہان نے مایا سے کہا اور پری ہان کی ٹیبل کی جانب چل دیا۔ "

ہیلو بیوٹیفل لیڈیز کین آئی جوائن بوتھ آف یو " وہ دونوں جو اسٹیج پر ہونے والی پر فار منس کو انجوائے کر رہی تھیں زوہان کے اس طرح اچانک آنے اور بے تکلف ہو کر بیٹھنے پر چونک گئیں۔ پری ہان کا تو زوہان کو دیکھ کر اچھا خاصا ب موڈ خراب ہو گیا تھا۔ جسے زوہان نے نوٹ کر لیا تھا۔ جبکہ ثناء بیچاری تو پھنس گئی تھی۔ اگر وہ زوہان کی بات کا جواب دیتی تو بعد میں پری ہان سے اچھی خاصی شامت آ جاتی اور اگر کچھ نہ کہتی تو زوہان نے آسانی سے جان نہیں چھوڑنی تھی۔ اس لیے وہ بمشکل ہی بول پائی "السلام و علیکم بھائی۔ " اس سے پہلے وہ آگے کچھ بولتی زوہان نے اس کے منہ سے اپنے لیے بھائی سن کر زور سے چیخ کر کہا "کیا۔۔۔ کیا کہا تم نے مجھے بھائی۔۔۔ اتنا ہینڈ سم لڑکا تمہیں بھائی لگتا ہے حد ہے۔ " یہ کہتے ہی وہ دھڑام سے ان کے پاس موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ اسکو بیٹھا دیکھ پری ہان کو تو جیسے آگ ہی لگ گئی تھی۔ وہ غصے سے کہنے لگی "ہیلو مسٹر آپ کو یہاں بیٹھنے کی اجازت کس نے دی ہے؟ ہمیں آپ سے کوئی بات نہیں کرنی بہتر ہے آپ یہاں سے اٹھ جائے اس سے پہلے ہم آپکو دھکا دے کر یہاں سے بھیجے۔ " پری ہان کی بات سن کر زوہان مسکراتے ہوئے آنکھ مار کہنے لگا "ارے واہ محترمہ آپ صرف بولنا نہیں جانتی بلکہ اچھا خاصا بول بھی لیتی ہیں۔ ورنہ میں تو سمجھتا تھا کہ آپ کو رونے اور گھبرانے کے علاوہ اور کچھ نہیں آتا۔ " اسکی بات سن کر پری ہان کو مزید تپ چڑھ گئی۔ "دیکھو مسٹر آپ خود یہاں سے جارہے ہیں یا میں آپ کو مار کے یہاں سے بھیجو۔ " اس سے پہلے وہ مزید کچھ کہتی زوہان ہنستے ہوئے کہنے

لگا "ارے ارے مس بیوٹیفل ننھی سی تو جان ہے آپ کی۔ اتنا غصہ نہ کریں ورنہ آپ کی صحت خراب ہو جائے گی ہاہاہاہا۔۔۔۔۔" پری ہان نے اسکو جواب دینے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کہ مایا وہاں ان کے پاس آئی اور زوہان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگی "ارے تم یہاں ہو اور میں تمہیں ڈھونڈ رہی ہوں۔ اور تم ان اسلامی بہنوں سے کیوں باتیں کر رہے ہو۔ اوففف یہ دونوں تو شکل سے ہی مذہبی تنظیم کی لگتی ہیں" یہ کہتے ہیں مایا نے زور زور سے ہنسنا شروع کر دیا۔ اس کو ہنسا دیکھ پری ہان کو مزید غصہ آگیا اور زوہان کا غصہ بھی اس پر نکالتے ہوئے کہنے لگی

ایکسیوزمی! پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم نے آپ کے سو کالڈ فرینڈز کو نہیں بلایا۔ یہ محترم خود یہاں " تشریف لائے ہیں۔ اور دوسری بات یہ کہ ہمیں اچھا لگا سن کر کہ آپ نے ہمیں مذہبی لڑکیاں کہا ہے۔ وہ کیا ہے نہ ہمیں آپ کی طرح خود کی نمائش کرنا پسند نہیں ہے۔ اور ویسے بھی سستی چیزیں ہر کسی کو آسانی سے دستیاب ہو جاتی ہیں جبکہ برینڈز اور اچھی کوالٹی کی چیزیں ہر کسی کو آسانی سے نہیں ملتی۔ امید کرتی ہوں اگلی بار مجھے کچھ بھی کہنے سے پہلے آپ 100 بار تو لازمی سوچیں گی۔" مایا کو اپنی اتنی صاف گوئی سے کی جانے والی بے عزتی برداشت نہ ہوئی اور غصے سے دانت پیستے ہوئے کہنے لگی "تمہیں تو میں بعد میں دیکھ لوں گی۔" یہ کہتے ہیں وہ غصے سے پیر پٹختی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔ جبکہ پری ہان کے اس طرح جواب دینے پر جہاں ثناء کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا وہی زوہان بھی ہونفوں کی طرح منہ کھول کر اسکو دیکھ رہا تھا۔ پری ہان نے آج تک اس طرح کسی سے بھی بات نہیں کی تھی۔ ایک تو اس کو زوہان پر بہت غصہ تھا اور پھر مایا کی باتوں نے اس کو مزید غصہ دلادیا تھا۔ زین جو دور سے ہی ان لوگوں کو دیکھ رہا تھا مایا کہ اس طرح غصہ سے چلے جانے کے بعد ان کے پاس آیا اور کہنے لگا "یار یہ مایا کو کیا ہوا اتنے غصے میں گئی ہے خیر تو ہے؟" "کچھ نہیں یار بس ایسے ہی" اس سے پہلے زوہان مزید کچھ کہتا پری ہان نے

غصے سے کہا "آپ اپنے دوست کو بھی یہاں سے لے جائے ایسا نہ ہو ان کی بھی عزت افزائی کرنی پڑ جائے۔" اس کے اس طرح کہنے پر جہاں زین کو حیرت ہوئی وہی زوہان کو بھی بہت شدید غصہ آگیا۔ اس نے ایک نظر پری ہان کو دیکھا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔ جبکہ زین نے ایک نظر ان دونوں کو ایسے دیکھا جیسے کہہ رہا ہوں اب ان دونوں کی خیر نہیں ہے اور زوہان کے پیچھے بھاگتے ہوئے کہنے لگا "روک یار کہاں جا رہا ہے رک جا۔۔۔" زوہان جو آج پری ہان سے معافی مانگنے اور اپنے دل کی بات بتانے کی غرض سے اس کے پاس گیا تھا اس کے اس طرح بات کرنے پر اس کو شدید غصہ آگیا۔ زوہان رکا نہیں اور اپنی گاڑی میں بیٹھ کر ریش ڈرائیونگ کرتے ہوئے گھر کی جانب چلا گیا۔ ان دونوں کے جانے کے بعد ثناء نے پری ہان سے کہا "یار کیا ضرورت تھی اس لڑکے اور اس لڑکی کو اتنی باتیں سنانے کی۔ جانتی بھی ہو وہ ہمارے سینئر ہیں لیکن محترمہ کو تو ہر جگہ لیکچر دینے کی عادت ہے۔" اسکی بات سن کر پری ہان نے کہا "دیکھ یار تو جانتی ہے نہ میں کسی سے بھی اس طرح بات نہیں کرتی۔ لیکن ان دونوں نے حد کر دی تھی اور میرا دماغ خراب کر دیا تھا۔ بس مجھے غصہ آگیا۔ اور جو منہ میں آیا میں نے سنا دی۔ میرا موڈ خراب ہو گیا ہے چلو اب گھر چلتے ہیں۔" یہ کہتے ہی وہ دونوں گھر کی جانب چل دیں اس بات سے انجان کہ آنے والے چند دنوں میں پری ہان کی زندگی بالکل بدل جائے گی۔

فنکشن کے بعد زوہان اور پری ہان کا آنا سا مناسا نہیں ہوا تھا۔ کیونکہ سب سٹوڈنٹس ایگزامز کی تیاریوں میں مصروف ہو گئے تھے۔ وہ دونوں اس وقت لائبریری میں بیٹھی پڑھ رہی تھی۔ جب زوہان اور زین لائبریری میں داخل ہوئے۔ زوہان کی نظر جیسے ہی پری ہان پر پڑی غصے کی ایک لہر اس کے اندر دوڑی لیکن بڑی مہارت سے وہ اس کو چھپا گیا تھا۔ وہ خیالوں میں ہی پری ہان سے مخاطب ہوا مس بیوٹیفل پہلے



تو تم صرف مجھے پسند تھی۔ لیکن اب تم میری ضد بن گئی ہو۔ آج تک ایسا کبھی نہیں ہوا کہ زوہان ملک نے کسی چیز کی ضد کی ہو اور وہ چیز اسے ناپلی ہو۔ تم تو پھر بھی زوہان ملک کی دل کی ملکہ بن چکی ہو۔ اور تمہیں تو ہر صورت حاصل کر کے رہوں گا۔ یہ میرا خود سے وعدہ ہے۔ ابھی وہ یہ سب سوچ رہا تھا کہ پری ہان کی نظر اس پر پڑی تو اس نے غصے سے اپنا منہ دوسری طرف موڑ لیا۔ "ایکسیکوزمی! کیا میں یہاں اب دونوں کے ساتھ بیٹھ سکتا ہوں۔ وہ کیا ہے نہ مجھے کچھ ٹوپکس کے نوٹس اس کتاب سے بنانے ہیں۔ جو اس وقت آپ کے ہاتھ میں ہے۔" پری ہان کی کلاس کا ایک سٹوڈنٹ ان کے پاس آ کر کہنے لگا۔

پری ہان نے مسکرا کر کہا "جی جی کیوں نہیں۔ آپ بیٹھ سکتے ہیں۔ یہ لیجیے کتاب اور نوٹس بنالیں۔" زوہان نے ناگواری سے یہ منظر دیکھا اور لائبریری سے باہر نکل گیا۔ اس کو جاتا دیکھ پری ہان نے شکر ادا کیا اور اپنی پڑھائی میں مصروف ہو گئی۔

آخر کار وہ دن آ ہی گیا جب ان کے ایگزامز شروع ہونے تھے۔ اور سب سٹوڈنٹس ایگزیمز میں مصروف ہو گئے۔ آج ان دونوں کا آخری پیپر تھا۔ وہ دونوں کافی خوش ہو کر کلاس روم سے باہر نکلی تھی۔ ثناء نے انگڑائی لیتے ہوئے پری ہان سے کہا "شکر ہے یار! آج آخری پیپر بھی ختم ہو گئے۔ میں تو گھر جا کر خوب آرام کروں گی۔ ایگزام کی وجہ سے نیند بھی پوری نہیں ہوئی۔ ایگزامز بھی اچھے ہو گئے۔ بس اللہ کرے رزلٹ بھی اچھا آئے۔ آمین۔" پری ہان اپنی کتابوں کو سنبھالتے ہوئے کہنے لگی "ہاں یار واقعی ایسا ہی لگ رہا ہے جیسے کتنا بڑا معرکہ مارا ہو۔ ایگزام کی وجہ سے نیند بھی پوری نہیں ہو سکی۔ بس میں بھی اب "گھر جا کے وہ خوب سوؤں گی۔"

ابھی وہ دونوں یہ باتیں کر ہی رہی تھی کہ انکو زوہان اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔ وہ ان کے پاس آیا اور مسکراتے ہوئے پری ہان کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا "ہیلو بیوٹی فل گرلز! لگتا ہے آپ دونوں کے ایگزامز "کچھ زیادہ ہی اچھے ہو گئے ہیں۔ جب ہی تو اتنا مسکرایا جا رہا ہے۔

پری ہان نے جب اس کو خود کو گھورتا پایا تو غصے سے ایک ایک لفظ چبا کر کہنے لگی مسٹر لگتا ہے آپ کو بار بار ذلیل اور بے عزت ہونے کا بہت شوق ہے۔ جب ہی اس طرح منہ اٹھا کر "ہمارے پاس آ جاتے ہیں۔ اور ہم سے فری ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔

زوہان اس کی بات کا برا مانے بغیر طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہنے لگا "مس بیوٹی فل! تم نے مجھے جتنا ذلیل کرنا تھا کر لیا۔ اب میری باری ہے۔ اب تم دیکھو میں کرتا کیا ہو۔" یہ کہہ کر وہ ہنستا ہوا وہاں سے چلا گیا۔ جب کہ وہ دونوں حیرت سے اس کو جاتا دیکھتی رہی۔ ثناء نے حیرت سے پری ہان کی طرف دیکھ کر کہا "یار پری یہ کیا کہہ کر گیا ہے۔ مجھے تو اس کی بات کا کچھ مطلب سمجھ نہیں آ رہا۔

چھوڑو یار! ایسے لوگوں کو بس دھمکیاں دینے کی عادت ہوتی ہے۔ ان کے بس میں ہوتا کچھ نہیں ہے۔ اور باتیں ایسے کرتے ہیں جیسے بڑے تئیں مار خاں ہو۔ چھوڑ اس فضول گھٹیا انسان کی باتوں کو۔ یہ تو فضول میں پیچھے پڑ گیا۔ دفع کرو اس انسان کو چلو ہم کنٹینن چلتے ہیں مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے۔ صبح جلدی میں تھی ناشتہ بھی نہیں کر سکی۔" یہ کہنے کے بعد وہ دونوں کنٹینن کی جانب چل دی۔

لگتا ہے آج میری بیٹی کا پیپر بہت اچھا ہوا ہے جب بھی اتنا خوش ہو رہی ہے۔" ساجدہ بیگم نے پری ہان کو خوش ہوتا دیکھا تو پیار سے کہا۔ ماں کی بات سن کر اس نے مسکراتے ہوئے کہا "جی امی اللہ کا شکر

ہے میرے ایک زامز بہت اچھے ہوئے ہیں۔ بس آپ دعا کریں کہ اللہ مجھے آگے بھی کامیاب کرے۔"

ساجدہ بیگم اس کو پیار کرتے ہوئے کہنے لگی "بیٹا یہ بھی کوئی کہنے کی بات ہے۔ مائیں تو ہمیشہ اپنے بچوں کے لئے دعائیں کرتی ہیں۔ چلو جاؤ شاہاش جا کر فریش ہو جاؤ۔ آج آپ کے بابا بھی آرہے ہیں۔ میری "ابھی کچھ دیر پہلے ان سے بات ہوئی ہے۔ وہ شام تک گھر آ جائیں گے۔"

باپ کے آنے کی خبر سن کر پری ہان خوشی سے کہنے لگی

"واؤ۔۔۔۔۔ امی آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا کہ بابا آرہے ہیں۔"

بیٹا آپ ابھی گھر آئی ہوں۔ اور آپ کے بابا سے میری بات آدھ گھنٹے پہلے ہوئی تھی۔ آپ جا کر "فریش ہو جاؤ پھر ہم دونوں مل کر کھانا کھائیں گے۔"

جی ٹھیک ہے امی میں ابھی فریش ہو کر آتی ہوں۔ "یہ کہتے ہی وہ اپنا بیگ اٹھا کر اپنے روم میں چلی گئی۔ وہ فریش ہو کر باہر نکلی ہی تھی کہ اس کے موبائل پر کسی انجان نمبر سے میسج آیا "ہیلو مس بیوٹیفل کیسی ہو؟" اس نے ناگواری سے میسج دیکھا اور ڈیلیٹ کر کے موبائل واپس بیڈ پر پھینک دیا۔ وہ جانتی تھی کہ یہ کون ہو سکتا ہے اور خود سے بڑبڑانے لگی "کیا عذاب ہے یہ تو پیچھے ہی پڑ گیا۔ اس گدھے کو میرا "نمبر کہاں سے مل گیا۔"

"پری ہان کہاں رہے گئی ہو جلدی باہر آؤ کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے۔"

جی امی ابھی آئی۔ "اور یہ کہتے ہی وہ کھانا کھانے چلی گئی۔"

ادھر زوہان نے پری ہان کو میسج کرنے کے بعد موبائل بیڈ پر رکھا اور اپنے کمرے میں موجود صوفے پر ٹیک لگا کر سر پیچھے کی جانب کر کے آنکھیں موند کر لیٹ گیا۔ اس کو پری ہان پہلی ہی نظر میں اچھی لگی تھی۔ خاص طور پر وہ اس کی ہیزل گرین آنکھوں کا دیوانہ ہوا تھا۔ وہ اسے اپنے دل کی بات بتانا چاہتا تھا لیکن فنکشن پر کی جانے والے بد تمیزی نے اسکو غصہ دلادیا تھا۔ اور اب تو پری ہان اسکی ضد بن گئی تھی۔ وہ اسکو ہر صورت حاصل کرنا چاہتا تھا۔

شام کو پری ہان کے بابا گھر آ گئے تھے۔ وہ اس وقت اپنے بابا کے پاس بیٹھی باتیں کر رہی تھی۔ اور اپنی یونی کے قصے سنارہی تھی۔ جس کو اس کے بابا بڑی توجہ سے سن رہے تھے۔ اس کے والدین کو اپنی اولاد سے بے پناہ محبت تھی۔ وہ اپنی بیٹی کی باتیں سن رہے تھے اور اس کو بہت پیار کر رہے تھے۔ بیٹا مجھے آپ سے اور آپ کی امی سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔ "یکدم اس کے بابا نے سنجیدہ ہو کر کہا۔

پری ہان اپنے بابا کو سنجیدہ ہوتا دیکھ مسکرا کر کہنے لگی "جی بابا بتائیں کیا بات کرنی ہے آپ نے ہم سن رہے ہیں۔"

بات دراصل یہ ہے کہ میرے بچپن کا دوست ظفر جو کراچی رہتا ہے اس نے اپنے بیٹے حبیب کے لیے ہماری پری کا ہاتھ مانگا ہے۔ میں نے اس کو ابھی کوئی جواب نہیں دیا بس اتنا کہا ہے کہ میں گھر پوچھ کر بتاؤں گا۔ لڑکا پڑھا لکھا ہے۔ سمجھ دار ہے۔ اور باپ کے ساتھ مل کر کاروبار کر رہا ہے۔ فیملی بھی زیادہ بڑی نہیں ہے بس دو بھائی اور ایک بہن ہے۔ بڑے بھائی بہن شادی شدہ ہیں۔ اور یہ چھوٹا بھائی



ہے۔ تو بتائیں پھر آپ دونوں کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟" یہ کہتے ہی وہ پری ہان اور ساجدہ بیگم کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگے۔ ساجدہ بیگم مسکرا کر کہنے لگی "جی ٹھیک ہے اگر آپ کو سہی لگتا ہے تو آپ ہاں کر دیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ آج نہیں تو کل ہم نے اپنی بچی کی شادی کرنی تو ہے۔" " " "متمم ٹھیک ہے۔ لیکن ہو گا وہی جو میری بیٹی چاہے گی۔" عبداللہ صاحب نے پری ہان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

بتاؤ پری بیٹا اس بارے میں آپ کیا کہتی ہو آپ کی کیا رائے ہے؟ اگر آپ کو کوئی اعتراض ہے یا آپ کسی اور کو پسند کرتی ہوں تو آپ ہمیں بتا سکتی ہو۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں ہمیں اپنی بیٹی کی خوشیاں زیادہ عزیز ہیں۔ "باپ کی بات سن کر پری ہان ان کے گلے میں اپنے دونوں ہاتھ ڈال کر کہنے لگی "نہیں نہیں بابا ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ جیسا آپ کو ٹھیک لگے آپ کیجئے۔ میں کسی کو پسند نہیں کرتی۔ آپ کی رضا میں ہی میری رضا ہے۔ میری زندگی پر مجھ سے زیادہ آپ کا حق ہے۔ آپ جو بھی فیصلہ کریں گے۔ وہ میرے حق میں بہتر ہوگا۔ مجھے آپ کے کسی فیصلے سے بھی کوئی اعتراض نہیں ہے " بیٹی کی بات سن کر عبد اللہ صاحب خوشی سے کہنے لگے "تو پھر ٹھیک ہے میں اس کو کل ہی ہاں کر دوں گا۔"

والدین اولاد کے لئے کبھی کوئی فیصلہ غلط نہیں کرتے۔ اولاد کو چاہیے کہ خود کو والدین کی رضا میں راضی کر لیں۔ کیوں کہ والدین وہی فیصلہ کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ لہذا اولاد کو چاہیے کہ والدین سے بد تمیزی کرنے کے بجائے ان کی ہر بات مان لیں۔ اس طرح والدین کی دعائیں ہمیشہ اپنی اولاد کے ساتھ رہتی ہے۔ اور اولاد ساری زندگی خوش رہتی ہے۔ جب کہ جو بچے والدین کے ساتھ بد تمیزی کرتے ہیں ان کی نافرمانی کرتے ہیں۔ وہ اپنی دنیاوی زندگی کے ساتھ ساتھ آخرت کی زندگی

بھی خراب کر رہے ہوتے ہیں۔ والدین کی نافرمانی کرنے کے بعد بعض اوقات اولاد بہت نقصان اٹھاتی ہے۔ لہذا اٹھو کر کھا کر سنبھلنے کے بجائے پہلے ہی خود کو والدین کے حکم کے تابع کر دینا چاہیے۔

زوہان اس وقت اپنے ماما، بابا اور بہن کے ساتھ ڈائننگ ہال میں بیٹھا ناشتہ کر رہا تھا۔ جب ہی اس کی ماما بریڈ کاسٹل منہ میں رکھتے ہوئے اس سے کہنے لگی "زوہان بیٹا اب تو آپ کے فائنل ایگزیمینز بھی ہو گئے ہیں۔ اور بہت جلد اس کا رزلٹ بھی آ جائے گا۔ آپ کی ڈگری بھی پوری ہو جائے گی۔ پھر آپ اپنے بابا کے ساتھ مل کر انکابزنس سنبھالنے لگ جاؤ گے۔ میں سوچ رہی تھی تمہاری خالہ کو سمیرا کے رشتے کے لئے ہاں کر دو۔ اس نے کافی بار فون کر کے اس بارے میں کہا ہے۔ میں نے اس کو تمہاری پڑھائی کا کہہ کر ٹال دیا تھا۔ اب تو ماشاء اللہ سے تمہاری ڈگری پوری ہونے والی ہے۔ تم بتاؤ تمہاری اس بارے میں کیا رائے ہے۔ پھر میں اس کو ہاں کر دو۔ یا تمہیں کوئی لڑکی پسند ہے؟ اگر ایسا ہے تو تم مجھے بتا دو۔"

زوہان چائے کا سپ لیتے ہوئے ماں سے کہنے لگا "مما میں نے ابھی شادی نہیں کرنی۔ اور ویسے بھی آپ جانتی ہیں کہ خالہ کے بچوں کے ساتھ میری بالکل نہیں بنتی۔ جب شادی کرنی ہوگی تو میں آپ کو خود اپنی پسند بتا دوں گا۔" یہ کہنے کے بعد اس نے اپنا ناشتہ ختم کیا اور یونی جاننے کے لئے نکل گیا۔

آج کے دن پری ہان جب یونی گئی تو ایک اچھی خبر اس کا انتظار کر رہی تھی۔ اور خبر یہ تھی کہ اس نے اپنی کلاس میں ٹاپ کیا تھا۔ وہ دونوں اس وقت یونی کے گراؤنڈ میں ہنستے ہوئے باتیں کر رہی تھی جب پری ہان نے اس کو اپنے رشتے کے بارے میں بتایا۔ یہ خبر سن کر ثناء خوشی سے چیختے ہوئے کہنے

لگی "واؤؤؤؤؤ۔۔۔۔۔ یار کیا خبر سنائی ہے تم نے۔ ایک ہی دن میں دو دوا چھی خبریں سننے کو ملیں۔ میرے تو خوشی کے مارے زمین پر پاؤں ہی نہیں ٹک رہے۔ یار سچی میں تمہارے لیے بہت خوش ہوں۔ اللہ تمہارے نصیب اچھے کرے آمین۔ چلو میں ایسے تو تمہیں نہیں چھوڑوں گی۔ جلدی سے کینٹین چلو اور مجھے ٹریٹ دو۔ تم نے مجھے اتنی لیٹ کیوں بتایا ہے۔"

یار ثناء مجھے تو خود رات کو بابا نے بتایا ہے۔ میں نے سوچا تمہیں صبح بتاؤں گی۔ اب خفا تو نہ ہو۔ اچھا "

بتاؤ کیا کھاؤ گی۔ تمہارا جودل چاہے کینٹین پر چل کر کھالینا اب خوش۔ " پری ہان نے پیار سے اس کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔

ہمممم۔۔۔ ٹھیک ہے چلو چلتے ہیں کیا یاد کرو گی کس سخی انسان سے پالا پڑا تھا تمہارا جاؤ تمہیں معاف " کر دیا۔ " ثناء نے اپنا بیگ اٹھاتے ہوئے پری ہان سے کہا اور وہ دونوں کینٹین کی جانب چل دی۔ کون جانتا تھا کہ پری ہان کی زندگی میں ایک ایسا طوفان آنے والا ہے جس سے نہ صرف اسکی بلکہ بہت سے لوگوں کی زندگیاں برباد ہو جائیں گی۔

آج پری ہان کے سسرال والے اس کے گھر آئے ہوئے تھے۔ اس نے ڈارک بلورنگ کی فراک، چوڑی دار پجامہ اور ہم رنگ ڈوپٹے کا حجاب سلیقے سے باندھا ہوا تھا۔ انکو پری ہان پہلی نظر میں ہی پسند آگئی تھی اور اسکا رشتہ فائسل ہو گیا تھا۔ انہوں نے متنگی کے بجائے نکاح اس مہینے کے آخر میں رکھا تھا۔ اور رخصتی پری ہان کی ڈگری پوری ہونے کے بعد طے ہوئی تھی۔ ظفر صاحب کے فیملی بہت سوہر تھی۔ پری ہان کو بھی ان کی فیملی اچھی لگی تھی۔ پری ہان کے والدین اس رشتے سے بہت خوش تھے۔

کیونکہ ان کی اکلوتی لاڈلی بیٹی کو قدر کرنے والے لوگ مل گئے تھے۔ مگر کون جانتا تھا کہ یہ خوشیاں عارضی ہیں۔ ان کی بیٹی کے نصیب میں خوشیاں لکھی گئی ہیں یا پھر غم یہ تو آنے والا وقت ہی بتا سکتا تھا۔

پری ہان کی کلاس فیلوز کو جب اسکے نکاح کے بارے میں پتا چلا تو سب نے اس سے ٹریٹ مانگی۔ آج اسنے سب فیلوز کو اکٹھا کیا ہوا تھا۔ وہ سب اس وقت اکٹھے ہو کر پری ہان سے ٹریٹ لینے کسی ریسٹورانٹ میں جا رہی تھیں۔ جب زوہان نے آکر ان کا راستہ روکا۔ اسکو پری ہان کے ریزلٹ کے بارے میں پتہ چل گیا تھا۔ وہ اسکو مبارک باد دینے کی غرض سے ان کے پاس آیا تھا۔ لیکن اسے کیا معلوم تھا کہ ایک اور بڑی خبر اس کا انتظار کر رہی ہے۔ اس نے مسکراتے ہوئے پری ہان کی طرف دیکھ کر کہا

خیر تو ہے آج یہ لڑکیوں کی ٹولی کہاں جا رہی ہے۔ لگتا ہے مس بیوٹیفل کلاس میں ٹاپ کرنے کی "ٹریٹ دے رہی ہیں۔"

پری ہان نے ایک نظر اس کو دیکھا اور کہنے لگی "میں تمہیں جواب دینے کی پابند نہیں ہوں۔ اور میرے راستے سے ہٹو ورنہ اچھا نہیں ہوگا۔" ابھی وہ آگے کچھ کہتی اس سے پہلے ہی ثناء بول پڑی "دیکھیے آپ میری دوست کو تنگ نہ کریں۔ ویسے بھی ایک ہفتے بعد اس کا نکاح ہے۔ تو ہم اس سے نکاح کی ٹریٹ "ایڈوانس لینے جا رہے ہیں۔ آپ ہمارا راستہ چھوڑیں اور ہمیں جانے دیں۔"

پری ہان کے نکاح کی اچانک خبر سن کر پہلے تو زوہان کو حیرت ہوئی اور پھر شدید غصہ آیا۔ اور بغیر کچھ بولے وہ غصے سے چلا گیا۔ اسکے جانے کے بعد پری ہان نے چڑھ کر ثناء سے کہا "کیا ضرورت تھی اس "گھٹیا انسان کو میرے نکاح کے بارے میں بتانے کی۔"



اسکو غصہ کرتے دیکھ ثناء جلدی سے بول پڑی "اچھا یار بعد میں غصہ کر لینا ابھی تو چلو ہمیں دیر ہو رہی ہے۔" پری ہان نے مزید کچھ نہ بولا اور وہ سب ریسٹورنٹ چلی گئیں۔

زوہان کو غصے سے جاتا دیکھ زین اسکے پاس آیا اور فکر مندی سے پوچھنے لگا "یار کیا ہوا ہے اتنے غصے میں کیوں ہو۔ سب خیریت تو ہے نا؟" زین اسکی نیچر کو اچھی طرح جانتا تھا۔ اسنے ایک نظر پاس کھڑے زین کو دیکھا اور اپنی گاڑی کی جانب چل دیا۔ اسکو جاتا دیکھ زین بھی اس کے پیچھے لپکا اور جلدی سے اس کی گاڑی میں بیٹھ گیا۔ کیوں کہ وہ جانتا تھا کہ زوہان کو جب بھی شدید غصہ آتا ہے تو وہ اپنے آپ سے باہر ہو جاتا ہے۔ زوہان نے اسکو کچھ نہ کہا اور ریش ڈرائیونگ کرتا ہوا اپنے گھر کی جانب چل دیا۔ گھر پہنچ کر وہ سیدھا اپنے کمرے میں چلا گیا۔ اس وقت کے گھر میں کوئی نہ تھا۔ اسکے بابا آفس تھے۔ بہن کالج اور اسکی ماما گھر کا کچھ سامان لینے بازار گئی ہوئی تھی۔

زین بھی جلدی سے اس کے پیچھے اسکے کمرے میں بھاگا۔ زوہان نے کمرے میں موجود تقریباً ہر چیز کو ادھر ادھر پھینکنا شروع کر دیا تھا۔ اسکا غصہ سے برا حال تھا۔ اور اپنے سر کے بالوں کو سختی سے مٹھیوں میں جکڑ لیا تھا۔ اور غصے سے اس کی آنکھیں لال ہو رہی تھیں۔ اسکی یہ حالت دیکھ کر زین یکدم پریشان ہو گیا۔ اور اپنے دونوں ہاتھوں سے زوہان کو پکڑ کر کہنے لگا "یار کیا ہوا ہے۔ کیوں اتنا غصہ کر رہا ہے۔ مجھے بتا کیا مسئلہ ہے۔" اسکی بات سن کر زوہان نے اپنی لال ہوتی آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا اور کہنے لگا "میں اس کو اتنی آسانی سے کسی اور کا ہونے نہیں دوں گا۔ پہلے تو وہ میری محبت تھی۔ لیکن اب محبت کے ساتھ ساتھ وہ میری ضد بن چکی ہے۔ اور تو جانتا ہے کہ میں اپنی ضد ہر حال میں پوری کرتا ہوں۔ کوئی اس کو مجھ سے چھین نہیں سکتا۔" زوہان کی باتیں سن کر زین نے اسکو گلے لگایا اور پوچھنے لگا "کہیں

یہ وہ حجاب والی لڑکی تو نہیں ہے۔ جس نے اس دن فنکشن میں مایا کے ساتھ ساتھ تجھے بھی اچھی خاصی "سنادی تھی۔

ہاں یہ وہی لڑکی ہے۔ مجھے اس سے محبت ہے۔ اور اب میں اس کو ہر حالت میں حاصل کر کے رہوں گا۔

دیکھ زوہان اس وقت تو شدید غصے میں ہے۔ اس طرح غصہ کر کے تو اپنے ساتھ برا کر رہا ہے۔ دیکھ یار "تھوڑا ٹھنڈا ہو جا۔ پھر اس بارے میں سوچتے ہیں۔ تو جانتا ہے نہ کہ غصے میں شیطان انسان پر حاوی ہو جاتا ہے۔ ریلکس کر۔" زین نے اسکو کمرے میں موجود پانی کے جگ سے پانی دیا اور کہنے لگا "تو یہ پانی پی اور خود کو پرسکون کر۔ اس طرح تو اپنا اور اس لڑکی دونوں کا نقصان کر بیٹھے گا۔ میری مان تو آنٹی انکل کو بتا دے۔ وہ جا کر تیرے رشتے کی بات کریں گے۔ اس طرح معاملہ آسانی سے حل ہو جائے گا اور کسی کو کوئی "نقصان بھی نہیں ہو گا۔

زین کی بات سن کر زوہان تھوڑا پرسکون ہوا اور کہنے لگا "یار ایک ہفتے کے بعد اس کا نکاح ہونے والا ہے۔"

دیکھ بھائی نکاح ہونے والا ہے نکاح ہوا تو نہیں ہے نہ۔ تو انکل آنٹی سے بات کر اور معاملے کو صحیح "طریقے سے حل کر۔ اللہ نے چاہا تو انشاء اللہ وہ تیرے نصیب میں ہی ہو گی۔

"ٹھیک ہے یار میں آج ہی ماما بابا سے بات کرتا ہوں۔ بس وہ میری ہے اور میری ہی رہے گی۔"

زوہان نے زین سے کہا اور فریش ہونے چلا گیا۔ زین جانتا تھا جب تک وہ اپنی ضد پوری نہ کر لے اس کو سکون نہیں ملے گا۔ زوہان فریش ہو کر باہر آیا اور اپنی میڈ کو آواز دے کر روم صاف کرنے کا کہا اور زین کے ساتھ باہر چلا گیا۔

ضد ایک بری چیز ہوتی ہے۔ جو انسان کو برا بنادیتی ہے۔ انسان کو چاہیے کہ ضد کرنے کے بجائے اپنا فیصلہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دے۔ کیونکہ بعض دفعہ جو چیز ہمیں خود کے لیے پسند ہوتی ہے۔ درحقیقت خدا کے نزدیک وہ ہمارے لیے نقصان کا باعث ہوتی ہیں۔ اور جو چیز ہمیں خود کے لیے پسند نہیں ہوتی خدا کے نزدیک وہ ہمارے لیے بہتر ہوتی ہیں۔ انسان قسمت سے نہیں لڑ سکتا لیکن قسمت لکھنے والے خدا پر سچے دل سے یقین رکھنا چاہیے۔ کیونکہ وہ رب بہتر جانتا ہے کہ اس کے بندوں کے لیے کیا بہتر ہے اور کیا نہیں۔ جس طرح ایک ماں جانتی ہے کہ اس کے بچے کے لیے کیا بہتر ہے کیا نہیں اسی طرح خدا بہتر جانتا ہے کہ اس کے بندوں کے لیے کیا بہتر ہے اور کیا نہیں۔

مما بابا مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔ اگر آپ لوگ فری ہیں تو کیا میں اندر آ سکتا ہوں۔ "زوہان اپنے " ماں باپ کے کمرے کے دروازے کو نوک کرتے ہوئے اجازت طلب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

ہاں ہاں بیٹا ہم لوگ فری ہیں۔ تم اندر آ جاؤ۔ "شاہد صاحب جو لیپ ٹاپ پر کام کر رہے تھے۔ زوہان " کے اندر آنے کی اجازت لینے پر لیپ ٹاپ سائڈ میں رکھتے ہوئے کہنے لگے۔

وہ اندر آ کر کمرے میں موجود صوفے پر خاموش ہو کر بیٹھ گیا۔ اس کو خاموش بیٹھا دیکھ کر صائمہ بیگم نے پیار سے اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا "ہاں بیٹا بولو کیا بات کرنی ہے۔ ہم سن رہے ہیں۔"

زوہان اپنے ہاتھ کی انگلی مروڑتے ہوئے کہنے لگا "مما بابا میں ایک لڑکی کو پسند کرتا ہوں۔ وہ یونی میں میری جو نیئر ہیں۔ اسکا نام پری ہان ہے۔ میں چاہتا ہوں آپ لوگ اس کے گھر جا کر میرے رشتے کی بات کریں۔" اس نے بغیر کوئی تمہید باندھے سیدھا سیدھا بولنا شروع کر دیا تھا۔

صائمہ بیگم اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہنے لگی "بیٹا کل تک تو تم شادی کے لیے منع کر رہے تھے۔ اور آج اچانک یہ سب کہہ رہے ہو۔ میں تو تمہاری خالہ کی طرف ہاں کرنے والی تھی۔ سمیرا گھر کی بچی ہے اور مجھے بہت پسند ہے۔"

وہ ماں کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا "مما میں اسکو بہت پسند کرتا ہوں۔ آپ بس جا کر ان سے میرے لیے بات کریں۔"

شاید صاحب جو توجہ سے اپنے بیٹے کی بات سن رہے تھے۔ اس کی بات سن کر کہنے لگے "ٹھیک ہے بیٹا۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہم کل ہی ان کے گھر جا کر اس بارے میں بات کرتے ہیں۔ ہمیں ہمارے بیٹے کی خوشی سے زیادہ عزیز ہیں۔ تم ہمیں ایڈریس دے دو میں اور تمہاری ماما کل چلے جائیں گے۔"

باپ کی بات سن کر وہ خوشی سے کہنے لگا "تھینک یو سو مچ بابا۔ میں ابھی آپ کو ایڈریس دیتا ہوں۔" اسنے اپنے بابا کو پری ہان کے گھر کا ایڈریس دیا اور جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا ہی تھا کہ شاید صاحب اس سے کہنے لگے "بیٹا اب جب تم نے شادی کا ارادہ کر ہی لیا ہے۔ اور اپنی پسند بھی ہمیں بتادی ہے۔ تو کل سے آفس جوائن کر لینا۔ ماشاء اللہ سے تمہارا رزلٹ بھی آگیا ہے اور اچھے مارکس سے پاس ہوئے ہو۔"

جی ٹھیک ہے بابا میں کل سے ہی آفس جوائن کر لوں گا۔" یہ کہتے ہی وہ خوشی خوشی اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔ اسکے جانے کے بعد صائمہ بیگم خفا ہوتے ہوئے اپنے شوہر سے کہنے لگی "کیا ضرورت



تھی اتنی جلدی ماننے کے لیے۔ آپ جانتے ہیں ناکہ میں شروع سے ہی سمیرا کو اپنی بہو بنانا چاہتی ہوں۔

شاہد صاحب پیار سے کہنے لگے "بیگم آپ اچھے سے اپنے بیٹے کی ضدی طبیعت کو جانتی ہیں پھر بھی یہ سب کہہ رہی ہیں۔ جب اس نے سمیرا کے لیے انکار کر ہی دیا تھا تو پھر بھلا وہ اس کے لیے کیسے راضی ہو سکتا ہے۔ اور اب تو اس نے اپنے پسند بھی بتا دی ہے۔ تو وہ کیسے آپ کی بات مان لیتا۔ جہاں وہ چاہتا ہے کر دیں۔ اگر ہم نہ بھی مانتے کرنی تو تب بھی اس نے اپنی ہی تھی۔

جی آپ کہہ تو ٹھیک رہے ہیں۔ خیر ہم اپنے بیٹے کی خوشی میں خوش ہیں۔ چلیں اب سو جاتے ہیں۔ " کل آپ کے لاڈلے کے سرال بھی جانا ہے۔ " یہ کہتے ہی وہ لائٹس آف کر کے سونے کے لئے لیٹ گئی۔

کمرے میں آکر زوہان نے زین کو کال ملائی۔ اور اس سے باتیں کرتے ہوئے کہنے لگا "یار میں نے ماما سے بات کر لی ہے اور وہ لوگ مان گئے ہیں۔ کل جائیں گے وہ لوگ پری ہان کے گھر میرے لیے بات کرنے۔ میں بہت خوش ہوں یار۔ " زین اسکی آواز سے ہی اس کی خوشی محسوس کر سکتا تھا۔ "ہاں یار تو نے اچھا کیا انکل آنٹی کو سب بتا دیا۔ انشاء اللہ! اللہ تعالیٰ کل بھی سب بہتر کرے گا۔ تو پریشان نہ ہو اور "سو جا میں بھی سونے لگا ہوں۔

ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ یار مجھے تو خوشی کے مارے نیند ہی نہیں آرہی۔ خیر میں کوشش کرتا ہوں سونے کی تو " بھی سو جا۔ گڈ نائٹ اللہ حافظ۔

او کے یار خدا حافظ۔ کل ملتے ہیں پھر۔ "زوہان نے کال بند کی اور اپنے کمرے میں موجود بالکنی میں آ " کر کھڑا ہو گیا۔ اور تصور میں ہی پری ہان سے مخاطب ہوا۔ "مس بیوٹیفل! تم میری ہو میری ہی رہو گی۔ میں تمہیں کسی اور کا نہیں ہونے دوں گا۔ کل میرے ماما بابا آ رہے ہیں تمہارے گھر تمہیں ہمیشہ کے لئے میرے نام کرنے کے لئے۔ بس تم تیار رہنا۔ تمہارا نکاح صرف اور صرف مجھ سے ہی ہو گا۔" کچھ دیر اسی طرح کھڑے رہنے کے بعد وہ اپنے کمرے میں آ کر بیڈ پر لیٹا اور نیند کی وادیوں میں چلا گیا۔

اگلے دن زوہان کے والدین پری ہان کے گھر اسکا رشتہ لینے چلے گئے۔ اس وقت وہ پری ہان کے گھر کے باہر کھڑے ہوئے تھے۔

کون ہے؟ "ساجدہ بیگم جو کے کام میں مصروف تھی دروازہ نوک ہونے کی صورت میں مصروف " سے انداز میں بولی۔ اور پھر دروازہ کھولنے چلی گئی۔ دروازہ کھلنے کے بعد انھیں سامنے ایک خاتون نظر آئی جنہوں نے بہت قیمتی اور کامدار خوبصورت سا جوڑا پہن رکھا تھا۔ ان کے ساتھ موجود آدمی نے بھی پینٹ کوٹ پہن رکھا ہوا تھا۔ ساجدہ بیگم کو وہ لوگ ہائی کلاس کے معلوم ہو رہے تھے۔ وہ ان کو حیرت سے دیکھتے ہوئے کہنے لگی "اسلام علیکم! جی آپ لوگ کون ہے؟ میں نے آپ کو پہچانا نہیں۔" وعلیکم السلام! کیا یہ پری ہان کا گھر ہے؟ "صائمہ بیگم نے مسکرا کر پوچھا۔

جی جی یہ اس کا ہی گھر ہے لیکن آپ لوگ کون ہیں؟ "جب ان کو تسلی ہو گئی کہ یہی پری ہان کا گھر " ہے۔ تو وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگی "دیکھیں آپ ہمیں نہیں جانتی۔ لیکن ہم آپ کی بیٹی کو جانتے ہیں۔"

ساجدہ بیگم نے مزید حیرت سے کہا "اوہ۔۔۔ اچھا۔ آپ لوگ باہر کیوں کھڑے ہیں اندر آئیں۔" ساجدہ بیگم کے کہنے پر وہ دونوں اندر آ گئے۔ آپ لوگ یہاں بیٹھیں میں ابھی پری ہان کو بلا کر لاتی ہو۔" پری ہان بیٹا باہر کچھ لوگ آئیں ہیں آپ سے ملنے وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ آپ کو جانتے ہیں۔" پری ہان جو اپنے کمرے میں کسی کام میں مصروف تھی ماں کی بات سن کر کہنے لگی "جی ٹھیک ہے امی آپ چلیں میں ابھی آتی ہوں۔" اس نے اپنا دوپٹہ سلیقے سے لیا اور باہر کی جانب چل دی۔ باہر آ کر اس نے ان دونوں کو غور سے دیکھا اور مسکرا کر کہنے لگی

"اسلام علیکم! سوری میں نے آپ کو پہچانا نہیں ہے؟"

وعلیکم السلام بیٹا! آپ ہمیں نہیں جانتی۔ لیکن ہم آپ کو جانتے ہیں ہمیں آپ سے کچھ کام ہے اس لیے ہم آج آپ کے سے کچھ لینے آئے ہیں۔ امید ہے آپ انکار نہیں کریں گی۔

جی جی کہیے میں آپ کی کیا مدد کر سکتی ہوں۔ آپ کو مجھ سے کیا چاہیے۔" پری ہان نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

صائمہ بیگم نے ایک نظر اپنے شوہر کو دیکھا پھر ساجدہ بیگم اور پری ہان سے کہنے لگی "اصل میں ہم یہاں آپ کے رشتے کی بات کرنے آئے ہیں۔" رشتے کی بات سن کر دونوں ماں بیٹی نے ان کو حیرت سے دیکھا پھر ساجدہ بیگم حیرت سے کہنے لگی "کون سے رشتے کی بات کرنے آئے ہیں آپ لوگ؟" اس سے پہلے وہ مزید کچھ پوچھتی صائمہ بیگم کہنے لگی "دیکھیں آپ ہماری بات سن لیں پھر آپ کو پوری بات سمجھ آ جائے گی۔ اصل میں ہم یہاں اپنے بیٹے زوہان ملک کے لئے آپ کی بیٹی پری ہان کا ہاتھ مانگنے آئے ہیں۔ ہمارا بیٹا آپ کی بیٹی کے ساتھ یونیورسٹی میں پڑھتا ہے۔ اس نے وہاں آپ کی بیٹی کو

پسند کیا اور ہمیں رشتے کے لئے بھیج دیا۔ ہمیں بھی آپ کی بیٹی بہت اچھی لگی ہے۔ اب آپ لوگ بتائیں۔ "پری ہان نے جیسے ہی زوہان کا نام سنا غصے کی ایک لہر اس کے اندر دوڑی۔ اس سے پہلے وہ کچھ کہتی ساجدہ بیگم جو یہ سب حیرت سے سن رہی تھی فوراً کہنے لگی

دیکھیے آپ کو شاید معلوم نہ ہو لیکن ہماری بیٹی کا رشتہ پکا ہو چکا ہے۔ اور دو دن بعد اس کا نکاح ہے۔" معذرت کے ساتھ ہم آپ کے بیٹے سے اپنی بیٹی کا رشتہ نہیں کر سکتے۔ "انکی بات سن کر صائمہ بیگم بھی حیرت سے کہنے لگی "آپ کی بیٹی کے نکاح کا ہمیں معلوم نہیں تھا۔ ویسے بھی نکاح ابھی ہوا نہیں ہے۔ آپ خدا کے واسطے وہاں سے انکار کر دے اور میرے بیٹے سے اپنی بیٹی کا رشتہ کر دیں۔ میرا بیٹا آپ کی بیٹی کو بہت پسند کرتا ہے وہ اس کے بغیر نہیں رہ پائے گا۔" اس سے پہلے وہ مزید کچھ کہتی پری ہان غصے سے کہنے لگی "دیکھیں آنٹی! مجھے آپ کے بیٹے سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ آپ کا بیٹا پہلے سے ہی میرے ہونے والے نکاح کے بارے میں جانتا ہے۔ آپ لوگ میرے والدین کی طرح ہی میرے لئے قابل احترام ہے۔ اس سے پہلے میں آپ کے بیٹے کی اس حرکت پر سخت الفاظ میں اپنے غصے کا اظہار کرو۔ آپ پلیز یہ بات دوبارہ مت بولیں گے۔ آپ کے بیٹے نے ہمیشہ مجھے تنگ کیا ہے۔ آپ اس کو جا کے کہیے گا کہ اب تو اس نے یہ حرکت کر لی آئندہ نہ کرے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔ معذرت کے ساتھ اب آپ لوگ جاسکتے ہیں۔" یہ کہہ کر پری ہان وہاں نہیں رکی اور بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں آ گئی۔ پری ہان کے جانے کے بعد ساجدہ بیگم نے زوہان کے والدین سے معذرت کی۔ ان کو رشتہ سے انکار کر کے واپس بھیج دیا۔



پری ہان کا غصے سے بہت برا حال تھا۔ وہ مسلسل زوہان کی اس حرکت پر غصے سے رو رہی تھی۔ ساجدہ بیگم زوہان کے والدین کے چلے جانے کے بعد اس کے کمرے میں آئی اور کہنے لگی "بیٹا یہ زوہان کون ہے؟" اور اس کے والدین یہ کیا کہہ رہے تھے۔

اسنے اپنی ماں کی طرف دیکھا اور ان کو پہلے دن سے لے کر اب تک کی زوہان سے ہونے والی گفتگو کے بارے میں بتا دیا۔ اسکی بات سن کر اسکی امی کہنے لگی "بیٹا آپ نے یہ سب پہلے کیوں نہیں بتایا۔" بس امی کیا بتاتی۔ مجھے کیا معلوم تھا وہ یہ سب کرے گا۔"

ساجدہ بیگم اس کے ماتھے پر پیار کرتے ہوئے کہنے لگی "اچھا آپ پریشان نہ ہو۔ ہم نے ان کو انکار کر دیا ہے۔ آپ خود کو ریلیکس کرو اور اپنے نکاح کی تیاری پر توجہ دو۔ اپنے بابا سے اس کا ذکر نہیں کرنا" ورنہ وہ پریشان ہو جائیں گے۔

جی ٹھیک ہے امی۔ میں ان کو کچھ نہیں بتاؤں گی۔ آپ بھی اس بات کو ختم کریں۔ چلیں ہم کچن میں جا " کر کچھ کھانے کے لئے بناتے ہیں۔ مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے۔" یہ کہہ کر وہ دونوں ماں بیٹی کچن کی جانب چل دی۔

URDU Novelians

وہ لوگ گھر پہنچے ہی تھے کہ سامنے لان میں ان کو زوہان ٹہلتا ہوا نظر آیا جو کہ اپنے ماما بابا کا ہی انتظار کر رہا تھا۔ اس نے جیسے ہی اپنے والدین کو اندر آتے دیکھا۔ بھاگتا ہوا ان کے پاس گیا اور تجسس سے پوچھنے لگا "مما کیا کہا اس کے گھر والوں نے؟ وہ لوگ مان تو گئے ہیں نا؟"

اندر چلو پھر تمہیں سب بتاتے ہیں۔" یہ کہتے ہی وہ تینوں گھر کے اندر چلے گئے۔"

مماجلدی بتائیں کیا کہا ان لوگوں نے مجھ سے انتظار نہیں ہو رہا؟ "زوہان نے پر جوش لہجے میں اپنی " ماں سے پوچھا۔

صائمہ بیگم صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہنے لگی "تم نے ہمیں پہلے کیوں نہیں بتایا کہ دودن بعد اس لڑکی کا نکاح ہے۔ انہوں نے صاف انکار کر دیا ہے۔ اگر تم نے اس سے شادی کرنی ہی تھی تو ہمیں پہلے کیوں نہیں بتایا۔ کسی بھی لڑکی کے گھر والوں سے اس کے نکاح سے دودن پہلے جا کر جب رشتہ مانگا جائے تو وہ "لوگ انکار ہی کریں گے نہ

لیکن ماما۔۔۔۔۔ "اس سے پہلے وہ کچھ کہتا صائمہ بیگم غصے سے کہنے لگی "دیکھو زوہان ہم تمہارے کہنے " پر اس لڑکی کے گھر تو چلے گئے تھے۔ لیکن ان لوگوں نے انکار کر دیا ہے اور بہتر ہے تم بھی اس کو اپنے دماغ سے نکال دو۔ "بیوی کی بات سن کر شاہد صاحب کہنے لگے "بیٹا تمہاری ماما بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ ہر بات میں ضد اچھی نہیں ہوتی۔ تمہیں ہمیں پہلے بتانا چاہیے تھا۔ اس طرح آخر موقع پر کوئی بھی اپنی بچی کا رشتہ ختم کر کے کہیں اور نہیں کرتا۔ "زوہان نے چپ کر کے انکی بات سنی اور اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔ کمرے میں آ کر اس نے پری ہان کو میسج کیا "تم نے اچھا نہیں کیا۔ تمہیں پیار کی زبان سمجھ نہیں آتی اب دیکھو میں کیا کرتا ہوں۔ "میسج کرنے کے بعد اس نے اپنا موبائل بیڈ پر پھینکا اور اگلے لائحہ عمل کے بارے میں سوچنے لگ گیا۔

پری ہان آج اپنی امی اور ثناء کے ساتھ شاپنگ پر گئی ہوئی تھی۔ کیونکہ دودن کے بعد اس کا نکاح تھا۔ اس لیے وہ نکاح کا جوڑا اور باقی چیزیں خریدنے گئی ہوئی تھی۔

ارے پری دیکھو وہ سکن اور ریڈ کمبہ منیشن کا برائیڈل ڈریس کتنا پیارا لگ رہا ہے۔ تم پر بہت سوٹ " کرے گا۔ " ثناء نے دکان میں موجود ایک خوبصورت اور نفیس جوڑے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

آنٹی آپ بھی دیکھیں وہ ڈریس کتنا پیارا لگ رہا ہے۔ " ثناء نے پری ہان سے کہنے کے بعد ساجدہ بیگم " سے کہا۔ ساجدہ بیگم نے ڈریس دیکھا اور مسکراتے ہوئے پری ہان کی طرف دیکھ کر کہنے لگی " پیٹا ڈریس " تو بہت پیارا لگ رہا ہے تم بتاؤ تمہیں کیسا لگ رہا ہے۔

امی مجھے بھی بہت پیارا لگ رہا ہے۔ آپ ایسا کریں اسکو پیک کروالیں۔ " پری ہان نے ڈریس ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔ ثناء نے پری ہان کے ہاتھ سے وہ ڈریس لیا اور دکاندار سے کہنے لگی " بھائی آپ اس کو پیک کر دیں۔ "

ڈریس پیک کروانے کے بعد وہ تینوں ضرورت کی باقی چیزیں لینے چلی گئیں۔ نکاح کے لئے تمام چیزیں خریدنے کے بعد وہ تینوں مسکراتی ہوئیں مال سے نکل رہی تھیں کہ پری ہان نے اپنے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا " او ہوامی ! میں چوڑیوں کا ایک سیٹ دکان پر بھول آئی ہوں۔ میں وہ لے کر آتی ہوں۔ " آپ لوگ تب تک کیپ کروائیں۔ میں بس ابھی گئی اور ابھی آئی۔

" ٹھیک ہے پیٹا آپ لے آؤ۔ ہم آپ کا یہی انتظار کر رہے ہیں۔ "

ماں کی بات سن کر وہ مال کے اندر داخل ہو گئی۔ چوڑیوں والی دکان سے اس نے اپنی چوڑیاں اٹھائی۔ اور مال سے باہر نکل گئی۔ ابھی اس نے مال سے باہر قدم رکھا ہی تھا کہ ایک سفید رنگ کی گاڑی اس کے پاس آ کر رکی، اس کو زبردستی گاڑی میں دھکا دے کر بٹھایا اور گاڑی وہاں سے بھگا کر لے گئے۔ یہ سب

اتنی اچانک ہوا کہ پاس کھڑی ساجدہ بیگم اور ثناء کو کچھ سمجھ نہیں آیا کہ یہ ہوا کیا ہے۔ اس اچانک حملے کی وجہ سے پری ہان کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کچھ دیر کے لیے مفلوج ہو گئی تھی۔ جیسے ہی اس کو سمجھ آیا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا ہے۔ وہ خود کو چھڑواتے ہوئے چیخ کر کہنے لگی

چھوڑو مجھے۔ کون ہو تم لوگ اور کہاں لے کر جا رہے ہو مجھے۔ میں نے تم لوگوں کا کیا بگاڑا ہے۔ " وہ " روتی جا رہی تھی اور مسلسل خود کو چھڑوانے کی کوشش کرتی جا رہی تھی۔ ان میں سے ایک آدمی نے چیخ کر کہا " اے میڈم چپ کر کے بیٹھ جاؤ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ یہ سب سوالات ہمارے پاس سے کرنا۔ ہمیں بس تجھے اٹھانے کا حکم ملا تھا۔ اس لیے چپ کر کے بیٹھ جا۔ ورنہ یہ پستول دکھانے کے لئے نہیں رکھی ہم نے اس میں گولیاں بھی ہیں۔ اور یہ پستول چل بھی جاتی ہے۔ " اس آدمی نے پستول پری ہان کے قریب کر کے اسکو دیکھائی۔ پستول دیکھ کر وہ چپ ہو گئی۔ لیکن آنسو مسلسل اس کی آنکھوں سے جاری تھے۔ وہ دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ رہی تھی۔ یا اللہ مجھے اور میری عزت کو ان گندوں سے محفوظ فرما نا آمین۔

ثناء بہت مشکل سے ساجدہ بیگم کو گھر لے کر آئی تھی۔ ان کا رو رو کر بہت برا حال تھا۔ ثناء نے راستے میں ہی پری ہان کے بابا عبداللہ صاحب کو فون کر کے آگاہ کر دیا تھا۔ اس لئے وہ بھی جلدی گھر پہنچ گئے تھے۔



عبداللہ پلیر میری بیٹی کو لے آئیں۔ پتا نہیں وہ کس حالت میں ہوگی۔ اور پتا نہیں وہ کون لوگ ہیں " جنہوں نے اس کو اغوا کیا ہے۔ میری بچی تو بہت معصوم ہے۔ اس نے بھلا کسی کا کیا بگاڑا ہے۔ " ساجدہ بیگم نے اپنے شوہر کے آگے ہاتھ جوڑ کر روتے ہوئے کہا۔

عبداللہ صاحب کی حالت بھی بیگم سے کچھ کم نہ تھی۔ آخر کو وہ ان کی اکلوتی لاڈلی اولاد تھی۔ " ثناء بیٹا آپ کو کچھ آئیڈیا ہے کیا کہ کون ایسی حرکت کر سکتا ہے؟ آپ دونوں تو ہر وقت ایک دوسرے کے ساتھ ہوتی ہیں۔ " عبداللہ صاحب نے ثناء سے پوچھا جو خود اپنی بیوی کو گلے لگا کر روتے ہوئے تسلی دے رہے تھے۔

نہیں انکل مجھے تو خود معلوم نہیں ہے کہ کون ایسا کر سکتا ہے۔ اور اس کی تو کسی سے کوئی لڑائی بھی " نہیں تھی۔

ثناء نے روتے ہوئے ان سے کہا اور وہ مسلسل پری ہان کا نمبر ملا رہی تھی جو کہ بند جا رہا تھا۔ اچھا ٹھیک ہے بیٹا آپ اپنی آنٹی کو سنبھالو میں ابھی آتا ہوں۔ " یہ کہہ کر وہ گھر سے باہر چلے گئے۔ "

وہ کرسی سے بندھی ہوئی بے ہوش حالت میں تھی۔ اس کا حجاب بھی اتر گیا تھا۔ اور اس کے ریشمی بال اس کے نورانی چہرے پر بکھرے ہوئے تھے۔ کمرے میں ہر طرف اندھیرا تھا بس درمیان میں ایک چھوٹا سا بلب روشن ہو رہا تھا۔ یکدم کمرے کا دروازہ کھلتا ہے۔ اور ایک انسانی وجود کمرے میں داخل ہوتا ہے۔ وہ شخص اندر آتے ہی اس کے پاس موجود کرسی پر بیٹھ جاتا ہے۔ اور بغور اس کے چہرے کا جائزہ لینے لگ جاتا ہے۔ اس نے آج پہلی مرتبہ اس لڑکی کو بغیر حجاب کے دیکھا تھا۔ اس نے پہلی مرتبہ اس لڑکی

کے ریشمی بال دیکھے تھے۔ وہ ان بالوں کے سحر میں خود کو جکڑتا ہوا محسوس کر رہا تھا۔ لڑکی نے آہستہ آہستہ اپنی آنکھیں کھولیں۔ پہلے تو اس کو کچھ سمجھ نہ آیا کہ وہ کہاں ہے۔ لیکن جیسے ہی وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی۔ اس کو اپنے ساتھ ہونے والا پورا واقعہ یاد آ گیا۔ اس کی نظر جیسے ہی اپنے سامنے بیٹھے شخص پر پڑی تو اسکو حیرت کا شدید قسم کا جھٹکا لگا۔ اور بامشکل اس کے منہ سے یہ الفاظ ادا ہوئے "زوہان۔۔۔۔۔ ملک تم۔۔۔۔۔"

جی ہاں مس بیوٹیفل! میں زوہان ملک ہی ہوں۔ کیا ہوا مجھے یہاں دیکھ کر تمہیں خوشی نہیں ہو " رہی۔ "زوہان نے مسکراتے ہوئے اس کے چہرے پہ آئے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے چھونے کی اور اس طرح یہاں زبردستی اغوا کر کے لانے کی۔ تم ایک " انتہائی گھٹیا انسان ہو۔ " پری ہان نے شدید غصے میں اس سے کہا۔ نہ نہ مس بیوٹیفل اتنا غصہ نہیں کرتے۔ وہ کیا ہے نہ کہ غصے سے انسان کی صحت خراب ہو جاتی ہے۔ " اور میں نہیں چاہتا کہ میری ہونے والی بیوی کی صحت پر کوئی اثر ہو۔ " زوہان نے پری ہان کی طرف مسکرا کر کہا۔

زوہان کے منہ سے ہونے والی بیوی کا سن کر پری ہان کو سواٹ کا جھٹکا لگا۔ "میں مر جاؤں گی لیکن تمہاری بیوی بالکل نہیں بنو گی سنا تم نے ذلیل انسان۔ "

اوہو مس بیوٹیفل! اپنے ہونے والے شوہر سے اس طرح بات نہیں کرتے۔ اتنا تو تمہیں پتہ ہونا \* چاہیے نا۔ اور ویسے بھی میں تم سے تمہاری مرضی نہیں پوچھ رہا ہوں بلکہ اپنا فیصلہ بتا رہا ہوں۔ ہمارا نکاح آج ہی ہوگا۔ اور اگر تم نے غلطی سے بھی انکار کرنے کی کوشش کی تو اچھا نہیں ہو گا یاد رکھنا۔ " زوہان

مسکرا کر اپنا چہرہ پری ہان کے چہرے کے قریب کرتے ہوئے کہا۔ "مسٹر زوہان ملک یہ تمہاری بھول ہے کہ میں تم سے نکاح کروں گی۔ میں خود کو ختم کر دوں گی لیکن تمہاری دسترس میں آنا مجھے بالکل بھی قبول نہیں ہے۔" اس سے پہلے وہ آگے کچھ کہتی زوہان غصے سے دھاڑا

مس پری ہان میں ابھی تک تم سے تمیز سے پیش آ رہا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں ہے کہ تم اس طرح مجھ سے بد تمیزی سے بات کرو۔ نکاح تو ہمارا آج اور ابھی ہوگا۔ جو کرنا ہے کر لو میں بھی دیکھتا ہوں کہ تم کیسے انکار کرتی ہو۔ اور تم زوہان ملک کی محبت کے ساتھ اب اس کی ضد بھی بن گئی ہو۔ اور ایسا آج تک نہیں ہوا کہ زوہان ملک نے اپنی ضد پوری نہ کی ہو۔ میں اپنی ضد پوری کرنے کے لیے کسی بھی حد تک جاسکتا ہوں سنا تم نے۔ اور ہاں اگلے دس منٹ تک تم خود نکاح کے لیے تیار ہو جانا۔ ورنہ مجھے دوسرا طریقہ بھی آتا ہے۔ اور اگر تم تیار نہ ہوئی تو تمہارے بابا اور ماما کے لئے اچھا نہیں ہوگا۔ اور تم جانتی ہو کہ یہ صرف دھمکی نہیں ہے بلکہ میں اصل میں بھی ایسا کر سکتا ہوں۔ وہ رہا تمہارا نکاح کا جوڑا۔ جاؤ شاہباش جا کر تیار ہو جاؤ۔ ورنہ تم جانتی ہو کہ میں کیا کر سکتا ہوں۔" زوہان نے مسکرا کر پری ہان کے گالوں کو چھوتے ہوئے کہا۔

ماں باپ کی دھمکی سن کر وہ شل ہوگی۔ اور جلدی سے نکاح کے لیے حامی بھر دی۔

ٹھیک ہے میں اس نے نکاح کے لئے تیار ہوں۔ لیکن پلیز میرے بابا اور امی کے ساتھ کچھ نہ کرنا۔ "تمہیں خدا کا واسطہ ہے۔"

پری ہان نے روتے ہوئے اس سے کہا۔

او کے یہ ہوئی نہ اچھے بچوں والی بات۔ اگر تم میری بات پہلے آرام سے مان جاتی تو مجھے تم پر اتنا غصہ نہ کرنا پڑتا۔ چلو جاؤ شاہنشاہ تیار ہو جاؤ میں دس منٹ تک تمہیں لینے آ جاؤں گا" زوہان نے مسکراتے ہوئے اس سے کہا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد پری ہان پھوٹ پھوٹ کر رونے لگ گئی۔ زوہان جانے سے پہلے اسکی رسیاں کھول گیا تھا۔

ماں باپ کی زندگی کے خاطر وہ اس نکاح کے لیے تیار تو ہو گئی تھی۔ لیکن اس کو ڈر تھا کہ زوہان کا کچھ بھروسہ نہیں وہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔ اس کے دل میں زوہان کے لیے شدید قسم کی نفرت پیدا ہو گئی تھی۔ وہ اٹھی رگڑ کر اپنے آنسو صاف کیے اور نکاح کا جوڑا پہننے کے لئے چلی گئی۔

ثناء اور حبیب کے گھر والے سب لوگ اس وقت پری ہان کے گھر موجود تھے۔ سب کے چہروں پر غم اور پریشانی کے آثار نمایاں ہے۔

کچھ پتہ چلا پری ہان بیٹی کا "اظفر صاحب نے پریشانی سے پوچھا۔" نہیں ابھی تک کچھ پتہ نہیں چلا۔ ہر جگہ دیکھ لیا۔ لیکن کچھ پتہ نہیں چلا۔" عبد اللہ صاحب نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

انکل آپ پریشان نہ ہوں۔ انشاء اللہ پری ہان ٹھیک ہوگی اور ہمیں بہت جلد مل جائے گی۔" ثناء نے عبد اللہ صاحب کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

بھائی صاحب تاوان وغیرہ کا کوئی فون آیا ہے کیا؟ ہو سکتا ہے کسی نے پیسوں کے لیے اغوا کیا ہو۔" ثناء کے ابو نے عبد اللہ صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔



نہیں بھائی صاحب تاوان کے لئے بھی کسی کا فون نہیں آیا۔ "عبداللہ صاحب نے غم زدہ لہجے میں " کہا۔

مجھے نہیں لگتا کہ پیسوں کے لیے کسی نے یہ سب کیا ہے۔ مجھے تو کوئی اور ہی مسئلہ لگتا ہے۔ "اظفر" صاحب نے ان سے کہا۔

"نہیں یار ہماری تو کسی سے کوئی دشمنی بھی نہیں ہے۔ پھر ایسا کون کر سکتا ہے۔ "

انگل ہمیں پولیس کو رپورٹ لکھوانی چاہیے۔ میرا ایک دوست پولیس میں اچھی پوسٹ پر ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں اس سے بات کرو۔ "حسیب نے موبائل نکالتے ہوئے عبداللہ صاحب سے کہا۔

نہیں نہیں بیٹا۔ پولیس کو ابھی نہ بتاؤ۔ بچی کا معاملہ ہے۔ "انہوں نے نڈھال ہوتے ہوئے کہا۔ "

پری ہان کو اغوا ہوئے صبح سے شام اور اب شام سے رات ہو گئی تھی۔ لیکن کسی کو بھی ابھی تک اس کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں ہو سکا تھا۔

ٹھیک دس منٹ کے بعد وہ اس کو لینے کمرے میں آیا۔ وہ نکاح کا جوڑا پہن کر تیار تھی۔ اس کا چہرہ کسی بھی قسم کے میک اپ سے پاک تھا۔ وہ اندر آیا جیسے ہی اس کی نظر پری ہان پر پڑی کچھ لمحوں کے لیے وہ اس کو دیکھتا رہا۔ اس کی ہیزل گرین آنکھیں رونے کی وجہ سے بہت لال اور سوجی ہوئی تھی۔ زوہان کو اسکی آنکھیں دیکھ کر دکھ ہوا ہے مگر جلد ہی خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہنے لگا "واہ مس بیوٹیفل! تم تو بغیر کسی سنگھار کے ہی اتنی حسین لگ رہی ہو۔ اور اگر تمہارا میک اپ کیا جاتا تو سوچو تم کیا قیامت ڈھا رہی ہوتی مجھ پر ہائے۔۔۔۔۔" یہ کہتے ساتھ ہی اس نے اپنے دل پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔

پری ہان کچھ نہ بولی اور دل میں سوچنے لگی مسٹر زوہان ملک اگر میں نے تمہارے زندگی برباد نہ کر دی تو میرا نام بھی پری ہان نہیں۔ زوہان آگے بڑھا اور اس کو باہر لے آیا۔ جہاں کچھ ہی دیر بعد دونوں کا نکاح ہو گیا اور وہ پری ہان عبد اللہ سے پری ہان زوہان ملک بن گئی تھی۔ نکاح کے وقت زین بھی اس کے ساتھ تھا۔ اس نے زوہان کو زبردستی اغوا کر کے نکاح کرنے سے بہت روکا تھا لیکن زوہان نے اس کی ایک نہ سنی۔ زین جانتا تھا کہ جب وہ ضد پر آتا ہے تو کسی کی نہیں سنتا۔

[illegible]

پری ہان غصے سے اس سے الگ ہوتے ہوئے کہنے لگی "تم نے مجھ سے زبردستی نکاح تو کر لیا لیکن میرے دل میں زبردستی اپنے لیے محبت پیدا نہیں کر سکتے۔"

چلو دیکھتے ہیں کہ کون کیا کر سکتا ہے۔ "زوہان نے اس سے کہا اور اس کو وہی چھوڑ کر اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔ کون جانتا تھا کہ تقدیر ان کے ساتھ کیا کھیل کھیلنے والی ہے۔ یہ تو آنے والا وقت ہی بتا سکتا تھا کہ کس کی بات سچ ہونے والی ہے۔"

اگلے دن صبح زوہان جیسے ہی کمرے سے باہر نکلا اسنے پری ہان کو صوفے پر سوتا ہوا پایا۔ وہ سوتے ہوئے کوئی معصوم بچی لگ رہی تھی۔ وہ ابھی تک نکاح والے جوڑے میں تھی۔ وہ ساری رات روتی رہی تھی۔ اس کے چہرے پر آنسوؤں کے نشان واضح ہو رہے تھے۔ زوہان نے اسکو اٹھانا چاہا لیکن کسی خیال کے تحت اسنے اسکو اٹھانا مناسب نہیں سمجھا۔ وہ کمرے میں جا کر فریش ہوا اور ناشتہ لینے کے لئے چلا گیا۔ پری ہان کی آنکھ جیسے ہی کھولی اس نے خود کو کسی انجان جگہ پر آیا۔ پہلے تو اس کو سمجھ نہ آیا کہ وہ کہاں ہے۔ پھر اچانک ایک دن پہلے ہونے والا واقعہ کسی فلم کی طرح اس کے دماغ میں چلنے لگا۔ اس نے خود کو دیکھا تو وہ ابھی تک نکاح کے جوڑے میں ہی تھی۔ اس کو اپنے بابا اور امی کی بہت یاد آئی۔ اور سوچنے لگی کے پتہ نہیں وہ کس حالت میں ہونگے۔

پری ہان کے جاگ جانے کے کچھ ہی دیر بعد زوہان ناشتہ لے کر آگیا تھا۔ اس نے جیسے ہی پری ہان کو دیکھا تو مسکراتے ہوئے کہنے لگا "گڈ مارنگ ڈیئر وائف۔ چلو شکر ہے تم خود ہی اٹھ گئی ورنہ مجھے ہی تمہیں اٹھانا پڑتا۔ چلو اب اٹھ ہی گئی ہو تو جلدی سے فریش ہو کر آؤ اور یہ ناشتہ نکالو۔ مجھے بہت زور کی بھوک لگ رہی ہے۔ میں نے رات سے کچھ نہیں کھایا۔ اصولاً تو تمہیں میرے لئے ناشتہ بنانا چاہیے تھا۔ لیکن دیکھو میں نے تمہیں تنگ نہیں کیا اور خود ناشتہ لے آیا۔ چلو شاباش جلدی کرو۔" زوہان اس سے

ایسے بات کر رہا تھا جیسے انکے درمیان بہت اچھا تعلق ہو۔ اور ان کا نکاح دونوں کی رضامندی سے ہوا ہوں۔ زوہان کو دیکھ کر پری ہان کو غصہ آیا اور وہ غصے سے کہنے لگی "زیادہ بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے میرے ساتھ آئی سمجھ۔ اور نہ ہی میں تمہاری وائف نہیں ہو۔ خبردار جو آئندہ مجھے اپنی بیوی کہا تو۔ اور نہ ہی میں تمہاری نوکر ہوں جو تمہیں ناشتہ نکال کر دو۔ جا کر خود نکالو اور خود ہی کھا لو۔" پری ہان کی بات سن کر زوہان مسکراتے ہوئے کہنے لگا

ارے تمہاری یادداشت کتنی کمزور ہے مائی ڈیر وائف۔ ابھی کل رات کو ہی تو ہمارا نکاح ہوا تھا۔ اور تم "اتنی جلدی بھول بھی گئی۔ چلو کوئی بات نہیں تمہیں یاد نہیں ہے تو کیا ہوا لیکن مجھے تو یاد ہے نا۔" پری ہان خود پر ضبط کرتے ہوئے کہنے لگی

میں اس نکاح کو نہیں مانتی جو زبردستی کیا جائے۔ اور تمہاری بیوی بننے سے تو بہتر ہے کہ میں مر "جاؤں۔"

تمہارے ماننے یا نہ ماننے سے کیا ہوتا ہے۔ نکاح تو ہو گیا ہے اور تم میری بیوی ہو۔ اس سے پہلے کہ "میں مزید کچھ کہو وہ رہا کمرہ جا کر فریش ہو جاؤ اور چینج کر لو۔ کمرے میں تمہارے کپڑے موجود ہیں۔ میں تمہارا یہی انتظار کر رہا ہوں۔" یہ کہہ کر زوہان وہاں رکا نہیں اور ناشتہ نکالنے کے لئے کچن میں چلا گیا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ پری ہان کسی صورت اسکے لئے ناشتہ نہیں نکالے گی۔ زوہان کے جانے کے بعد پری ہان بھی چینج کرنے روم میں چلی گئی۔ روم میں اسکے بہت سے کپڑے موجود تھے۔ زوہان اسکی ضرورت کی بہت سی چیزیں پہلے ہی لے آیا تھا۔ پری ہان نے وہاں موجود بلیک رنگ کی فراک، پاجامہ اٹھایا اور چینج کرنے چلی گئی۔ وہ چینج کر کے جیسے ہی روم سے باہر آئی۔ زوہان کی نظر اس پر گئی اور وہ اس کو دیکھتا ہی رہ گیا۔ اس کی گوری رنگت کا لے رنگ کے فراک میں اور بھی زیادہ گوری لگ رہی



تھی۔ ہیزل گرین آنکھیں مسلسل رونے کی وجہ سے بہت زیادہ لال اور سو جھی ہوئی تھیں۔ پری ہان نے اپنا دوپٹہ اچھی طرح اپنے ارد گرد پھیلا ہوا تھا۔ زوہان کی نظر اس پر سے ہٹ نہیں رہی تھی۔ پری ہان نے جیسے ہی زوہان کو خود کو گھورتا پایا تو غصے سے منہ دوسری طرف پھیر لیا۔ زوہان کو اسکی اس حرکت پر بہت ہنسی آئی۔ پری ہان نے اس سے کوئی بات نہ کی اور چپ کر کے جا کر صوفے پر بیٹھ گئی۔ اس کو اس طرح بیٹھا دیکھ زوہان نے کہا

میڈم یہ ناشتہ خود چل کے آپ کے پیٹ میں نہیں جائے گا۔ آپ کو اس کو خود کھانا پڑے گا۔ برائے "مہربانی آکر ناشتہ کر لیں۔ پھر بعد میں کہیں گی کہ مجھے ظالم شوہر ملا ہے۔ جو ناشتے کا بھی نہیں پوچھتا۔ مجھے نہیں کرنا یہ ناشتہ۔ تمہیں ہی مبارک ہو یہ۔ اس کی جگہ تم مجھے زہر لادو وہ زیادہ بہتر ہے۔" پری ہان نے غصے سے کہا۔

بھوک تو اس کو بھی بہت لگ رہی تھی کیونکہ اس نے بھی کل سے کچھ نہیں کھایا تھا۔ دیکھو اگر میں اپنی ضد پر آگیا تو تمہیں یہ ناشتہ کروا کر ہی چھوڑوں گا۔ اس لیے بہتر ہے پیار سے میری بات مان جاؤ۔ "زوہان جانتا تھا کہ اسے بھی بھوک لگ رہی ہے۔ اس نے بھی کل سے کچھ نہیں کھایا تھا۔ اس لیے وہ اس کے غصے کی پرواہ کیے بغیر کہنے لگا۔ پری ہان بیچاری کیا کرتی آخر کار اس کو اپنی بھوک کے آگے ہارمانی پڑی۔ وہ اٹھی اور چپ چاپ ناشتہ کرنے لگی۔ زوہان اس کو ناشتہ کرتا دیکھ کر مسکرایا اور خود بھی ناشتہ کرنے لگا۔

عبداللہ صاحب اور ساجدہ بیگم کا بیٹی کے غم سے برا حال تھا۔ جس بیٹی میں ان کی جان بستی تھی جس کے بغیر وہ ایک لمحہ نہیں رہتے تھے۔ اب اس کے بغیر پورا ایک دن رہنا پڑا۔ عبداللہ صاحب نے ہمت نہیں ہاری تھی۔ وہ مسلسل اپنی بیٹی کی تلاش میں مصروف تھے۔ انہوں نے اپنے اللہ سے مدد مانگی۔ اس وقت وہ دونوں میاں بیوی جائے نماز بچھائے پری ہان کے لئے دعا گو تھے۔

یا اللہ ہم نہیں جانتے کہ ہماری بچی اس وقت کہاں ہے اور کس حالت میں ہے۔ وہ بہت معصوم ہے۔ " اس کو دنیا کی چلا کیوں کے بارے میں نہیں پتا۔ میرے مولا وہ جہاں بھی ہو خیریت سے ہو۔ اس کو اپنی حفظ و امان میں رکھنا۔ بیشک تو اپنے بندوں سے ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے۔ تو ہم سے زیادہ اس کی حفاظت فرمانے والا ہے۔ یا اللہ ہم پر اور ہماری بچی پر اپنا خاص کرم فرما۔ اگر یہ ہماری آزمائش ہے تو میرے مولا ہمیں صبر عطا کر۔ اور ہمیں اس آزمائش پر ثابت قدم رکھ۔ ہم اپنی بچی کو تیری امان میں دیتے ہیں۔ میرے مولا میں جانتا ہوں تو کبھی اپنے بندوں پر ان کی استطاعت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ " میرے مالک ہم پر رحم فرما اور ہماری بچی کو صحیح سلامت باحفاظت ہم سے ملا دے آمین۔

اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کے بعد دونوں میاں بیوی کا دل کافی ہلکا ہو چکا تھا۔ دعا کے بعد عبداللہ صاحب ایک بار پھر پری ہان کی تلاش میں گھر سے نکل گئے۔

URDUNoveliands

انسان زبردستی کر کے شادی تو کر سکتا ہے لیکن زبردستی کسی کے دل میں اپنے لیے محبت نہیں ڈال سکتا۔ جب انسان اپنی نفس کی پسندیدہ چیزیں دیکھنے لگے تو وہ انجام کی پرواہ کیے بغیر اپنے نفس کی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے ہر حد سے گزر جاتا ہے۔ لا محدود خواہشات محدود زندگی کو عذاب بنا

دیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیار و محبت کا عنصر شامل کر کے بنایا ہے۔ جو کام انسان غصہ یا زبردستی سے نہیں کروا سکتا وہ کام فقط پیار و محبت سے کروایا جاسکتا ہے۔

پری ہان کے دل میں زوہان کے لیے دن بہ دن نفرت بڑھتی جا رہی تھی۔ اس نے پری ہان کو جس گھر میں رکھا ہوا تھا وہاں کی دیکھ بھال اور صفائی کے لئے بہت سے ملازم رکھے ہوئے تھے۔ پری ہان کے لیے اس نے ضرورت کی ہر چیز رکھی ہوئی تھی۔ جیسے ہی وہ روم میں داخل ہوا اسکو پری ہان جائے نماز پر بیٹھی ہوئی نظر آئی جو کہ نماز کے بعد دعا کر رہی تھی۔

یا اللہ میں نہیں جانتی جو میرے ساتھ ہوا ہے وہ صحیح ہے یا غلط۔ لیکن میرے مولا میں اتنا جانتی ہوں " کہ تیری مرضی کے بغیر نہ تو کسی کے ساتھ برا ہو سکتا اور نہ ہی اچھا۔ کائنات کی ہر شے تیرے کن کی محتاج ہے۔ میرے مولا میرے نصیب میں یہ سب کچھ ہونا بھی تو نے ہی لکھا ہے۔ اور میں تیری رضا میں راضی ہوں۔ لیکن یہ شخص جسے تو نے میرا محرم بنایا ہے۔ اس سے مجھے کبھی محبت نہیں ہو سکتی۔ مجھے اس شخص سے شدید نفرت ہے۔ میں نہیں جانتی کہ اس سب میں تیری کیا مصلحت ہے۔ لیکن میں اتنا جانتی ہوں کہ تو کبھی اپنے بندوں کے ساتھ برا نہیں کرتا۔ یقیناً اس سب میں بھی میری ہی بہتری ہوگی۔ تیرے ہر کام میں ہم لوگوں کی بہتری ہوتی ہے۔ بس یہ ہم لوگوں کی سمجھ سے باہر ہے۔ یا اللہ مجھے اپنی بالکل فکر نہیں ہے۔ بس تو میرے والدین کو اپنے حفظ و امان میں رکھنا۔ اور ان کو کچھ نہ ہونے دینا آمین۔ " اس نے روتے ہوئے اپنے رب کے حضور دعا کی اور دعا کے بعد جائے نماز تہہ کر کے رکھ دی۔ پری ہان اس بات سے بالکل انجان تھی کہ زوہان دروازے میں کھڑا اس کی سب دعائیں سن چکا تھا۔ اسنے دل میں عہد کیا کہ پری ہان تم میری ضد تھی اور میں نے تمہیں حاصل کر لیا۔ یہ میری ایک اور ضد ہے کہ میں تمہارے دل میں بھی اپنے لیے محبت پیدا کروں گا۔ میں اپنی اس ضد کو بھی ہر حالت

میں پورا کروں گا ورنہ میرا نام بھی زوہان ملک نہیں۔ اور ایک دن تم میرے لیے بھی ایسے ہی دعا مانگوں گی۔ یہ میرا تم سے وعدہ ہے۔

یہ سوچنے کے بعد وہ کمرے میں داخل ہوا۔ پری ہان ابھی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تھی۔ اس لئے اس کا ڈوپٹہ اس کے چہرے کے گرد بند ہوا تھا۔ سادہ سے حلیے میں نورانی چہرہ لئے وہ سیدھا زوہان کے دل میں اتر رہی تھی۔ زوہان مسلسل اس کو دیکھے جا رہا تھا۔ پری ہان کو اس کا اس طرح دیکھنا اس زہر دکھائی دے رہا تھا۔ وہ غصے سے جانے ہی لگی تھی کہ زوہان نے اس کی کلائی پکڑ کر روکا اور کہنے لگا

مسنسز ناراض ہو کر کہاں جا رہی ہو۔ تمہارا مزاجی خدا تمہارا گھر آیا ہے۔ بجائے اس کو پانی کا پوچھنے " کے اس طرح منہ بنا کر جا رہی ہو۔

پری ہان نے غصے سے اس کو گھورا اور کہنے لگی "میرا ہاتھ چھوڑو۔ اور تم جیسے مجازی خدا سے تو بہتر تھا کہ اللہ مجھے ساری زندگی ہی کنوارہ رکھتا۔" اس نے بہت مشکل سے اپنا آپ پر قابو رکھا۔ کیوں کہ زوہان کو دیکھتے ہی اس کو غصہ آ جاتا تھا۔ یہ کہتے ہی اس نے غصے سے اپنا ہاتھ چھڑوایا اور کمرے سے باہر نکل آئی۔ جب کہ زوہان اس کو جاتا دیکھتا رہا۔ اس نے پری ہان کو کچھ نہ کہا کیوں کہ اس کو پری ہان کی سوچی ہوئی آنکھیں دیکھ کر بہت دکھ ہوا تھا۔ اور اس نے دل میں عہد کر لیا تھا کہ وہ یہ سب حلات ٹھیک کر دے گا۔ ہیلو زوہان بیٹا تم کہاں ہو؟ میں تمہیں کب سے کال کر رہی ہوں۔ دو دن سے تم گھر بھی نہیں آئے۔ " سب ٹھیک تو ہے نا " صائمہ بیگم نے زوہان کو کال کرتے ہوئے کہا۔ ماں کی بات سن کر وہ کہنے لگا "جی موم سب ٹھیک ہے۔ بس ایک کام میں مصروف تھا۔ جیسے ہی وہ کام ختم ہوتا ہے۔ میں گھر آ جاؤں گا۔ آپ فکر نہ کریں۔" یہ کہنے کے بعد اس نے کال بند کی اور بیڈ پر بیٹھ کر کچھ سوچنے لگا۔



پری ہان اور اس کے نکاح کو دو دن ہو گئے تھے۔ اور اس نے ابھی تک اس نکاح کے بارے میں اپنے گھر نہیں بتایا تھا۔ آج اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ سب کچھ ٹھیک کر کے ہی رہے گا۔ ماں سے بات کرنے کے بعد وہ پری ہان کے پاس آیا اور کہنے لگا "چلو جاؤ اور جلدی سے تیار ہو کر آؤ۔ ہمیں کہیں جانا ہے۔" اسکی بات سن کر پری ہان غصے سے کہنے لگی "مجھے تمہارے ساتھ کہیں نہیں جانا۔ بہتر یہی ہے۔ تم نے جہاں جانا ہے جاؤ۔ اور میری جان چھوڑ دو۔"

مائی ڈیروائف! تمہاری جان چھوڑنے کے لیے تھوڑی نہ تمہیں اپنا بنایا ہے۔ اور تمہیں میرے ساتھ جانا تو پڑے گا۔ اب یہ تمہاری مرضی ہے کہ تم خوشی خوشی چلتی ہوں یا زبردستی۔" زوہان نے مسکرا کر پری ہان سے کہا اور اپنے کمرے کی طرف جانے ہی لگا تھا کہ پری ہان چیختے ہوئے کہنے لگی۔ "میں تمہارے ساتھ کہیں نہیں جانے والی سنا تم نے۔ میں تم جیسے گھٹیا انسان سے نفرت کرتی ہو۔ اور جس سے میں نفرت کرتی ہوں۔ اس انسان کے ساتھ میں کہیں نہیں جاؤں گی۔" اسکی بات سن کر زوہان کو شدید غصہ آیا اور اسنے زور سے پری ہان کا بازو پکڑ لیا۔ "چھوڑو مجھے یہ کیا بد تمیزی ہے۔ مجھے درد ہو رہا ہے۔" پری ہان نے خود کو زوہان کی گرفت سے نکالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ زوہان اسکی بات کو انور کرتے ہوئے غصے سے پری ہان کی آنکھوں میں دیکھ کر کہنے لگا "ابھی تو میں نے تمہارے ساتھ کچھ ایسا ویسا کیا ہی نہیں اور تم مجھے یہ سب کہہ رہی ہو۔ اور کیا کہا تم نے میں گھٹیا انسان ہو۔ تو سنو پھر ہاں ہو میں گھٹیا انسان کیا کر لو گی تم۔ اور یہ گھٹیا انسان اب تمہارا شوہر ہے۔ اس کی عزت کرنا تم پر فرض ہے۔ اور رہی بات نفرت کی تو یہ زوہان ملک کا تم سے وعدہ ہے کہ ایک دن میں تمہارے دل میں اپنے لیے محبت پیدا کر کے ہی رہوں گا۔ اب جاؤ اور جا کر تیار ہو جاؤ۔ مجھے نہ سننے کی عادت نہیں ہے۔ ورنہ تم جانتی ہو کہ میں کیا کر سکتا ہوں۔" یہ کہہ کر وہ رکا نہیں اور سیدھا اپنے کمرے میں چلا گیا۔ کمرے

کادر وازہ اس نے اتنی زور سے بند کیا کہ باہر کھڑی پری ہان کا دل یکدم دہل گیا۔ پری ہان نے اپنا بازو دیکھا جہاں زوہان کے زور سے پکڑنے کی وجہ سے نشانات بن گئے تھے۔ وہ اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی تیار ہونے چلی گئی۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ نہ چاہتے ہوئے بھی اسکو زوہان کی بات ماننا ہوگی۔ ورنہ وہ زبردستی کر کے اپنی بات منوا ہی لے گا۔

ثناء اس وقت پری ہان کے گھر اس کی امی کے پاس موجود تھی۔ ساجدہ بیگم کی بیٹی کے غم میں طبیعت بہت خراب ہو گئی تھی۔ ثناء سے انکی حالت نہیں دیکھی جارہی تھی۔

"آئی پلینز آپ پریشان نہ ہو۔ پری ہان بالکل ٹھیک ہوگی۔ اور وہ بہت جلد ہمارے پاس آجائے گی۔" بیٹا میں کیسے پریشان نہ ہوں۔ دو دن ہو گئے لیکن ہمیں اس کا کچھ پتہ نہ چل سکا۔ کہاں ہوگی۔ کس حالت میں ہوگی۔ یہ سوچ کر ہی میرا دل بیٹھا جا رہا ہے۔" ساجدہ بیگم غم سے نڈھال ہوتے ہوئے کہنے لگی۔

جی آئی میں جانتی ہوں۔ لیکن پلینز آپ حوصلہ کریں۔ وہ جہاں بھی ہوگئی خیریت سے ہوگی۔" ثناء نے انکو گلے لگاتے ہوئے کہا۔

بیٹا میری بچی تو بہت معصوم ہے۔ اس کی تو کسی سے کوئی دشمنی بھی نہیں ہے۔" ساجدہ بیگم کی بات سن کر ثناء کے دماغ میں فوراً کسی کا خیال آیا۔ "آئی آپ حوصلہ رکھیں۔ ابھی مجھے گھر جانا ہے۔ میں شام کو آپ کے پاس آؤں گی انشاء اللہ۔" یہ کہہ کر وہ وہاں سے اٹھ گئی اور پری ہان کے گھر سے نکل گئی۔ پری ہان کے گھر سے نکلنے کے بعد وہ سیدھا یونیورسٹی چلی گئی۔ وہاں پہنچ کر اس نے کسی سٹوڈنٹ سے

زوہان اور زین دونوں کا ہی نمبر لیا اور اپنے گھر چلی گئی۔ وہ جانتی تھی کہ پری ہان کی کسی سے کوئی دشمنی نہیں تھی۔ لیکن زوہان سے اسکی کافی بار بحث ہوئی تھی۔ اور اس کو زوہان کی دی گئی دھمکی بھی یاد آگئی۔ اسنے گھر پہنچ کر پہلے تو زوہان کا نمبر ڈائل کیا جو کہ مسلسل آف جا رہا تھا۔ اسکے بعد اس نے زین کا نمبر ڈائل کیا۔ کچھ ہی دیر بعد زین نے اس کی کال اٹینڈ کر لی۔

اسلام علیکم! جی کون؟ "زین نے انجان نمبر دیکھ کر پہلے تو کال نہ اٹینڈ کرنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن کسی خیال کے تحت اس نے کال اٹینڈ کر لی۔ اور کال کرنے والے شخص سے پوچھنے لگا۔  
وعلیکم السلام! آپ زین صاحب بات کر رہے ہیں۔؟" ثناء نے کال اٹینڈ ہونے کے بعد تصدیق کرنے کے لئے پوچھا۔

جی میں بات کر رہا ہوں آپ کون؟ "تصدیق ہونے کے بعد ثناء نے شکر ادا کیا اور کہنے لگی " دیکھیے آپ مجھے نہیں جانتے۔ لیکن میں آپ کو جانتی ہوں۔ مجھے آپ سے زوہان اور پری ہان کے "متعلق بات کرنی ہے۔"

پری ہان اور زوہان کا نام سن کر زین کو پہلے تو جھٹکا لگا۔ وہ جانتا تھا کہ یہ پری ہان کی کوئی دوست ہی ہو سکتی ہے۔ اور تھوڑا سا دماغ پر زور ڈالنے کے بعد اس کو یاد آ ہی گیا کہ فنکشن والے دن اسنے پری ہان کے ساتھ اسکی دوست کو بھی دیکھا تھا۔ اور یہ یقیناً وہی ہو سکتی ہے۔ اس لیے اس نے جھوٹ بولنے کے بجائے ڈائریکٹ پوچھا "جی بولیں آپ نے کیا بات کرنی ہے میں سن رہا ہوں۔" "دیکھیں میں آپ سے کال پر اتنی لمبی بات نہیں کر سکتی۔ مجھے آپ سے ابھی ملنا ہے۔ میں آپ کو ایڈریس سینڈ کر رہی ہوں۔" آپ وہاں پر آ جائیں۔ میں آپ کا انتظار کر رہی ہوں۔

جی ٹھیک ہے آپ مجھے ایڈرس سینڈ کریں۔ میں ابھی آتا ہوں۔" ثناء نے اس کی بات سن کر کال بند کی اور میسج کے ذریعے اس کو ملنے والی جگہ کا ایڈریس سینڈ کر دیا۔ ایڈریس سینڈ کرنے کے بعد وہ مقررہ جگہ پر پہنچنے کے لیے چلی گئی۔

کچھ ہی دیر کے بعد پری ہان تیار ہو کر آگئی تھی۔ آج اس نے بلوکلر کافراک پاجامہ پہنا ہوا تھا اور اس ہی رنگ کا حجاب کیا ہوا تھا۔ اور اس کے دوپٹے کو اپنے ارد گرد اچھے طریقے سے لپٹا ہوا تھا۔ یہ رنگ اس پر بہت اچھا لگ رہا تھا۔ یہ ڈریس بھی زوہان کا ہی لایا ہوا تھا۔ زوہان جانتا تھا کہ وہ حجاب کرتی ہے۔ اس لیے وہ اسکے ہر ڈریس کے ساتھ کا حجاب بھی لایا تھا۔ زوہان جیسے ہی کمرے سے باہر نکلا اس نے پری ہان کو تیار دیکھا۔ اسکو تیار دیکھ کر ایک گہری مسکراہٹ اس کے لبوں پر آگئی۔ زوہان کو اس پر یہ رنگ بہت پیارا لگ رہا تھا۔ وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگا "ارے واہ مسسز! یہ رنگ تو آپ پر بہت اچھا لگ رہا ہے۔ اور ویسے بھی ہر رنگ آپ کے اوپر بہت کھلتا ہے۔ اب لگ رہی ہیں نہ آپ میری پیاری سی بیوی۔ بس میں جو بات کہو اس کو پیار سے مان جایا کرو۔ مجھے تم پر غصہ کر کے بالکل بھی خوشی نہیں ہوتی۔" اسکی بات سن کر پری ہان نے ایک نظر اسکو دیکھا اور غصے سے کہنے لگی "مجھے تمہاری ان فضول باتوں میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ اور میرے پاس اتنا فالٹو ٹائم نہیں ہے کہ میں تمہاری یہ فضول بکواس سنوں۔ جہاں لے کے جانا ہے چلو۔" یہ کہہ کر وہ وہاں سے چلی گئی۔ اس کو جاتا دیکھ زوہان بھی اسکے پیچھے چلنے لگا۔ اس وقت وہ پری ہان سے کسی بھی قسم کی بحث نہیں کرنا چاہتا تھا۔ پورچ میں پہنچ کر اس نے گاڑی کا دروازہ کھول کر پہلے پری ہان کو بٹھایا۔ اور پھر خود ڈرائیونگ سیٹ پر آکر بیٹھ گیا۔ اور گاڑی اسٹارٹ کر کے گھر سے باہر لایا اور اپنی منزل کی جانب چلا گیا۔



زین جب مقررہ جگہ پر پہنچا تو وہاں اسکو ثناء پہلے سے ہی اپنا انتظار کرتی دکھائی دی۔ وہ چلتا ہوا اسکے پاس گیا۔ "السلام علیکم!" اسکے سلام کرنے پر ثناء نے فوراً اس کی جانب دیکھا۔ وہ اسکو پہچان گئی تھی۔ اور پھر اپنے سامنے موجود کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگی "وعلیکم اسلام! آئیے بیٹھئے۔" بیٹھنے کے بعد وہ اس سے زوہان کے بارے میں پوچھتی ہے۔

دیکھیں اب اچھے سے جانتے ہیں کہ میں نے آپ کو یہاں کیوں بلایا ہے۔ میں بغیر کوئی تمہید باندھی "سیدھا کام کی بات کروں گی۔ اگر آپ پری ہان کے بارے میں کچھ بھی جانتے ہیں تو پلیز مجھے بتا دیں۔ اسکی امی کی طبیعت بہت خراب ہے۔ اور اس کے بابا کی حالت بھی ان سے کچھ کم نہیں ہے۔ اگر اس کی جگہ کوئی آپ کی بہن کے ساتھ ایسا کرتا تو آپ کو کیسا لگتا۔" زین اسکے منہ پر پریشانی کے آثار با آسانی دیکھ سکتا تھا۔ اس لیے اس نے جھوٹ بولنے سے گریز کیا۔ اور کہنے لگا "جی میں پری ہان کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ کہاں ہے۔ وہ میرے لیے میری بہنوں کی طرح ہی ہے۔ لیکن میں اس وقت میں آپ کو ان کے بارے میں نہیں بتا سکتا۔ لیکن اتنا بتا دیتا ہوں کہ وہ جہاں ہیں خیریت سے ہے۔" پری ہان کی سلامتی کا سن کر ثناء کو تھوڑا سکون ہوا۔ اور وہ پھر سے کہنے لگی "دیکھیں آپ ایک دفعہ مجھے اس سے ملو ادیں پلیز۔"

میں ابھی ایسا نہیں کر سکتا۔ لیکن میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ انکو بہت جلد آپ لوگوں سے "ملو اوں گا۔" ثناء جانتی تھی کہ وہ لاکھ منتیں کر لے لیکن وہ ابھی اس کو پری ہان کے بارے میں نہیں بتائے گا۔ "چلیں ٹھیک ہے۔ میں آپ پر اعتبار کر لیتی ہو۔ اتنا تو مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ وہ اس وقت آپکے دوست زوہان ملک کے پاس ہے۔ لیکن اگر میری دوست کو کچھ بھی ہو۔ تو یاد رکھیے گا کہ مجھ سے

برا کوئی نہیں ہوگا۔" یہ کہہ کر وہ اٹھی اور جانے ہی لگی تھی کہ زین کی آواز اسکے کانوں میں پڑی "جتنا آپ اپنی دوست سے پیار کرتی ہیں۔ اس سے کئی زیادہ میں اپنے دوست سے پیار کرتا ہوں۔ اور میں یہ اچھے سے جانتا ہوں کہ میرا دوست ضدی ضرور ہے لیکن وہ کسی کے ساتھ برا نہیں کر سکتا۔ آپ کی دوست اس کے پاس محفوظ ہے۔ اور میں نے وعدہ کیا ہے ناکہ بہت جلد آپ لوگوں سے انکو ملوادوں گا۔" زین کی بات سن کر اسنے ایک نظر اس کو دیکھا اور وہ وہاں سے چلی گئی۔ زین نے آج پہلی مرتبہ ثناء کو اتنے غور سے دیکھا تھا۔ اسکو دیکھ کر نہ جانے اسے کیا ہوا تھا کہ وہ اس سے جھوٹ نہیں بول پایا تھا۔ اور سچ بتا دیا۔ اسکے دل کو ثناء آج پہلی ہی ملاقات میں بہت اچھی لگ گئی تھی۔ وہ مسکراتا ہوا اٹھا اور زوہان سے بات کرنے کے لئے نکل گیا۔

زوہان نے گاڑی ایک بڑے سے بنگلے کے سامنے روکی۔ اور ہاتھ کے اشارے سے چوکیدار کو دروازہ کھولنے کو کہا۔ چوکیدار نے اس کا اشارہ دیکھتے ہی ادب سے اس کو سلام کیا اور دروازہ کھول دیا۔ اس نے گاڑی پورچ میں کھڑی کی اور خود گاڑی سے باہر نکل گیا۔ باہر نکلنے کے بعد اسنے پری ہان کی طرف کا دروازہ کھولا اور اس کو باہر نکلنے کا کہا۔ پری ہان باہر نکل آئی اور اس بڑے سے گھر کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی "تم مجھے کہاں لے کر آئے ہو۔ اور یہ گھر کس کا ہے؟" زوہان نے گاڑی کا دروازہ بند کیا اور کہنے لگا "یہ تمہارا سسرال یعنی میرا گھر ہے۔ اور اب سے تم یہی رہو گی۔ میرے ساتھ اندر چلو۔ تمہیں تمہارے نئے گھر والوں سے بھی ملوانا ہے۔" یہ کہتے ہی وہ اندر کی جانب چل دیا۔ پری ہان بھی اس کے پیچھے اندر کی جانب چل دی۔ اندر پہنچ کر زوہان نے مسکراتے ہوئے زور زور سے اپنی ماں کو آواز دی۔ "موم کہاں ہیں آپ۔ جلدی سے باہر آئیں۔ دیکھیں میں آپ سے کسی کو ملوانے لایا ہوں۔" صائمہ بیگم جو کہ اس وقت کچن میں کھانا بنانے میں مصروف تھی۔ زوہان کی آواز سن کر باہر

آگئی۔ اسکی آواز سن کر سارہ بھی اپنے کمرے سے آگئی۔ زوہان کو دیکھ کر اس کی ماں خوش ہوتے ہوئے کہنے لگی

بیٹا تم دو دن سے کہاں تھے۔ میں کتنی پریشان ہو گئی تھی تمہارے لیے۔ "اس سے پہلے وہ مزید کچھ " کہتی زوہان ان کی بات کاٹتے ہوئے کہنے لگا "ارے موم صبر کر جائیں۔ ایک کام میں مصروف تھا۔ اس لیے نہیں آسکا۔ اور میں اکیلا نہیں آیا آپ کی بہو کو بھی ساتھ لایا۔" زوہان کے منہ سے بہو سن کر انکو ایک دم حیرانی ہوئی۔ اور بے ساختہ ان کی نظر اسکے ساتھ کھڑی پری ہان پر گئی۔ پری ہان کو دیکھتے ہی وہ اس کو پہچان گئی تھی۔ زوہان مسکراتے ہوئے پری ہان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا "موم یہ ہے آپ کی بہو پری ہان زوہان ملک۔ یقیناً آپ نے اس کو پہچان ہی لیا ہوگا۔ ایک دفعہ پہلے آپ دونوں کی ملاقات ہو چکی ہے۔" پری ہان نے انکو سلام کیا۔ انہوں نے اسکے سلام کا جواب دینے کے بجائے غصے سے زوہان کی طرف دیکھا اور کہنے لگی "کیا مذاق ہے یہ۔ تم پاگل ہو تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ اس کا تو نکاح ہونے والا تھا۔ پھر یہ تمہارے ساتھ کیا کر رہی ہے۔ اور یہ میری بہو کیسے ہو سکتی ہے۔" زوہان جانتا تھا کہ اس کی ماں یہی سوال کرے گی۔ اس لیے وہ اطمینان سے کہنے لگا "موم غصہ نہ کریں۔ آئیے میرے ساتھ چلیں میں آپ کو سب بتاتا ہوں۔" اسنے اپنی ماں کو کندھوں سے تھاما اور وہاں موجود صوفے پر آکر بیٹھ گیا۔ اور کہنے لگا "موم میں نے دو دن پہلے ہی اس سے نکاح کیا ہے۔ اور آپ اچھے سے جانتی ہیں کہ اگر ایک دفعہ میں کسی چیز کو پسند کرو تو اس کو حاصل کر کے رہتا ہوں۔ یہاں تو بات پھر بھی میری محبت کی تھی۔ میں ایسے کیسے اسکو کسی اور کا ہونے دے دیتا۔ بس میں نے وہی کیا جو مجھے سہی لگا۔" اسکی بات سن کر اس کی ماں نے کہا "بیٹا میں جانتی ہوں لیکن اس کا نکاح ہونے والا تھا اور یہ ایسے کیسے تم سے نکاح کے لیے مان گئی۔ جبکہ اس نے خود تمہارے رشتے سے انکار کیا تھا۔" ماں کی بات

سن کر اسنے ان کو سب کچھ بتا دیا کہ کیسے اس نے پری ہان نے نکاح کیا ہے۔ اس سب کے دوران پری ہان چپ کر کے وہی ٹی وی لاؤنچ کے دروازے کے پاس ہی کھڑی رہی۔ اسکو کھڑا دیکھ سارہ اسکے پاس آئی اور پیار سے مسکرا کر کہنے لگی

بھابھی اب یہاں کیوں کھڑی ہیں۔ اب یہ آپ کا بھی گھر ہے۔ آئیے اندر چلیے۔ " اور وہ اسے لے کر " اندر آگئی جہاں زوہان اور اسکی ماں بیٹھے ہوئے تھے۔ سارہ کو پری ہان پہلی ہی نظر میں بہت اچھی لگی تھی۔ صائمہ بیگم نے زوہان کی بات سن کر اس پہ بہت غصہ کیا اور کہنے لگی

تمہیں ایسے زبردستی اس بچی کے ساتھ میں نکاح نہیں کرنا چاہیے تھا۔ کچھ بھی ہو لیکن تم نے اس کے ساتھ بہت غلط کیا ہے۔ ایسے کسی کے ساتھ زبردستی کر کے رشتے نہیں بنائے جاتے۔ تمہاری اسی ضدی طبیعت کی وجہ سے میں اور تمہارے بابا ہمیشہ پریشان رہتے تھے۔ اور آج تم نے نا صرف اپنی بلکہ اس بچی کی بھی زندگی خراب کر دی۔ " ماں کی بات سن کر زوہان نے ایک نظر پری ہان کو دیکھا اور پھر کہنے لگا " موم میں نے باقاعدہ اس کے گھر رشتہ بھیجا تھا۔ لیکن اس نے انکار کر دیا تھا۔ پھر مجھے اپنے طریقے سے ہی اس معاملے کو حل کرنا تھا۔ اور میں نے وہی کیا جو مجھے صحیح لگا۔ اور آپ جانتی ہیں کہ میں اپنی پسندیدہ چیزیں کسی کو نہیں دیتا۔ یہاں تو پھر بات اس لڑکی کی تھی۔ جس سے مجھے محبت ہے۔ " یہ کہہ کر وہ اٹھا اور گھر سے باہر چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد صائمہ بیگم نے پری ہان کو اپنے پاس بلایا اور کہنے لگی " بیٹا مجھے سمجھ نہیں آرہی میں تم سے کیا کہو۔ بس میں تمہیں اتنا کہوں گی کہ اب تم میری بہو اور زوہان کی بیوی ہوں۔ اس کو اب تم ہی سدھار سکتی ہو۔ جب یہ کسی چیز کی ضد کرتا ہے تو اس کو ہر صورت حاصل کرتا ہے۔ پھر چاہے اس سے اس کو یا دوسرے بندے کو جتنا مرضی نقصان ہو جائے۔ تم میرے لیے میری بیٹی کی طرح ہو۔ میں تمہیں ایک ماں کی طرح سمجھا رہی ہو۔ میں بھی ایک بیٹی والی



ہوں۔ اور میں جانتی ہوں کہ بیٹیوں کی عزت کتنی نازک ہوتی ہے۔ میں بس تم سے یہی کہوں گی کہ اس گھر کو اپنا ہی گھر سمجھنا۔ اور تمہارے ساتھ جو کچھ بھی ہوا ہے میں اس سب کا مداوا بھی کروں گی۔ اب زوہان کو سدھارنا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ "پری ہان چپ کر کے انکی بات سن رہی تھی۔ ان کے چپ ہونے کے بعد آنکھوں میں آنسو لیے کہنے لگی "آپ پلیز مجھے معاف کر دیں۔ اس دن جب آپ گھر آئی تھی۔ تو میں کچھ زیادہ ہی بول گئی تھی۔ مجھے آپ سے اس طرح بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔ آپ میرے لیے میری ماں کی طرح ہی ہیں۔ میں آپ کی سب باتیں سمجھ گئی ہو۔ میرے ساتھ جو کچھ بھی ہوا یہ سب میرے خدا نے ہی میرے نصیب میں لکھا ہے۔ اور یقیناً اس سب میں میری ہی کوئی بہتری ہوگی۔ کیونکہ اللہ کبھی بھی اپنے بندوں کے ساتھ کچھ برا نہیں کرتا۔ میں نے اپنی قسمت کے لکھے ہوئے کو قبول کر لیا ہے۔ بس آپ مجھے میرے بابا اور امی سے ملوادیتجئے۔ پتا نہیں وہ کس حالت میں ہو گے۔" صائمہ بیگم اس کے ماتھے پر پیار کرتے ہوئے کہنے لگی "بیٹا تم فکر نہ کرو۔ میں تمہارے والدین سے تمہیں ملواؤں گی۔ اور تم معافی نہ مانگو۔ تم نے وہی کیا جو صحیح تھا۔ اور کون لڑکی اپنے نکاح سے دودن پہلے کسی اور رشتے کے لیے ہاں کرتی ہے۔ تم نے وہی کیا جو صحیح تھا۔ تم فکر نہ کرو میں تم سے ناراض نہیں ہوں۔ چلو جاؤ شاہناش تم آرام کرو۔" اور پھر سارہ سے کہنے لگی "جاؤ بیٹا بھابی کو بھائی کے کمرے میں چھوڑ آؤں۔"

جی ٹھیک ہے امی میں ابھی چھوڑ آتی ہوں۔ آئیے بھابھی میرے ساتھ آئیے۔ "سارہ نے مسکراتے " ہوئے پری ہان سے کہا اور اس کو لے کر زوہان کے کمرے کی جانب چل دی۔ کمرے میں پہنچ کر اسنے پری ہان سے کہا "آپ کو پتہ ہے مجھے ہمیشہ سے ہی ایک بہن چاہیے تھی۔ اور میں نے سوچا تھا کہ زوہان بھائی کی وائف کو اپنی بھابھی نہیں بلکہ اپنی بہن سمجھو گی۔ اور دیکھیں آج اللہ نے مجھے بہن دے دی۔"

آپ مجھے پہلی نظر میں بہت اچھی لگی ہیں۔ پلیز آپ بھائی کی وجہ سے مجھ سے ناراض نہیں ہوئے گا۔" یہ کہہ کر سارا نے پری ہان کو پیار سے گلے لگا لیا۔ پری ہان کو بھی وہ بہت اچھی لگی تھی۔ کیونکہ اسکی ناتو کوئی بہن تھی اور نہ ہی بھائی تھا۔ "جی ٹھیک ہے۔ میری بھی کوئی بہن نہیں ہے۔ اس لیے آج سے آپ میری بہن ہے۔" پری ہان نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

چلیں ٹھیک ہے آپ آرام کریں۔ شام میں آپ سے ملاقات ہوگی۔" یہ کہہ کر وہ وہاں سے چلی گئی۔ " اسکے جانے کے بعد پری ہان نے کمرے کا بغور جائزہ لیا۔ کمرہ بہت بڑا تھا۔ اور نفاست سے سیٹ کیا ہوا تھا۔ وہ کمرے کو دیکھتے ہوئے سوچنے لگی کہ زوہان کتنا بد تمیز اور ضدی ہے۔ جب کہ اس کی ماما اور بہن کتنی سویٹ ہیں۔ اتنے پیار سے مجھ سے بات کی ہے۔ ورنہ کون زبردستی سے لائی ہوئی لڑکی کو اپنی بہو مانتا ہے۔ اور اس طرح پیار سے پیش آتا ہے۔ یہ سب سوچنے کے بعد اس نے ٹائم دیکھا جو کہ دوپہر کہ 2 بجار ہے تھے۔ اور وہ سے بڑبڑانے لگی

ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ اور میں ابھی تک ایسے ہی کھڑی ہو۔" وہ جلدی سے واش روم گئی اور " وضو کر کے باہر آئی۔ تھوڑی سی محنت کے بعد اس کو جائے نماز مل گئی۔ اس نے جائے نماز بچھائی اور ظہر کی نماز ادا کرنے لگی۔

URDUNovelians

گھر سے نکلنے کے بعد زوہان سیدھا پری ہان کے گھر چلا گیا۔ "کون ہے؟" دروازہ بجنے کی آواز پر عبد اللہ صاحب نے پوچھا۔ جب کوئی نہ بولا تو انہوں نے دروازہ کھول دیا اور اپنے سامنے ایک خوبصورت نوجوان لڑکے کو دیکھا اور کہنے لگے "جی بیٹا آپ کون؟ کس سے ملنا ہے آپ کو؟" زوہان نے ایک نظر ان کو

دیکھا جو بہت بیمار لگ رہے تھے۔ اور کہنے لگا "کیا میں اندر آ سکتا ہوں مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔" عبداللہ صاحب پہلے تو حیران ہوئے پھر کہنے لگے "ٹھیک ہے بیٹا آپ اندر آ جائیں۔" اندر آ کر انہوں نے اسکو بٹھایا اور کہنے لگے "بیٹا میں آپ کو تو نہیں جانتا۔ آپ نے کیا بات کرنی ہے مجھ سے۔" زوہان تھوڑا سا ہچکچایا پھر ہمت کر کے کہنے لگا "مجھے آپ سے آپ کی بیٹی پری ہان کے بارے میں بات کرنی ہے۔" پری ہان کا نام سن کر عبداللہ صاحب کو حیرت ہوئی اور کہنے لگے

جی بیٹا بولیں۔ آپ میری بچی کو کیسے جانتے ہیں۔ اور وہ اس وقت کہاں ہے۔ اگر آپ کو کچھ بھی " معلوم ہے تو پلیز مجھے بتادیں۔" زوہان انکے چہرے سے ہی ان کی پریشانی محسوس کر سکتا تھا۔ "دیکھئے انکل۔ آپ غلط نہیں سمجھ گئے۔ آپ کی بچی بالکل ٹھیک ہے۔ اور وہ میرے پاس ہے۔ میں اس کا شوہر ہوں اور وہ میری بیوی ہے۔ ہم نے دو دن پہلے ہی نکاح کیا ہے۔" زوہان کے منہ سے یہ سب سن کر عبداللہ صاحب کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا اور وہ غصے سے چیختے ہوئے کہنے لگے "یہ کیا بکواس ہے اور کون ہو تم۔ میری بچی کہاں ہے؟" انکی اتنی تیز آواز سن کر ساجدہ بیگم بھی باہر آ گئی۔ "دیکھیں انکل آپ غصہ نہ کریں۔ اور تحمل سے میری بات سنیں۔" "مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سنی۔ بس مجھے اتنا بتادو میری پری ہان کہاں ہے۔ وہ جہاں بھی ہے میں اسے لے آؤں گا۔" ساجدہ بیگم پری ہان کا نام سنتا ہی رونا

شروع ہو گئیں۔ اور بھاگتی ہوئی اپنے شوہر کے پاس آئی اور کہنے لگی "میری بچی کہاں ہے۔ خدا کا واسطہ ہے مجھے ابھی اس کے پاس لے جائیں۔" عبداللہ صاحب نے اپنی بیوی کو گلے لگایا اور زوہان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگے "یہ دیکھو میری بیوی کی حالت کتنا تڑپ رہی ہے۔ تمہیں شرم نہیں آئی ایک بچی کو اس کے والدین سے الگ کرتے ہوئے۔ یہ بھی نہ سوچا کہ اس کے والدین پر کیا گزرے گی۔" زوہان چپ کر کے انکی بات سنتا رہا اور ساجدہ بیگم کو تڑپتا ہوا دیکھ کر کہنے لگا "دیکھیں انکل میں آج اس ہی لئے

آپ کے پاس آیا ہوں۔ میں آپ دونوں کو آپ کی بیٹی سے ملوانے کے لیے ہی آیا ہوں۔ پلیز مجھے غلط نہ سمجھیں۔ اگر آپ لوگ کہیں تو میں ابھی آپ کو اس کے پاس لے جاتا ہوں۔" اسکی بات سن کر ساجدہ بیگم فوراً اس کی طرف بڑھی اور کہنے لگی "بیٹا آپ سچ کہہ رہے ہیں۔ آپ ہمیں ہماری پری ہان سے ملوائیں گے۔" ساجدہ بیگم اس کے نکاح کے بارے میں ابھی نہیں جانتی تھی۔ اور عبد اللہ صاحب نے بھی ان کو ابھی بتانا مناسب نہیں سمجھا۔ "جی آنٹی آپ لوگ میرے ساتھ چلیں میں آپ کو ابھی پری ہان کے پاس لے جاتا ہوں۔" اس کی بات سن کر وہ دونوں میاں بیوی جلدی سے اس کے ساتھ چلے گئے۔ عبد اللہ صاحب نے بھی مزید بحث کرنے سے گریز کیا۔ کیونکہ ابھی وہ صرف اپنی بیٹی سے ملنا چاہتے تھے۔ زوہان نے ان دونوں کو اپنی گاڑی میں بٹھایا اور اپنے گھر کی جانب چل دیا۔

پری ہان نماز قرآن سے فارغ ہوئی تھی کہ اسکو زوہان کمرے میں آتا دکھائی دیا۔ "چلو نیچے۔ تمہیں کسی سے ملوانا ہے۔" پری ہان نے اسکو دیکھا اور کہنے لگی

مجھے کسی سے نہیں ملنا۔ اور بہتر یہی ہے کہ تم مجھ سے زیادہ بات نہ کیا کرو۔" اسکی بات سن کر وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگا "اگر میں یہ کہوں کہ نیچے تمہارے والدین تم سے ملنے آئے ہیں۔ تو پھر بھی تم انکار کرو گی۔" اپنے والدین کا سن کر پہلے تو اس کو یقین نہ آیا۔ پھر اگلے ہی لمحے وہ اسکی مزید کوئی بات سننے بغیر کمرے سے نکلی اور نیچے کی جانب بھاگتے ہوئے چلی گئی۔ نیچے پہنچ کر اس کو سامنے ہی اپنی ماں باپ نظر آئے۔ وہ دوڑتے ہوئے ان کے پاس گئی اور ان کے گلے لگ کر زور زور سے رونے لگی۔ "امی میں نے آپ کو بہت یاد کیا۔" ساجدہ بیگم بھی روتے ہوئے کہنے لگی "میری بچی تم کہاں تھی۔ میں نے تمہیں کتنا یاد کیا ہے۔ دودن تک میں مسلسل تمہیں یاد کرتے ہوئے روتی رہی۔ تم کہاں چلی گئی تھی۔"



پری ہان نے کچھ نہ کہا بس وہ اپنی ماں کے گلے لگے روتی رہی۔ ماں سے ملنے کے بعد وہ اپنے بابا کے گلے لگی اور بہت روئی۔ زوہان بھی اس کے پیچھے نیچے آیا تھا۔ اور اس کو اپنے ماں باپ کے ساتھ گلے لگ کر روتے ہوئے دیکھنے لگا۔ اس وقت اس کو اس کے آنسو بہت تکلیف دے رہے تھے۔ کافی دیر رونے کے بعد اس نے خود کو ہلکا محسوس کیا۔ اور وہ سب وہاں موجود صوفوں پر بیٹھ گئے۔ صائمہ بیگم اور سارہ بھی وہاں موجود تھیں۔ زوہان ان سب کے پاس آیا اور پری ہان کے والدین کو سب کچھ سچ سچ بتا دیا۔ اور نظر جھکا کر کہنے لگا "میں مانتا ہوں میں نے جو کیا ہے وہ غلط کیا ہے۔ لیکن میں مجبور تھا۔ میں پری ہان سے بہت محبت کرتا ہوں۔ اور میں اسے کسی اور کو ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتا تھا۔ میں نے باقاعدہ رشتہ بھیجا تھا۔ لیکن اس نے انکار کر دیا۔ اور مجبوراً مجھے یہ سب کرنا پڑا۔" رشتے کا سن کر عبداللہ صاحب نے حیرت سے اپنی بیوی کی طرف دیکھ کر پوچھا کہ یہ کیا کہہ رہا ہے۔ ان کے اس طرح دیکھنے پر ساجدہ بیگم نے ان کو زوہان کے رشتے کے بارے میں بتایا۔ اب جو بھی تھا یہ ان کی بیٹی کا سسرال تھا۔ اور انہوں نے اپنی بیٹی کی تربیت ایسی نہیں کی تھی کہ وہ سسرال کے معاملوں کو نہ سمجھے۔ صائمہ بیگم نے ان کی طرف دیکھا اور کہنے لگی "دیکھیں بھائی صاحب اب دونوں بچوں کا نکاح ہو گیا ہے۔ چاہے جیسے بھی حالات میں ہوا ہوں اب یہ دونوں میاں بیوی ہیں۔ بجائے اس کے کہ ہم معاملات کو خراب کریں۔ بہتر یہی ہے کہ اس معاملے کو آرام سے حل کیا جائے۔ مجھے پری ہان اپنی بہو کے طور پر منظور ہے۔ ہو سکے تو آپ میرے بیٹے کو بھی معاف کر دیجئے۔ میں مانتی ہوں کہ اس نے جو کیا ہے غلط طریقے سے کیا ہے۔ آپ چاہے تو اس کو ڈانٹ سکتے ہیں۔ مار سکتے ہیں۔ لیکن جذبات میں آ کے ایسا کوئی غلط فیصلہ نہیں کیجئے گا۔ جس سے دونوں بچوں کی زندگی خراب ہو جائے۔" انکی بات سن کر عبداللہ صاحب کہنے لگے "جی بہن جی آپ بالکل

ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ جو ہونا تھا ہو گیا۔ ہمارے بچوں کی تقدیر میں اللہ نے ایسے ہی لکھا تھا۔ اور ہم اللہ کے فیصلوں کے آگے کچھ نہیں کر سکتے۔

تو پھر ٹھیک ہے۔ ہم دونوں بچوں کا ولیمہ اس جمعہ کو رکھ لیتے ہیں۔ اور اس طرح ہمارے دونوں کے "خاندان والوں کو بھی پتہ چل جائے گا۔"

جی ٹھیک ہے جیسے آپ کو مناسب لگے۔ کیا ہم اپنی بچی کو ابھی لے کے جاسکتے ہیں؟ "ساجدہ بیگم نے پری ہان کو خود سے لگاتے ہوئے کہا۔

صائمہ بیگم نے ایک نظر زوہان کو دیکھا اور کہنے لگی "جی ٹھیک ہے آپ لے جائیں۔ ہم جمعہ کو اپنی بیٹی آپ سے لینے آئیں گے۔" اور پری ہان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی "بیٹا اپنے امی ابو کے ساتھ آپ جاسکتی ہیں۔" اسنے جیسے ہی جانے کا سنا وہ خوش ہوتے ہوئے کہنے لگی "جی ٹھیک ہے آنٹی۔" یہ کہہ کر اسنے زوہان کی جانب دیکھا جو کہ اسکو اشاروں میں نہ جانے کے لیے کہہ رہا تھا۔ لیکن اس نے اس کو انکور کیا اپنے والدین کے ساتھ چلی گئی۔ کون جانتا تھا کہ قسمت ان کے ساتھ کیا کھیل کھیلنے والی ہے۔ یہ تو آنے والا وقت ہی بتا سکتا تھا کہ زوہان اور پری ہان نے ایک ہونا تھا یا پھر ہمیشہ کے لئے الگ ہو جانا تھا۔

پری ہان نے اپنے گھر آنے کے بعد زوہان سے کسی بھی قسم کا کوئی رابطہ نہ رکھا۔ زوہان نے اسکو کافی بار کال کی لیکن اسنے اسکی ایک کال بھی اٹینڈ نہ کی۔ پری ہان کے آنے کا سن کر ثناء بھی اس سے ملنے پہنچ گئی تھی۔ اس وقت وہ دونوں بیٹھی ہوئی باتیں کر رہی تھی۔ جب ایک بار پھر سے زوہان نے پری ہان کو کال کی لیکن اس نے موبائل سائیڈ پر رکھا اور پھر سے باتوں میں مصروف ہو گئی۔

یار پری کس کی کال ہے۔ جو تم اٹینڈ نہیں کر رہی۔ "ثناء نے اسکو موبائل سائیڈ پر رکھتے ہوئے دیکھ کر " کہا۔ پری ہان نے بیزاری سے کہا " یار کون ہو سکتا ہے۔ وہی زوہان کی کال ہے۔ بار بار کال کر کے تنگ " کر رہا ہے۔ میں نے اس کی ایک کال بھی اٹینڈ نہیں کی۔

یار تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ جو بھی ہوں اب وہ تمہارے شوہر ہیں۔ یہ لو اور ان سے بات کر " لو۔ "ثناء نے موبائل اس کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔

یار میں زبردستی کے شوہر کو نہیں مانتی۔ اور ویسے بھی مجھے اس انسان سے شدید نفرت ہے۔ اس نے " نہ صرف میرے ساتھ بلکہ میرے گھر والوں کے ساتھ بھی بہت برا کیا ہے۔ " پری ہان موبائل واپس رکھتے ہوئے کہنے لگی۔

دیکھو پری میں مانتی ہوں کہ انہوں نے تمہارے ساتھ غلط کیا ہے۔ لیکن اس کے پیچھے انکی نیت بالکل " ٹھیک تھی۔ اگر وہ چاہتے تو تمہارے ساتھ کچھ بھی غلط کر سکتے تھے۔ لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ ان کا طریقہ غلط تھا مگر ارادہ نیک تھا۔ یہ سب تمہارے نصیب میں لکھا ہوا تھا۔ اور قسمت کا لکھا ہوا کون بدل سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے یہ سب ایسے ہی لکھا ہوا تھا۔ تو اس کو خدا کی رضا سمجھو اور خود بھی اس رضا میں راضی ہو جاؤ۔ اور دیکھو انہوں نے انکل آنٹی سے بھی معافی مانگی ہے۔ اور خود کو ہی قصور وار ٹھہرایا ہے۔ پھر سب سے بڑی بات انہیں تم سے ملوادیا۔ اگر وہ چاہتے تو تمہارے ساتھ زبردستی بھی کر سکتے تھے۔ لیکن انہوں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ تم سے بہت محبت

کرتے ہیں۔ وہ اتنے بھی برے نہیں جتنا تم ان کو سمجھتی ہو۔ چلو اب تم ان سے بات کر لو۔ تب تک میں آنٹی سے مل کر آتی ہو۔ " یہ کہہ کر ثناء نے موبائل دوبارہ سے اس کے ہاتھ میں دیا اور کمرے سے باہر چلی گئی۔ اسکے جانے کے بعد پری ہان سوچنے لگی کہ زوہان نے نکاح کے لیے زبردستی کی تھی۔ اسکے

علاوہ اس کے ساتھ کچھ برا نہیں کیا تھا۔ یہاں تک کہ وہ اس کی ہر ضرورت کا خیال رکھتا تھا۔ ابھی وہ یہ سوچ رہی تھی کہ ایک بار پھر سے اس کا فون بجنے لگا۔ اس دفعہ اس نے کال اٹینڈ کر لی اور کہنے لگی "السلام علیکم!" جواب میں زوہان نے کہا "وعلیکم السلام! میں تمہیں کب سے کال کر رہا ہوں۔ تم اٹینڈ کیوں نہیں کر رہی تھی۔ ماں باپ کے گھر جا کر اپنے شوہر کو ہی بھول گئی۔"

"ثناء آئی ہوئی تھی۔ بس اسکے ساتھ باتوں میں مصروف تھی۔ اس لئے نہیں دیکھا۔"

ہمممم کوئی بات نہیں۔ خیر میں نے یہ بتانے کے لیے فون کیا ہے کہ شام کو تیار رہنا۔ میں تمہیں لینے آؤں گا۔ تمہیں ویسے کے لیے شاپنگ کروانی ہے۔

"آپ ایسا کریں کہ خود ہی شاپنگ کر لیں۔ میں نہیں جاسکتی۔"

ارے واہ مسز! میں تم سے آپ ہو گیا۔ یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ اور میں نے تم سے تمہاری رائے " نہیں مانگی۔ بلکہ تمہیں ماما کا پیغام دیا ہے۔ انہوں نے بولا ہے کہ ان کی بہو کو اس کی پسند کی شاپنگ کرائی جائے۔ اس لیے تیار رہنا۔" اس سے پہلے پری ہان کچھ کہتی زوہان نے فون بند کر دیا تھا۔ فون بند ہونے کے بعد اس نے زوہان کو دل ہی دل میں بہت سے القابات سے نوازا۔ اور موبائل بیڈ پر رکھ کر باہر اپنی امی کو شاپنگ کے بارے میں بتائے چلی گئی۔

زوہان پری ہان سے بات کرنے کے بعد ابھی بیڈ پر بیٹھا ہی تھا کہ اسکے موبائل پر ماما کی کال آنے لگی۔ اس نے بیزار ہوتے ہوئے کال اٹینڈ کی۔ اس سے پہلے وہ کچھ کہتا ماما کی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔ "ہیلو زوہان کہا ہو تم۔ مجھے تم سے ملنا ہے۔ کچھ ضروری بات کرنی ہے۔" زوہان بیڈ پر لیٹتے ہوئے کہنے لگا



سوری مایا۔ میں تم سے نہیں مل سکتا۔ میں آج بڑی ہوں۔ شام کو مجھے اپنی وائف کو شاپنگ پر لے کر " جانا ہے۔ میں پھر کبھی تم سے ملوں گا۔ " زوہان کے منہ سے وائف کا سن کر اس کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا اور وہ تقریباً چیختے ہوئے کہنے لگی

واٹ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تمہاری وائف؟ تم نے شادی کر لی۔ کب کہاں کیسے کس سے شادی کی ہے تم " نے؟ مجھے بتایا کیوں نہیں؟ دیکھو زوہان میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں۔ میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی۔ پلیرا بھی اپنی وائف کو چھوڑا اور مجھ سے شادی کر لو۔ تم جیسا کہو گے میں ویسا ہی کرو گی۔

تمہارا دماغ خراب ہے۔ میں بھلا تم مجھ سے شادی کیوں کروں گا۔ میں اپنی لائف میں بہت خوش ہوں۔ میں نے تم سے کبھی شادی کی کوئی بات ہی نہیں کی تھی۔ پھر تم نے کیسے مان لیا کہ میں تم سے شادی کروں گا۔ میں اپنی وائف پری ہان کے ساتھ بہت خوش ہوں۔ آئندہ کے بعد مجھے فون مت کرنا۔ " یہ کہہ کر اس نے کال بند کر دی۔ جبکہ زوہان کے منہ سے پری ہان کا نام سن کر مایا کو مزید غصہ آ گیا۔ اور وہ اپنا موبائل پھینکتے ہوئے کہنے لگی

مس پری ہان میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گی۔ پہلے تم نے فنکشن پر میری بے عزتی کی تھی۔ اور " اب تم نے مجھ سے میرا زوہان چھین لیا۔ تم دیکھتی جاؤ میں تمہارے ساتھ اب کیا کرتی ہو۔ " یہ سوچتے ہی اس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ آ گئی۔

پری ہان نے باہر آ کر اپنی امی کو شاپنگ کے بارے میں بتایا۔ اور یہ بھی بتایا کہ شام کو زوہان اسکو لینے آرہا ہے۔ اس کی بات سن کر اس کی امی نے کہا

"ٹھیک ہے بیٹا۔ آپ چلی جانا۔"

لیکن امی میں نہیں جانا چاہتی۔ "پری ہان نے پانی پیتے ہوئے کہا۔"

دیکھو بیٹا۔ اب وہ تمہارا شوہر تمہارا محرم ہے۔ اس نے تمہارے بابا اور مجھ سے معافی بھی مانگی ہے۔ " اور اپنی غلطی پر بہت شرمندہ بھی ہو رہا تھا۔ جب اللہ اپنے بندوں کے بڑے سے بڑے گناہ ندامت کے آنسو بہنے پر معاف کر دیتا ہے۔ تو ہم انسانوں کی کیا اوقات ہے کہ ہم معافی مانگنے والے کو معاف نہ کریں۔ بیٹا میں نے اور تمہارے بابا نے اس کو معاف کر دیا ہے۔ بہتر ہے تم بھی اس کو معاف کر دو۔ اور اب وہ تمہارا محرم تمہارا محافظ ہے۔ میں امید کرتی ہوں کہ تمہیں میری بات سمجھ آگئی ہوگی۔ اور ویسے بھی بیٹا تمہارے بابا نے حبیب کے گھر والوں کو بھی بتا دیا ہے۔ انہوں نے بھی یہی کہا ہے کہ یہ سب قسمت کے کھیل ہوتے ہیں۔ پری بیٹا ہمارے بیٹے کے نصیب میں نہیں تھی۔ اور خدا کے اس فیصلے کو ہم سب نے مان لیا ہے۔ وہ تمہارے ویسے پر بھی آئیں گے۔ " ماں کی بات سن کر وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگی

جی ٹھیک ہے امی۔ میں آپ کی بات سمجھ گئی ہو۔ اور مجھے خدا کے اس فیصلے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں اللہ کی رضا میں راضی ہو۔ " ثناء بھی اسکی بات سن کر مسکراتے ہوئے کہنے لگی "چلو شکر ہے۔ دیر سے ہی صحیح لیکن تمہاری سمجھ میں یہ بات تو آئی۔ ورنہ مجھے بیچاری نے تو تمہیں سمجھا سمجھا کر ہی بوڑھا ہو جانا تھا۔ " پری ہان اسکی کمر پر مکا مارتے ہوئے کہنے لگی "کچھ زیادہ ہی زبان نہیں چلنے لگ گئی تمہاری۔ میں آنٹی سے بات کرتی ہو کہ اسکا بھی کہی بندوبست کریں۔"

اللہ معاف کرے لڑکی۔ پہلے تمہاری شادی تو انجوائے کر لو۔ پھر اپنے بارے میں سوچو گی۔"  
ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ خیر میں اب گھر چلتی ہوں۔ پھر ملاقات ہو گی اللہ حافظ۔" یہ کہہ کر ثناء اپنے گھر چلی  
گئی۔ جبکہ پری ہان کچن میں اپنی امی کی مدد کرنے کے لیے چلی گئی۔

شام کو زوہان پری ہان کو شاپنگ کے لیے لینے آ گیا تھا۔ اور پری ہان بھی جانے کے لیے تیار تھی۔ زوہان  
اس وقت اس کے بابا کے ساتھ بیٹھا ہوا باتیں کر رہا تھا۔ جب اسکی امی اسکو بلانے کمرے میں گئی۔ "بیٹا  
باہر آ جاؤ۔ زوہان تمہیں لینے آیا ہے۔" پری ہان اپنا حجاب ٹھیک کرتے ہوئے کہنے لگی "جی ٹھیک ہے امی  
میں ابھی آئی۔" اسنے آج لیمن کلر کی قمیض شلوار پہنی ہوئی تھی۔ اور ساتھ ہم رنگ کا حجاب بندھا ہوا  
تھا۔ وہ اس کمرے میں بہت حسین لگ رہی تھی۔ میک اپ کے نام پر اسنے پنک لپ اسٹک لگائی ہوئی تھی۔  
وہ جیسے ہی باہر آئی۔ زوہان اسکو دیکھتا ہی رہ گیا۔ زوہان کو وہ اس سادہ سے حلیے میں بھی بہت خوبصورت  
لگ رہی تھی۔ اسکے باہر آتے ہی وہ جلدی سے کھڑا ہو گیا۔ اور کہنے لگا "انکل اب ہمیں اجازت  
دیں۔" عبداللہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے بیٹا آپ لوگ خیریت سے جائیں۔" "جی ٹھیک ہے انکل۔" یہ کہتے ہی وہ پری ہان کو لیکر "  
باہر آ گیا اور اسکو گاڑی میں بٹھا کر خود ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔ اسنے ایک نظر پری ہان کو دیکھا  
اور پھر کہنے لگا "کیا بات ہے مسسز! آج تو آپ بہت خوبصورت لگ رہی ہیں۔ لگتا ہے آج اپنے شوہر کو  
مارنے کا ارادہ ہے۔" پری ہان نے اسکی طرف دیکھا اور بجائے غصہ کرنے کہ مسکرا کر کہنے لگی "جی  
تعریف کرنے کے لئے بہت شکریہ۔ اب چلیں ہمیں دیر ہو رہی ہے۔" زوہان اسکی اس تبدیلی کو دیکھ  
کر پہلے تو حیران ہوا پھر بعد میں دل سے خوش ہوا اور کہنے لگا "مائی ڈیر وائف! اگر مجھے پتا ہوتا کہ تم اپنے

گھر آنے کے بعد مجھ سے اتنے اچھے سے پیش آؤ گی۔ تو میں تمہیں پہلے ہی بھیج دیتا۔" اسکے بعد اسنے گاڑی اسٹارٹ کی اور شاپنگ مال کی طرف لے گیا۔ مال پہنچ کر زوہان نے پری ہان کو کچھ اپنی پسند کی اور اسکی پسند کی چیزیں دلوائیں۔ اس کے بعد ان دونوں نے وہاں موجود کیفیٹیر یا سے آئسکریم کھائی۔ اور گھر جانے کے لیے نکل گئے۔ پری ہان کو آج زوہان کے ساتھ آکر تھوڑا احساس ہوا تھا کہ وہ اتنا بھی برا نہیں ہے جتنا وہ اس کو سمجھتی ہے۔ کچھ بھی ہو اب وہ اس کا محرم تھا۔ زوہان نے آج اس کے ساتھ بہت اچھا رویہ رکھا تھا۔ جس وقت وہ شاپنگ مال سے باہر نکلے تھے۔ انکو تقریبات ہو گئی تھی۔ مال سے نکلنے کے بعد زوہان پری ہان سے کہنے لگا

تم یہاں میرا انتظار کرو میں ابھی گاڑی لے کر آتا ہوں۔ "زوہان گاڑی لے کر آیا اور اس کو روڈ کی دوسری طرف پار کر دی۔ گاڑی پار کرنے کے بعد وہ پری ہان کو لینے آیا اور سڑک کر اس کرنے لگا۔ پری ہان اس سے تھوڑا آگے چل رہی تھی۔ اگلے ہی لمحے زوہان کو ایک تیز رفتار گاڑی پری ہان کے قریب آتی دکھائی دی۔ اسنے گاڑی چلانے والے کی طرف دیکھا تو اسکو فوراً پہچان لیا۔ کیونکہ وہ اور کوئی نہیں مایا تھی۔ اس سے پہلے وہ پری ہان کو ہٹ کرتی زوہان نے ایک جھٹکے سے اس کو اپنی طرف کھینچا اور خود ان بیلنس ہو گیا۔ اور مایا کی کار نے اس کو ہٹ کر دیا۔ مایا نے آگے جا کر گاڑی روکی اور پیچھے مڑ کر دیکھا تو پری ہان کے بجائے اسنے زوہان کو ہٹ کر دیا تھا۔ گھبراہٹ میں اس کو کچھ نہ سوچھا اسنے اپنی گاڑی تیزی سے آگے کی طرف بڑھالی۔ پری ہان کو اس اچانک ہونے والے حملے کی پہلے تو سمجھ نہ آئی۔ لیکن جیسے ہی اس کی نظر زوہان کے خون میں لت پت وجود پر پڑی۔ اس کے منہ سے ایک زوردار چیخ نکلی۔ چیخ سن کے بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ پری ہان سکتے کی حالت میں یہ سب دیکھتی رہی۔ جیسے ہی اس کو کچھ ہوش آیا اسنے زوہان کو آواز دی۔ بے ہوش ہونے سے پہلے زوہان نے آخری بار اس کو



مسکرا کر دیکھا تھا۔ مجمع میں موجود ایک بندے نے ایمبولینس کو کال کی۔ کچھ ہی لمحوں بعد ایمبولینس آگئی۔ زوہان کو اسٹریچر پر ڈال کر ایمبولینس میں لے جایا گیا۔ پری ہان بھی بھاگتے ہوئے ایمبولینس میں بیٹھ گئی۔ پورے راستے پری ہان کی رورو کر بہت بری حالت تھی۔ کچھ ہی دیر میں وہ لوگ ہسپتال پہنچ میں لے گئے تھے۔ پری ہان کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ ICU گئے تھے۔ ہسپتال پہنچتے ہی زوہان کو کیا کرے۔ ابھی کچھ دیر پہلے ہی وہ اس سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہا تھا۔ اس نے بہت مشکل سے خود کو سنبھالا اور اپنے گھر فون کر کے زوہان کے ایکسیڈنٹ کے بارے میں بتا دیا۔ اسکے پاس زوہان کا موبائل موجود تھا جس میں کوئی پاسورڈ نہیں لگا ہوا تھا۔ اس نے زوہان کے فون سے اسکے بابا کو بھی کال کر کے سب بتا دیا تھا۔ کچھ ہی دیر بعد اسکے اور زوہان کے گھر والے وہاں موجود تھے۔ زوہان کی ماما رورو کر بہت برا حال تھا۔ پری ہان نے انکو سب بتا دیا تھا کہ کیسے ایک گاڑی نے اسکو ہٹ کر ناچا ہا اور زوہان نے اسکو بچانے کے چکر میں خود کو گاڑی کے آگے کر دیا۔ زین کو ثناء نے زوہان کے ایکسیڈنٹ کے بارے میں بتایا تھا اور وہ بھی وہاں پہنچ گیا تھا۔ ثناء پری ہان کے گھر پر ہی موجود تھی جب اسنے اپنے گھر فون کر کے اس ایکسیڈنٹ کے بارے میں بتایا۔

کے باہر موجود لال لائٹ بند ہوئی اور ڈاکٹر صاحب باہر نکلے۔ ICU تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد ڈاکٹر کو باہر نکلتے دیکھ زوہان کی ماما روتے ہوئے ان کے پاس گئی اور کہنے لگی "ڈاکٹر صاحب میرا بچہ کیسا ہے؟ وہ کب تک ٹھیک ہو جائے گا۔" ڈاکٹر نے ان کی طرف دیکھا اور حوصلہ دیتے ہوئے کہنے لگا "دیکھیئے ہم نے آپریشن کر دیا ہے۔ ان کے دماغ پر بہت گہری چوٹ آئی ہے۔ اور پاؤں میں بھی فریکچر " ہوا ہے۔ باقی آپ دعا کریں کہ جب ان کو ہوش آئے تو وہ چلنے کے قابل ہو۔ کیونکہ پاؤں میں فریکچر کی وجہ سے شاید وہ اب کبھی نہ چل سکیں۔" ڈاکٹر کے منہ سے نکلنے والے یہ الفاظ وہاں موجود تمام لوگوں

کے لئے بم سے کم نہ تھے۔ پری ہان نے جیسے ہی یہ سب سنا وہ روتی ہوئی وہاں سے بھاگ گئی۔ وہ ہسپتال میں موجود پریئر روم میں آئی۔ وضو کیا اور اپنے رب کے سامنے سجدہ ریز ہو گئی۔ اس نے زوہان کی سلامتی کے لیے حاجت کے نفل پڑھے۔ نفل پڑھنے کے بعد اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور اپنے رب سے دعا کرنے لگی

یا اللہ میری بہت گناہگار بندی ہوں۔ میں مانتی ہوں زوہان نے میرا بہت دل دکھایا ہے۔ لیکن میں " نے کبھی اس کا برا نہیں چاہا۔ یہ سب آپ نے میرے نصیب میں لکھا ہوا تھا۔ اور قسمت کا لکھا ہوا میں منظور کر چکی ہوں۔ میں آپ کی رضا میں راضی ہو گئی ہو۔ میرے اللہ پلیر زوہان کو ٹھیک کر دیں۔ وہ جیسا بھی ہے اب میرا شوہر ہے۔ میرے مالک کائنات میں موجود ہر شے تیرے کن کی محتاج ہے۔ ہر چیز تیرے اختیار میں ہے۔ میرے مالک زوہان کو صحیح سلامت اپنے پیروں پر کھڑا کر دے۔ اس کو صحت عطا کر۔ آمین۔ " دعا کے بعد وہ کافی دیر تک سجدے میں رہی اور رورو کر اپنے اللہ سے زوہان کی سلامتی کی دعا مانگنے لگی۔

اللہ کو اپنے بندے کی یہی ادا پسند آتی ہے۔ جب اس کا بندہ سجدے کی حالت میں اس سے مدد مانگے۔ اس کو اپنی تکلیف بتائے۔ اللہ کو اس وقت اپنے بندے پر بہت پیارا آتا ہے۔ اور وہ اس کی دعاؤں پر کن فرما دیتا ہے۔ وہ دعا کر کے اٹھی اور روتے ہوئے مسکرا کر کہنے لگی "زوہان ملک تم واقعی ضد کے پکے ہو۔ ہر حالت میں اپنے ضد منوانا جانتے ہو۔ تم نے مجھ سے کہا تھا کہ ایک دن تم میرے دل میں اپنے لیے محبت پیدا کرواؤ گے۔ اور یہ کہ ایک دن میں تمہارے لئے رورو کر اللہ سے دعا کروں گی اور دیکھو آج تم نے اپنی یہ ضد بھی پوری کر لی۔ ماننا پڑے گا کہ تم اپنی ہر ضد کے پکے ہو۔ " ابھی وہ یہ سب کہہ رہی تھی کہ ثناء بھاگتی ہوئی کے پاس آئے اور کہنے لگی "پری ہان جلدی باہر چلو۔ زوہان بھائی کو ہوش آ گیا ہے۔ " یہ

ICU سنتے ہی وہ اٹھی اور ثناء کے ساتھ باہر چلی گئی۔ زوہان ک ہوش آ گیا تھا۔ اس وقت اس کے پاس میں موجود تھے۔ سوائے پری ہان کے۔ زوہان کے سامنے جاتے ہوئے وہ شرمندہ ہو رہی تھی۔ کیونکہ وہ اس کو غلط سمجھتی تھی اور اس نے اسکی جان بچانے کے لیے اپنی جان خطرے میں ڈال دی۔ زوہان نے اپنے پاس سب کو دیکھا بس جس کا انتظار تھا وہی نہیں تھی۔ وہ بے چینی سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے اپنی ماں سے کہنے لگا "مما پری ہان کہاں ہے؟ مجھ سے ملنے کیوں نہیں آئی۔ وہ ٹھیک تو ہے نا۔" اسکی ماں نے اس کو پیار کرتے ہوئے کہا "جی بیٹا وہ بالکل ٹھیک ہے۔ ابھی آ جائے گی۔" آخر کار ثناء کے بہت زیادہ کہنے کے بعد وہ زوہان سے ملنے آئی۔ زوہان نے اس کو صحیح سلامت دیکھا اور شکر ادا کیا۔ "مما بابا مجھے پری ہان سے اکیلے میں کچھ بات کرنی ہے۔" "ٹھیک ہے بیٹا کر لو۔" یہ کہہ کر پری ہان کے علاوہ باقی سب لوگ باہر چلے گئے۔ زوہان نے ڈریپ لگے ہاتھ سے اسے اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا اور کہنے لگا "دیکھو پری ہان میں مانتا ہوں میں نے تمہارے ساتھ بہت غلط کیا ہے۔ مجھے وہ سب نہیں کرنا چاہیے تھا۔ لیکن میں اپنے دل کے ہاتھوں مجبور تھا۔ پھر تم میری ضد بن گئی۔ اور میں اپنی ضد پورے کرنے کے لیے کسی بھی حد تک جاسکتا ہوں۔ میں تمہیں ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اور دیکھو آج اللہ نے مجھے تمہارے ساتھ برا کرنے کی سزا دے دی۔" اسکے بعد زوہان نے ہاتھ جوڑ کر اس سے معافی مانگی۔ "پلیز ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا۔" پری ہان چپ کر کے اسکی باتیں سن رہی تھی۔ زوہان کے معافی مانگنے کے بعد اسنے زوہان کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیا اور کہنے لگی "دیکھو زوہان میں تمہیں معاف کر چکی ہوں۔ یہ سب میرے خدا نے میرے نصیب میں لکھا تھا۔ اور یقیناً اس میں میری ہی بہتری ہے۔ میں نے خود کو خدا کی رضا میں راضی کر لیا ہے۔ اب تمہیں معافی مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے تمہیں سچے دل سے معاف کر دیا ہے۔ اور سچے دل سے تمہیں اپنا شوہر مان لیا ہے۔" پری ہان کے منہ

سے یہ الفاظ سن کر زوہان کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ اسنے پری ہان کے ہاتھوں کو اپنی آنکھوں سے لگایا اور کہنے لگا "تم جانتی ہو تم مجھے یونی کے پہلے دن ہی بہت اچھی لگی تھی۔ جب ہم تمہاری کلاس میں ریٹنگ کے لیے آئے تھے۔ تم کلاس کے ایک کونے میں سب سے الگ بیٹھی ہوئی تھی۔ جب میں نے تمہیں دیکھا تو تمہاری ان ہیزل گرین آنکھوں نے مجھے اپنا دیوانہ بنا لیا تھا۔ میں تمہیں صرف تنگ کرتا تھا۔ میرا ہر گز مقصد تمہیں ہرٹ کرنا نہیں تھا۔" اسکی بات سن کر پری ہان مسکرا دی تھی۔ کچھ دیر بعد ڈاکٹر اندر آئے۔ زوہان کا معائنہ کیا اور مسکراتے ہوئے کہنے لگے

مبارک ہو۔ آپ کے پشٹنٹ کو فریکچر کی وجہ سے زیادہ نقصان نہیں ہوا۔ کچھ دن انہیں آرام کرنا " ہوگا۔ اسکے بعد یہ بالکل ٹھیک ہو جائیں گے۔" ڈاکٹر کے منہ سے یہ سن کر وہ بہت خوش ہوئی اور باہر آکر اسنے سب کو یہ خوشخبری سنائی۔ یہ سن کر وہ سب لوگ بہت خوش ہوئے اور اللہ کا شکر ادا کیا۔ زوہان ڈسچارج ہو کر گھر آ گیا تھا۔ پری ہان نے اسکا بہت خیال رکھا۔ کچھ دن تک مکمل آرام کرنے سے وہ بالکل ٹھیک ہو گیا۔

آج اس کا ولیمہ تھا۔ اس وقت وہ برائیدل میک اپ میں گرے رنگ کی میکسی کے ساتھ ہم رنگ حجاب کے ہوئے آسمان سے اتری کوئی پری لگ رہی تھی۔ جب کہ زوہان بھی گرے رنگ کی پینٹ کوٹ میں کسی شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا۔ اسکی پرسنیلٹی ایسی ہی تھی کہ جو ایک بار دیکھ لے تو دوبارہ ضرور دیکھتا تھا۔ اس وقت وہ دونوں اسٹیج پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور دونوں کی جوڑی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ کچھ فاصلے پر کھڑے دونوں کے والدین نے ان دونوں کی بہت بلائیں لیں۔ ان کے اچھے نصیب



اور ہمیشہ ساتھ کی دعائیں دیں۔ عبداللہ صاحب نے حبیب کی فیملی کو بھی ولیمے پر بلایا تھا۔ وہ لوگ بھی خوش دلی سے حاضر ہوئے تھے۔ حبیب کی نظر وہاں موجود ایک پیاری سی لڑکی پر گئی جس نے لائٹ اور نچ اور پیچ رنگ کا شرارہ پہنا ہوا تھا۔ اسکو وہ لڑکی پہلی ہی نظر میں بہت اچھی لگی تھی۔ اتنی دیر میں وہ لڑکی ان کے پاس آئی اور کہنے لگی "آنٹی آپ لوگوں کو چاہیے تو بتائیں۔" حبیب کی امی کو بھی وہ معصوم سی لڑکی بہت اچھی لگی۔ انہوں نے اس سے پوچھا "بیٹا آپ کون ہے؟ آپ کا نام کیا ہے؟" وہ لڑکی مسکراتے ہوئے کہنے لگی "آنٹی میرا نام سارا ہے۔ اور میں زوہان بھائی کی بہن ہوں۔" اس سے پہلے وہ کچھ کہتی صائمہ بیگم نے اس کو کسی کام کے لئے آواز دی۔ "اچھا آنٹی اب میں چلتی ہوں مجھے مہربان رہنا ہے۔" اگر آپ کو کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو بتائیے گا۔ "یہ کہہ کر وہاں سے چلی گئی اور حبیب کی امی نے حبیب سے پوچھا "بیٹا مجھے یہ بچی بہت پسند آئی ہے۔ اگر تم کہو تو میں اس کی امی سے تمہارے رشتے کی بات کرو۔" حبیب تو خود یہی چاہ رہا تھا۔ اور اس مسکراتے ہوئے ماں سے کہنے لگا "جی ٹھیک ہے امی جیسا آپ کو بہتر لگے۔"

ادھر زین اور ثناء دونوں اس وقت پری ہان اور زوہان کے پاس بیٹھے ہوئے ان سے باتیں کر رہے تھے۔ زین زوہان کو بہت تنگ کر رہا تھا۔ آخر زوہان نے تنگ آکر اس سے کہا "لگتا ہے بیٹا تیرا بھی بندوبست کرنا پڑے گا۔ ورنہ تو نے مجھے جینے نہیں دینا۔" اسکی بات سن کر زین نے اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر کہا "ہائے۔۔۔۔۔ میں تو خود یہی چاہتا ہوں کہ تو میرا بندوبست کر ہی دے۔ لیکن وہ کیا ہے نہ تیری ہونے والی بھابھی کو بھی منانا ہے۔" اسکے منہ سے ہونے والی بھابھی کا سن کر زوہان حیرت سے اس سے پوچھنے لگا "کون ہے وہ؟ کہاں رہتی ہے۔ تو بتائیں ابھی بات کرتا ہوں۔ آخر کس چیز کی کمی ہے میرے دوست میں۔" اسکی بات سن کر زین مسکرا کر کہنے لگا "ارے صبر کر جا۔ دیکھ بھائی تیری ہونے والی

بھا بھی میری بھا بھی کے ساتھ باتوں میں مصروف ہے۔ "پہلے تو زوہان کی اسکی بات سمجھ نہ آئی۔ جیسے ہی اسنے پری ہان کی طرف دیکھا اسکو ثناء پری ہان کے ساتھ باتیں کرتی ہوئی دکھائی دیں۔" او۔۔۔ تیری۔ تو ثناء کو پسند کرتا ہے۔ اور تو مجھے اب بتا رہا ہے۔ یہ سب کب ہوا۔ اور تو نے مجھے پہلے بتایا کیوں نہیں "زین ہنستے ہوئے کہنے لگا

یار مجھے تو خود ایک ہفتے پہلے پتہ چلا ہے کہ میں اس کو پسند کرتا ہوں۔ جب تو نے بھا بھی کو اپنے پاس رکھا ہوا تھا تو اسنے مجھ سے رابطہ کر کے تیرے بارے میں پوچھا تھا۔ بس جب ہی یہ مجھے اچھی لگی۔" زوہان نے مسکرا کر اسکو گلے لگایا اور کہنے لگا "تو پریشان نہ ہو۔ اب میں اس کو اپنی بھا بھی بنا کر ہی چھوڑوں گا۔" اب یہ دونوں باتیں کر ہی رہے تھے کہ زوہان کی ممانے آکر انکو کھانے کا کہا۔ تقریباً ایک گھنٹے کے بعد ولیمے کا فنکشن ختم ہو گیا۔ اور وہ سب اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ گھر پہنچ کر پری ہان کو زوہان کے کمرے میں بھیج دیا گیا۔ کمرے کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ زوہان کمرے میں داخل ہوا۔ اسنے پیار سے پری ہان کو دیکھا۔ پھر اسکو اسکی منہ دکھائی دیں۔ اور کچھلی تمام باتوں کو بھلا کر اپنی نئی زندگی کا آغاز کیا۔

پری ہان کے ولیمہ کے ایک ہفتے بعد سارا کا نکاح حبیب سے ہو گیا تھا۔ زوہان کے گھر والوں کو اس سے کوئی اعتراض نہ تھا۔ حبیب ایک پڑھا لکھا اور سلجھا ہوا لڑکا تھا۔ اور اس کی فیملی بھی بہت اچھی تھی۔ ثناء اور زین کی بھی منگنی ہو گئی تھی۔ اور ایک سال بعد ان کی شادی تھی۔

(ایک سال بعد)

زوہان جلدی کرو ہمیں دیر ہو رہی ہے۔ ورنہ ثناء نے ہمیں چھوڑنا نہیں ہے۔ "پری ہان اپنی چھ ماہ کی بیٹی کو تیار کرتے ہوئے کہنے لگی۔

"یار بس آ رہا ہوں۔ تھوڑا انتظار کرو۔"

بس کر دو تم کتنا ٹائم لگاتے ہو۔ "پری ہان نے غصے سے کہا۔ وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے تیار ہونے گیا ہوا تھا اور ابھی تک واپس نہیں آیا۔

کچھ دیر بعد زوہان تیار ہو کر آ گیا۔ اور کہنے لگا "یار تم نے ایسے ہی اتنا شور مچا ہوا تھا۔ دیکھو میں تو تیار ہوں۔ تم تو تیار بھی نہیں ہوئی۔" پری ہان نے اسکو دیکھا اور کہنے لگی

میں بالکل تیار ہوں۔ بس تمہاری شہزادی کو تیار کر رہی تھی۔ یہ میڈم بھی تمہاری ہی طرح ہے۔ بہت ضدی ہے۔ "زوہان نے اپنی بیٹی کو گلے گود میں اٹھا کر پیار کیا اور کہنے لگا "میری بیٹی کو کچھ نہ کہنا۔ اور اچھی بات ہے کہ یہ اپنے باپ پر گئی ہے ہا ہا ہا۔۔۔۔۔"

چلو جلدی کرو ہمیں دیر ہو رہی ہے۔ "یہ کہہ کر وہ لوگ ثناء اور زین کی شادی کے لیے نکل گئے۔ اسکی ماما بابا اور بہن پہلے سے ہی تیار تھے۔

زین اور ثناء نے بھی ایک نئی زندگی کا آغاز کیا۔ سارا کی شادی بھی ثناء کی شادی کے کچھ مہینوں بعد ہو گئی تھی۔ اس طرح سب نے اپنی نئی زندگی کا آغاز کیا۔ اور سب اپنی زندگی میں خوشی خوشی رہنے لگے۔

ٹھیک ہونے کے بعد زوہان نے مایا کو اریسٹ کروا دیا تھا۔ زوہان ضد کا پکا تھا۔ ایک بار کسی چیز کی ضد کر لیتا تو اس کو ہر صورت پورا کرتا تھا۔

ختم شدہ۔

میں امید کرتی ہوں کہ آپ سب کو میری یہ دوسری کاوش بھی پسند آئی ہوگی۔ آپ سب کے پیار اور حوصلہ افزائی کرنے کی وجہ سے ہی میں آج اپنا یہ دوسرا ناول مکمل کر سکی ہو۔ مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے گا۔ اور دعا کیجئے گا کہ اللہ تعالیٰ مجھے آگے بھی لکھنے کی توفیق دے۔ آمین

😊😊 ضد ناول کی رائٹر ر مشا کنول۔۔۔۔۔

